بفضلہ و کرمہ

شہنشاہ جرمنی کا سفر قسطنطنیہ

مترجمہ و مؤلفہ

حافظ احمد علیخان شوق مالک مطبع احمدی

مارچ سنہ ۱۸۹۹ عیسوی

مطبوعہ مطبع احمدی ریاست رامپور

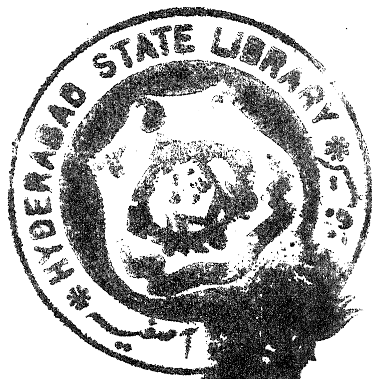
کوچہ لنگر خانہ

اول مرتبہ ۵۰۰ جلد قیمت آٹھ آنہ

ڈیڈیکیشن

دن کو آفتاب اور رات کو ماہتاب کی جلوہ افشانی سے دنیا کو
خاص دلچسپی ہے اور اگر یہ دونوں مبارک منزل میں یک جگہ
نظر آئیں تو اسکی دلچسپیاں بہت زیادہ بڑھ جائیں گی اور ایسے قران کی
بھی تقویم میں خاص دلچسپی سے نگاہ کیجائیگی - اسکا مصداق اعلیحضرت
قیصر ولیم شاہنشاہ جرمن کا قسطنطنیہ میں ورود اور اعلیحضرت سلطان
عبد الحمید خان صاحب خلد اللہ ملکہ فرمانروائی ٹرکی کا یلدز کوشک میں
ایک مقام پر جمع ہونا ہے جو ہمیشہ کیلئے ایک تاریخی واقعہ سمجھا جائیگا
اور موجودہ زمانہ کو اس سے خاص دلچسپی ہے اسلئے یہ کتاب مرتب ہوکر حضور پرنور
نواب محمد حامد علیخانصاحب بہادر فرمانروائے ریاست رامپور کے نام نامی
سے معنون کی گئی تاکہ جیسے وہ ایک عظیمی واقعہ تاریخی کی غرت ہے ویسے ہی
حضور پرنور کا نام نامی مؤلف کے لئے سرمایہ عزت ہو -

فہرست مضامین



مؤلف کا التماس

نہ میں کوئی انگریزی کا فاضل اور نہ عربی کا عالم ہوں - خاص رامپور کا باشندہ اور یہیں نشونما پائی - تالیف و تصنیف ایک نہایت اہم کام ہے اور میں یقینی طور پر سمجھے ہوئے ہوں کہ مجھ میں تالیف و تصنیف کی لیاقت نہیں ہے - میرے مربی اور محسن عالیجناب معلی القاب حکیم **محمد اجمل خانصاحب بہادر** دام اقبالہ نے حکم دیا کہ شہنشاہ جرمنی کے سیر و سفر کے حالات تمام انگریزی - عربی - ترکی اور اردو اخبارات سے جمع کروں اور کتاب کی صورت میں ترتیب دیکر پیش کروں - الحمد للہ کہ امتثالاً للامر و انقیاداً للحکم مینے اس رسالہ کو اپنی استعداد کے موافق جمع کرلیا - اور اب نہایت ادب سے جناب ممدوح الصدر کی خدمت میں پیش کرتا ہوں

خاکسار

حافظ احمد علیخان شوق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شاہنشاہ جرمنی کا سفر قسطنطنیہ

تمہید

ہندوستان کی اسلامی سلطنت کی بربادی کے بعد اگر کسی اسلامی سلطنت کو ڈہونڈا جاے تو وہ ترکون کی حکومت ہے۔ مسلمانون کی حکومت کا دائرہ تنگ ہوتے ہوتے صرف قسطنطنیہ کے مرکز پر ٹھہر گیا ہے۔ اور یہی سبب ہی کہ اہل اسلام کو اُس سلطنت عظمی سے دلی تعلق ہی۔ عموماً اُسکے رنج کے ساتہ مسلمانون کو ملال ہونا اور اُسکی خوشی کے ساتہ شادمانی کے نقارے بجانا ایک قدرتی بات ہی۔ یورپ کی سلطنتون کی روزافزون ترقی نے اہل اسلام کو سلطنت قسطنطنیہ کی طرف سے بہت کچہ مضطرب کر رکھا ہے۔ لیکن شاہنشاہ جرمنی کی دوستی نے ایک طرحکی ڈہارس دلا رکھی تھی۔ اب یقین کامل ہوگیا کہ مسلمانون کی ہمدردی کرنے والے یورپ مین بھی موجود ہین اسکی تصدیق کے واسطے ولیم دوم قیصر جرمنی کا سفر استنبول کافی ہی۔ یورپ کے اخبار بظاہر اس

اتحاد اور رسم کو کچھ اور ہی مطالب پر محوّل کرتے ہین۔ لیکن تاڑنے والے تاڑ ہی گئے کہ وہ حقیقت اصلی کے خلاف اُنکی تحریرون سے کسقدر رکھسیان پن برستا ہے۔ مگر اس معاملے مین قابل الزام بھی نہین اسلیئے کہ سلطان کی دوستی کی مفاد علی الاکثر اب جرمنی کے واسطے مخصوص ہوگئی۔ اور دیگر طاقتہاے یورپ نے خود اپنے پیرون مین کلھاڑی ماری۔ سلطان پر چارون طرف سے کچھ ایسی بیعنوانیون سے دباو ڈالے گئے کہ اِنھین کُھلّم کُھلّا اپنے پُرانے دوست سے رسم اتحاد بڑہانے کا موقع ہاتہ آیا جرمنی سے سلطان کی دوستی کوئی جدید بات نہین ہے۔ امیر المومنین کی فوج مین اکثر فوجی عہدہ دار انجنیر اور حاکم مدت سے جرمنی موجود ہین۔ بلکہ طلباے سلطنت بھی تعلیم کی غرض سے جرمن ہی بھیجے جاتے ہین۔ بہر حال سلطنت عثمانیہ کی حالت موجودہ کا یہی اقتضا ہے کہ وہ یورپ مین اپنے سچّے دوست اور بہی خواہ پیدا کرلے۔ اور خدا کے فضل سے اِنھین ایک لایق دوست ملگیا۔ اب ہم مفصل طور پر آگے شاہنشاہ جرمنی کے سفر کے حالات اور سلطان المعظم کی مہمان نوازیونکے دلچسپ بیان لکھتے ہین۔

شاہنشاہ جرمنی کا ورود دردانیال

قیصر جرمنی نے جب دعوت عثمانیہ قبول کی اور تاریخ روانگی مقرر ہوگئی اسی روز سے سلطنت عثمانیہ نے اپنے مہمان واجب التعظیم کے واسطے ہر طرف اہتمام شروع کر دیا۔ شہر مین تمام گلی کوچے صاف ہوئے۔ عمارتون کی مرمت ہونے لگی۔ سڑکین وسیع کیگئین شام کے ممالک مین جہان جہان قیصر کی سیّاحی کا ارادہ تہا ہر جگہ سڑکونکی درستی پلونکی تعمیر اور عمارتونکی آراستگی ہونے لگی۔ تہریہ مسجد کی بھی مرمت ہوئی اور بعد مرمت کے ۲۷ اکتوبر سے نماز شروع ہوئی یہ مسجد مدت سے بیکار پڑی تھی۔ سرکاری طور پر پہلے یہ بات طے ہو چکی تھی کہ ہوہن سولرن جہاز قیصر اور شاہنشاہ بیگم کو لیکر ۲۷ اکتوبر ۱۸۹۸ء کو دوشنبہ کے دن ظہر کے وقت نہر باسفورس مین پہنچیگا اسی بنا پر فرمان شاہی دردانیال کے قلعہ سلطانیہ کو پہنچا کہ قیصر کے استقبال کے واسطے تیار رہے۔

خاص قسطنطنیہ سے ۱۴ اکتوبر کو شام کے وقت عزالدین نامی شاہی کشتی سعید پاشا پریسیڈنٹ آف دی کونسل آف اسٹیٹ - توفیق پاشا ترکی سفیر متعینہ برلن - شاکر پاشا فیلڈ مارشل - طرخان پاشا ممبر کونسل شاہی - سلیم پاشا انسپکٹر جنرل معدنیات و جنگلات - فیلڈ مارشل قاہو فرز پاشا بریگیڈیر - احمد علی پاشا - ابراھیم بی مہتمم سررشتہ خلعت و تواضع اور بہت سے اور بڑے عہدہ داروں کو لیکر استقبال کے واسطے روانہ ہوئی - یہ کشتی شنبے کی شام کو قلعہ سلطانیہ واقع در دانیال مین پہنچ گئی - اور ۱۶ اکتوبر کو لوریلی بیرن مارشل ببرسٹین اور جرمنی سفیر وہان داخل ہوے اُسیوقت سے شاہنشاہ کی آمد آمد مین لوگ مضطرب دریا کی طرف بار بار دیکھتے تھے - یکشنبہ کا تمام دن انتظار ہی انتظار مین گذر گیا - اسکے بعد خبر ملی کہ آب و ہوا کی ناموافقت سے شاہی جہاز زانٹی نامی جزیرہ کی طرف مڑ گیا ہے جو یونانی علاقہ ہے - اسلئے تشریف آوری وقت مقررہ سے گذر کر ظہر کے بعد قرار پائی -

بعد ظہر دوشنبہ کو دن شاہی جہاز دردانیال مین داخل ہوا - ہرتھا اور ہیلا دو جنگی کشتیان ہمراہ تھین - جرمنی سیاح بہت سے ایک کشتی مین سوار ہوکر دانیال پہنچے تھے - شاہی جہاز کو دیکھکر تمام حاضرین نے نعرہاے خوشی بلند کئے - اور اُسطرف سے جرمنی ملاحون نے جواب دیے - اسکے داخلے کے ساتھ ہی استقبال کی جماعت ہوہن زولرن جہاز مین پہنچی - اور شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم کی خدمت مین باریابی حاصل کرکے تشریف آوری کی تہنیت ادا کی - اور اپنے آقاے نامدار اعلیحضرت سلطان اعظم کی طرف سے سلام پہنچایا - شاہنشاہ اور شہنشاہ بیگم نے ان عہدہ دارون پر شاہانہ نوازشین فرمائین - کل عہدہ دار پوری وردی پہنے ہوے تھے -

---

Hela[۱] - Hertha[۲] - Von Beberstein[۳] - Loreli[۴] - Hohenzollern[۵]

عہدہ دارون کی باریابی کے ساتھ ہی مسعودیہ۔ جمیلہ۔ نجم شوکت اور حفظ الرحمن نامی جنگی جہازون نے سلامی شروع کی اور ہر تہا اور ہیلا جرمنی جنگی جہاز بہی سلامی اڑانے لگے

شہنشاہ جرمنی کا داخلہ قسطنطنیہ

یہ امر پہلے ہی طے ہو لیا تھا کہ شاہی جہاز نو بجے منگل کے دن ۱۸ اکتوبر کو طولمہ باغچہ کے سامنے باسفورس مین لنگر انداز ہوگا۔ قسطنطنیہ مین منگل کے دن خوب دن نکلا بھی نہتہا کہ سارے شہر کی خلقت جوق جوق بشکطاش کی طرف جانے لگی۔ آدمیون کی ایسی کثرت تھی کہ تمام شاہراہین بھر گئین۔ سڑکون پر کسی جگہ تل دہرنے کی گنجائش نہ تھی۔ طولمہ باغچہ سے لیکر محل یلدیز تک دورویہ جسقدر مکانات دوطرفہ ہین انتظار مین بیقرار آنکھون سے بھرے پڑے تھے۔ راستہ کے دہنے بائین جسقدر باغات ہین اُنمین ہی سر ہی سر نظر آتے تھے۔ عورت اور مرد ونکے مختلف الالوان واقسام لباس سے بلامبالغہ یہ حالت معلوم ہوتی تھی گویا کسی ہرے بھرے باغ کے سرسبز اور خوشنما دامن پر طرح طرح کے پھول بکھرے پڑے ہین۔ ساڑھے آٹھہ بجے جرمنی اور عثمانی جنگی جہازونکے بادبان نظر آنے لگے۔ آگے آگے عزالدین تہا اور شہنشاہ کا جہاز اور کشتیون کی جھرمٹ مین باسفورس کے نیلے اور خوشنما سطح پر دلفریب ادا سے خرامان خرامان چلا آتا تہا۔ ہنوز مہمان واجب التعظیم کی سواری ساحل تک نہ پہنچی تھی کہ امیر المومنین خلد اللہ ملکہ کی سواری بڑے احتشام اور اہتمام سے محلسرائے یلدیز سے طولمہ باغچہ کو روانہ ہوئی۔ جلوس ہمایون ساحل پر پہنچنے سے پہلے سلامی کے فیرون نے قیصر کی آمد کی خبر مشتہر کر دی۔

ہوہن زولرن جہاز آٹھہ بجکے ۴۵ منٹ پر طولمہ باغچہ کے سامنے لنگر انداز ہوا۔ اور اُسکے داہنے بائین ہر تہا اور ہیلا جنگی کشتیون نے لنگر ڈالا۔ لنگر کے ساتھ ہی پہلے سلیمہ بارک سے سلامی شروع

ہوئے۔ اُسکے بعد ہر تہا اور ہیلا سے بھی سلامی کے فیر ہونے لگے۔ کنارہ پر کی سلطانی باٹریون نے بھی فیر شروع کئے۔ بندرگاہ کے کل جہاز خوب آراستہ تھے اور اُنپر جھنڈیان لگائی تہین۔ ہر جہاز کے مستول پر عثمانی اور جرمنی نشان لہرا رہا تھا۔ ملکہ معظمہ قیصر ہند کا ایموگن[1] نامی جہاز جو حال مین تہراپیا سے آیا ہی نیمفی[2] دوسرے برٹش جہاز کے مقابل خوب آراستگی سے کہڑا تھا۔ سوا نو بجے قیصر ولیم اپنے جہاز سے اُترکر خاص سلطانی کشتی مین سوار ہوئے اور طولمہ باغچہ کا رُخ کیا۔ اسوقت بھی تمام سلطانی توپ خانون سے سلامی ہوئی۔ شاہ کے بعد جانبین کے عمائد اور افسر کشتیون مین سوار تھے۔ دریا مین دونون طرف کشتیون مین ترکی افسر اور پولیس کے سپاہی کہڑے تھے اور ایک سڑک سی بنالی تھی۔ ہر طرف سے چیرز کی آوازین آتی تہین۔

قصر طولمہ کے کنارے امیر المومنین اپنے شہزادون۔ امرا۔ وزرا اور عمائد کے درمیان مین استقبال کے واسطے رونق افروز تھے۔ سردارون مین بہت سے جرمنی تھے جو سلطان کے ملازم ہین قیصر جب کشتی سے اُترے سلطان نے شہنشاہ بیگم اور قیصر سے ہاتھ ملایا اور امیر المومنین بیگم کو اپنا بازو دیکر مع قیصر کے ایک شامیانہ مین لے گئے۔ اِسجگہ تھوڑا سا قیام ہوا اور سلطان نے وزیر اعظم مارشل فواد پاشا۔ شہزادگان۔ کونسل سلطنت کے ممبر۔ وزرا سلطنت۔ اور امرا سے ملک کو پیش کیا۔ اسیطرح قیصر نے اپنے افسرونکو سلطان کے حضور مین پیش کیا۔

اسکے بعد سلطان چار گہوڑونکی گاڑی مین جنپر پشتیر تھے مع شاہنشاہ بیگم کے سوار ہوکر یلدیز کوشک کو روانہ ہوئے۔ بیگم سید ہے ہاتہ کو تہین اور منیر پاشا لارڈ چیمبرلین ترجمانی کے واسطے سامنے تھے۔ سلطان کی گاڑی سے دوسو میٹر کے فاصلے پر قیصر ولیم کی گاڑی تھی۔ قیصر ہوزار

---

[1] Imogen   [2] Nemphe

امپیرل گارڈ کی وردی پہنے تھے اور بہت ہی خوش معلوم ہوتے تھے اُنکے سامنے
وزیر اعظم مارشل فواد پاشا اور وکٹر آف البانیا[1] بیٹھے تھے۔ اسکے بعد بہت سی گاڑیون مین
قیصر کا اسٹاف۔ ترکی افسر۔ جرمن کے سفیر۔ سفیرون کا اسٹاف اور دیگر معززین تھے
اور ہر عہدہ دار جرمنی کے ساتھ ایک ایک دو دو ترکی افسر شریک تھے۔ راہ مین شہنشاہ بیگم
دونون طرف جھک جھک کر چیرز قبول کرتی جاتی تہین۔ یہانسے روانگی کے وقت پہلی
سلامی ہوئی اور بینڈ نے نیشنل انیتھم جرمنی کا بجایا۔ گاڑیونکے چارونطرف خاص سلطانی بادی گارڈ
کے سوار بطور اردلی تھے۔ طولمہ باغچہ سے یلدز کوشک تک دورویہ فوج صف بستہ کہڑی تھی۔
محل شاہی کے بڑے دروازے کے باہر البانیا کی ایک کمپنی سفید وردی پہنے جسپر سیاہ کام
تہا اور سُرخ کمربند باندھے ڈران سورڈ سے کہڑی تھی۔ قصر سلطانی مین سلطان کے بادی گارڈ
اور البانیا کی کمپنی نے پریزنٹ آرم کی سلامی دی۔ قیصر ولیم اپنے محل قیام مین تھوڑی سی
استراحت کے بعد امیر المومنین کی بازدید کو روانہ ہوئے۔ مابین ہمایونی کے مقام استقبال پر
سلطان نے اپنے مہمان کا استقبال کیا۔ ۴۵ منٹ تک باہم تخلیہ کی صحبت رہی۔ اس صحبت
مین بجز بیرن لٹا مترجم اول دارالسعادت جرمن کے اور کوئی شخص نتہا۔ سواے خدا کے
کسیکو نہین معلوم کہ کیا گفتگو ہوئی۔ پون گہنٹے کے بعد شہنشاہ اپنی قیام کے محل مین واپس
تشریف لائے۔ تھوڑے عرصے کے بعد سلطان المعظم نے بازدید فرمائی۔ اُسوقت بھی تخلیہ تھا
البتہ منیر پاشا جو سلطان کے خاص مترجم ہین موجود تھے۔ موجودہ قصر شہنشاہ کے قیام کے واسطے
اُسی محل کے قریب ہے جو پہلی تشریف آوری کے وقت تعمیر ہوا تھا۔ لیکن اس محل مین اُس پرانے
محل سے بہت بڑا فرق ہے۔ محل جدید کے سامنے وہ کچھ بھی نہین ہے۔ جدید قصر کی پیمائش

[1] Victor of Albania

دو سو میٹر ہے اور طول چھیاسی میٹر - خاص شہنشاہ اور بیگم کے واسطے چودہ بڑے بڑے ہال ہین
باقی ہال اسٹاف وغیرہ کے واسطے ہین - بڑے کمرون مین سے ایک ملاقات کا کمرہ ہے - اُسکا طول
۴۳ میٹر اور عرض ۱۵ میٹر ہے - پورے کمرے مین ایک ہی طرح کے قالین کا فرش ہے - یہ قالین
اعلیٰ سے اعلیٰ ایرانی قالین سے نفیس اور نادر ہے - قسطنطنیہ کے خاص ہرکہ نامی کارخانہ مین تیار
ہوا ہے - اور تمام دنیا مین اپنی نظیر نہین رکھتا - اُسکی عمدگی کا اس امر سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ
ایک سال کے عرصے مین پورے ایکہزار کاریگرون نے بنایا ہے - کل محل نہایت اعلیٰ درجے
کی فرنیچر اور بیش قیمت سامان سے آراستہ ہے - یہ وہ سامان ہے جو سلطان عبدالحمید خان و
عبدالعزیز خان کے وقت سے جمع ہوتا چلا آتا ہے - اگر کسی نمائشگاہ مین یہ سامان رکھا جائے
تو وہان کی کل بیش قیمت اور نفیس چیزون کی قیمت سے کہین زیادہ ہوگا - ایک ایک کرسی کم از کم
ہزار ہزار پونڈ کی ہوگی اور اسکے قریب بلکہ کچھ زیادہ ایک ایک پردہ کی قیمت ہے -

اس مختصر بیان سے ناظرین محل کی آرائش کا خود اندازہ کرسکتے ہین -

اس کمرے مین سب سے نادر اور عجیب قندیلون کے تین جھاڑ ہین جو چھت مین آویزان ہین - اُنمین سے
ایک کی بھی قیمت کا تخمینہ کرنا ناممکن ہے اسلئے کہ وہ بلّور کی نہین ہین بلکہ نہایت نفیس اور بیش قیمت
جواہر سے اُنہین بنایا ہے - جواہر کو اس ترکیب سے جوڑا ہے اور کچھ ایسی نادر صنعت سے رنگون کو
ملایا ہے کہ قیاس کام نہین کرتا - عموماً کہا جاتا ہے کہ دنیا کی کسی نمائش اور از شرق تا غرب کسی بادشاہ
کے محل مین ایسی چیز نہین ہے -

کمرے کے وسط مین ایک گلدان رکھا ہوا ہے جسکو بجائے خود ایک ستون کہنا چاہیے - یہ گلدان
خاص شاہی کارخانے مین جو محل حمیدیہ کے اندر ہے تیار ہوا ہے - گلدان کے اطراف مین جنگ روم
و یونان کے نقشے عجیب و غریب صنعت سے بنائے ہین ہر طرف نقش و نگار ہین اور اُنمین بہت ہی

کام بنایا ہے اور خالص سفید سنگ مرمر کام مین لائے ہین۔

دار السفارت جرمنی مین قیصر کی دعوت

۱۸ اکتوبر کو یعنی ورود قسطنطنیہ کے دن ایک بجے شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم دار السفارت جرمنی مین تشریف لے گئے۔ دونون نے دوپہر کا ناشتہ وہین کیا۔ دولت عثمانیہ کے جرمنی باشندون نے کھانے کے بعد قیصر کی خدمت مین ڈپوٹیشن اور اڈریس پیش کیا۔ اڈریس ہرن کی کھال پر لکھا تھا اور جلد روپہلی کام کی مخمل کی تھی۔ جلد پر ایک جانب تاج شاہنشاہی۔ عقاب اور ہلال تھا اور دوسری طرف محلہ غلاط اور آستانہ علیہ کے ایک محلہ کی تصویر تھی۔

شہنشاہ نے ڈپوٹیشن پر بہت ہی نوازشین فرمائین اور یہ اسپیچ کہی۔

"مجھے یہ بات دیکھنے سے نہایت ہی مسرت ہوئی کہ جرمنیون کی جماعت یہان برابر ترقی اور کامیابی حاصل کر رہی ہے اور اسیطرح مجھے اپنے دوست سلطان اعظم کی زبانی یہ امر معلوم ہونے سے خوشی ہوئی کہ حکومت عثمانیہ کا احترام اور برتاؤ مین تمہارا طریقہ پسندیدہ اور نہایت اچھا رہا۔ جسطرح کہ اور چند اجنبی اقوام نے جو یہان مین اُنکے راستہ مین مشکلات پیدا کرنیکا ارادہ ٹھان لیا ہے تمنے اس راہ مین کوئی دقت نہین پیدا کی۔ تمہارے باب مین مجھے اس سے بڑھکر کوئی خوشی نہین ہو سکتی کہ تم میرے دوست اعلیحضرت سلطان المعظم کی خوشنودی اور رضامندی حاصل کرو۔ تمکو چاہئے کہ اپنی اور زیادہ کامیابی کے لئے کوشش کئے جاؤ اور اسکے ساتھ ہی میرے دوست اعلیحضرت سلطان آل عثمان کی بھی سچی اور خالص محبت تمہارے دلون مین موج زن رہے۔"

اہل جرمن کے اڈریس کے بعد باشندگان سوئٹزرلینڈ مقیم قسطنطنیہ زیر حمایت جرمنی کا اڈریس پیش ہوا اور قیصر نے اُسکا یہ مختصر اور معنی خیز جواب دیا۔

"مین اس برتاؤ سے جو یہان مجھسے برتا گیا نہایت ہی خوش ہوا۔ جو پالیسی مینے ٹرکی کے

ساتہ برتی ہے یہ وہی پالیسی ہے جسپر مجھسے پہلے میرے جد امجد کاربند تھے اب وہ اپنا ثمر دینے لگی ہے۔ اِن دوستانہ روابط سے جو مجھمین اور اعلیحضرت سلطان مین ہین یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ دو ایسی قومون مین جو بلحاظ جنسیت و مذہب مختلف ہون ایسا مستحکم اتفاق ہوسکتا ہے جس سے وہ باہم ایک دوسرے کی مدد اور مساعدت کے لئے تیار اور آمادہ رہسکینگ"
چار بجے شہنشاہ دار السفارت سے مکتب حربی عثمانیہ مین تشریف لے گئے۔ شہنشاہ کالج حربی کے ملاحظہ مین مصروف رہے اور شہنشاہ بیگم نے جرمنی شفاخانہ کا معائنہ کیا۔ اِسکے بعد دونون نے ملکر جرمن کلب ملاحظہ کیا اور وہانسے جرمنی اسکول کو گئے۔ یہ اسکول گالاٹا منار کے قریب ہے اور یہ ایک تاریخی منار ہے۔ سلطان کی خاطر مدارات کا اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ اس منار پر سلطانی نشان کے پہلو مین جرمنی نشان بھی اُڑ رہا تہا۔ جب سے کہ قسطنطنیہ مسلمانون نے فتح کیا ہے آجتک کبھی اِس منار پر کسی عیسائی قوم کا نشان نہین لگایا گیا۔ اسکول مین چھوٹی چھوٹی عمر کے طلبا نے استقبال کے وقت جرمنی قوم کے گیت کے ساتہ سلام حمیدی کو ملا کر گایا۔ گیت کے ختم پر قیصر نے یہ تقریر کی:-

"مجھے تمہارے اس سلام حمیدی کو جرمنی قومی گیت کے ساتہ ملا کر گانے سے بہت ہی تعجب ہوا۔ لیکن چونکہ تم یہان دوسرے ملک مین ہو لہذا یہ تمہارا فرض ہے کہ تم سلام حمیدی اور جرمنی گیت کو باہم منضم کر دو۔ اسلئے کہ میرے دوست اعلیحضرت سلطان عبد الحمید خلد اللہ ملکہ تمکو شاہانہ نوازش کی نظر سے دیکھتے ہین۔ اور اُنکی بدولت تم اُسی طرح رہتے ہو جسطرح اپنے وطن مین شہنشاہ جرمنی کی زیر رعایت رہتے"
جس راہ سے سواری گذرتی تھی تمام سڑکین اور مکانات کی چھتین آدمیون سے بھر جاتی تہین اور دورویہ فوج صف بستہ کھڑی ہوتی تھی۔ پولس کا اہتمام خاص طور پر تہا اور مشتبہ

لوگون کی پوری نگرانی ہوتی تھی۔ شہر کے دکانداروں نے بھی اپنی دکانون کی بہت اچھی طرح زیبائش کی تھی۔ غرضکہ مغرب سے ذرا پیشتر شہنشاہ کی سواری محل یلدیز مین پہنچی۔

۱۸ اکتوبر ۱۸۹۸ء کا ڈنر اور رات کی کیفیت

ابھی آفتاب عالمتاب کی ڈوبتی ہوئی کرنین پورے طور پر غائب نہونے پائین تہین کہ محلسرائے یلدیز سے چمکدار شعاعین آنکھون مین خیرگی پیدا کرنے لگین۔ یہ معلوم ہوتا تھا کہ آفتاب کے عوض کئی آفتاب۔ ماہتاب اور ستارے اونچے اونچے برج اور سرسبز باغون مین پیدا ہوگئے ہین۔ روشنی کے عکس مین جابجا سلطنت کے نشانون کے پھریرے اڑتے ہوے ایک عجیب دلکش سمان پیدا کرتے تھے۔

محل شاہی مین دعوت کے کمرے مین بہت ہی بڑا اہتمام تھا۔ کل ڈیڑھ سو آدمی کہانے مین شریک ہوے جن مین جانبین کے وزرا۔ امرا اور افسر شامل ہین۔ پھلی میز کے سرے پر امیرالمومنین تشریف فرما تھے اُنکے سیدھے ہاتہ کو شہنشاہ بیگم اور بائین ہاتہ کو قیصر بیٹھے تھے۔ شہنشاہ بیگم کے بازو پر کونٹس ہروکدرف اُنکی معتمد بیٹھی تہین اور کونٹس کے بازو پر موسیو ڈیلو جرمن کا وزیر خارجہ تہا۔ شہنشاہ کے بازو پر صدر اعظم سلطنت عثمانیہ تھے۔ باقی حسب مراتب یکے بعد دیگرے افسر اور لیڈیان تہین۔ دوسری اور تیسری میز پر دونون طرف کے اور عہدہ دار تھے۔ کہانا آٹھہ بجے شروع ہوا اور دس بجے ختم ہوا۔ شاہی محلسرائے یلدیز کا بینڈ کہانے کے وقت تک برابر بجتا رہا۔ اس ڈنر کے واسطے سلطان نے تین تمغے تیار کرائے تھے۔ تمغون کے بیچ مین سلطان کا طغرا ہی۔ اور ترکی مین یہ عبارت درج ہی :-

سنہ ۱۳۱۶ھ

اُردو ملاقات عبدالحمید خان ثانی باامپراطور المانیا ولیم ثانی در قسطنطنیہ دفعہ ثانیہ فی غرہ جمادی الآخر

اور دوسری طرف گدھ کی صورت ہی جو جرمن کا نشان سلطنت ہی۔ سلطان نے ڈنر کے بعد

ایک تمغہ شہنشاہ کو اور شہنشاہ بیگم کو پہنایا اور ایک خود پہنا۔

ڈنر سے کچھ پہلے قیصر نے جنرل وانخل کے ہاتھ حضور سلطانی مین تین مورتین ہدیہ بھیجین۔ انمین سے ایک مورت قیصر کے دادا ولیم اول کی ہے۔ ایک قیصر کی دادی اگسٹا کی ہی۔ تیسری مورت خود شہنشاہ کی ہے اسکا طول ۹۴ سنٹ میٹر ہے۔ اور قیمتی معدنیات سے تیار ہوئی ہے۔

مورتون کے علاوہ ایک فریڈرک اکبر کا عصا ہے۔ اس کو خاندان ہوہنزلورن (جسکی نسل مین قیصر ہین) اپنے تمام آثار قدیمہ مین سے بہت بڑی چیز سمجہتا ہے۔ شہنشاہ بیگم نے سلطان کو بہت بیش قیمت اور نفیس چائے کا سٹ ہدیہ دیا اور سلطان نے شہنشاہ بیگم کو بے اعلے قسم کا کوٹ پر لگانیکا الماس کا برنج دیا جسکی قیمت کا تخمینہ چار ہزار پونڈ کیا جاتا ہے۔ اور انکی دو خادمہ لیڈیون کو ہیرے کے بروچ عطا کئے

کہانے کے بعد تمام مہمان مابین ہمایونی کے مخصوص زینے پر پہنچے۔ جہانسے جامع حمیدی کے گرد کی روشنی اور آرائش کی سیر کی۔ اس میدانسے جو جامع حمیدی کے مغرب مین واقع ہے اُس باغ تک جسمین سوق الشفقت کی نمائش ہوئی تھی تمام مین روشنی تھی۔ شہنشاہ نے بھی اس روشنی کی سیر کی۔ اُسوقت قیصر تمغہ خاندان آل عثمان اور مرصع کار تمغہ امتیاز لگائے ہوئے تھے۔ اور شہنشاہ بیگم مرصع کار تمغہ شفقت پہنے تہین۔ روشنی کی سیر کے بعد شہنشاہ قیصر نے اپنے استقبال کے احترام اور اخلاق و تواضع کی بابت سلطان کا شکریہ ادا کیا اور زیر بار منت ہونے کا اعتراف فرمایا

ضیافت کا دوسرا دن ۱۹ اکتوبر ۱۸۹۸ء چہار شنبہ

قیصر جرمن کی ضیافت کی پہلی رات راحت و مسرت سے ختم ہو چکی۔ اور اب چہار شنبہ کی صبح ہوئی شہنشاہ بیگم نے عصمت مآب والدہ اعلیحضرت سلطان المعظم حرم سلطانی اور دیگر سلطانہ بیگمات

ا Spray -

ملاقات کی غرض سے حرم سرا ے سلطانی کا رُخ کیا۔ اور وہان اُنکی شان اور رتبہ کی موافق مراسم استقبال ادا ہوے۔

شہنشاہ تہوڑی دیر تک قصر الضیافت مین ٹہرے رہے اور ساڑھے آٹھہ بجے صبح کو ایک شاندار جلوس کے ساتہ روانہ ہوے۔ مشیر شاکر پاشا۔ مشیر فاہو فرپاشا۔ توفیق پاشا سفیر سلطانی متعینہ برلن۔ برگیڈیر احمد علی پاشا۔ ایڈیکانگ سلطانی ناصر پاشا اور چند دیگر اہلکار جلو مین تھے۔ حسب معمول شاہی باڈی گارڈ اردلی مین تہا۔ اس شان و شوکت سے سواری طولمہ باغچہ مین داخل ہوئی۔ حسب قاعدہ فوج اور بینڈ کی سلامی ہوئی۔

طولمہ باغ سے قیصر ایک خاص سلطانی کشتی مین سوار ہوے جسپر شہنشاہ کا نشان لگا ہوا تہا اور سات پتوارون سے کام ہو رہا تہا۔ قیصر کا اور اسٹاف دوسری کشتیون مین سوار ہوا جنمین تین تین یا پانچ پانچ پتوار تھے۔ تشریفیہ نامی کشتی آگے آگے تھی اور سلطان کی کشتی کے ساتہ پیچھے پیچھے سب کشتیان تہین بندرگاہ کے کل سلطانی و دیگر جہازون نے جہنڈیون کے ذریعے سے سلامی دی کشتیان پہلے کوبری سے ہوتی ہوئی خلیج ایوب تک گئین اور پہر وہانسے گولڈن ہارن مین جہاز کے کارخانے پر سے گذرین۔ یہان عثمانی جہازون کا کل بیڑہ صف بستہ کہڑا تہا۔ اور تمام بحری فوج جہازون پر کہڑی ہوئی بہت زور و شور سے چوق یشاکی نعرے لگا رہی تھی۔ یہانسے سب کشتیان آہستہ آہستہ گوری بوب مین داخل ہوئین اور سلامی وغیرہ کے کل مراسم ادا ہوے۔

ساحل پر اُتر کر قیصر اصطبل عامرہ کے ایک بہت نفیس گھوڑے پر سوار ہوئے جسکی قیمت کا اندازہ ڈیڑہ ہزار پونڈ کیا جاتا ہے۔ باقی اور ہمراہی بھی سلطانی اصطبل کے گھوڑون پر سوار ہوے اور سب جلوس استنبول کی بیرونی فصیل تک گیا۔ پہر وہان سے ادرنا کے دروازے پر ہوتا ہوا یدی قلہ پر پہنچا۔ فصیل قلعے کی سیر کے بعد یہ جماعت پہر ادرنا کے دروازے پر واپس آئی۔

یہان گاڑیان تیار کھڑی تہین۔ گھوڑ ونسے اُتر کے سب مہمان گاڑیون مین سوار ہوے اور سلطان محمد فاتح کی قبر کے راستے سے سراج خانہ باشی۔ شاہزادہ باشی۔ ذرنجلد وغیرہ راستونسے ہوتے ہوتے سرکجی نامی اسٹیشن پر بارہ بجے پہنچے۔ یہان تشرلفیہ نامی کشتی تیار کھڑی تھی سب جماعت کشتیون مین سوار ہوکر طولمہ باغچہ پہنچی۔ اور وہانسے گاڑیون مین سوار ہوکر محلسرائے یلدیز مین آ گئے۔

شہنشاہ بیگم کی سیر

شہنشاہ بیگم حرم سلطانی سے نو بجے کے بعد طولمہ باغچہ مین تشریف لائین۔ طولمہ باغچہ سے رہبر نامی کشتی مین سوار ہوکر بکلر بیگ کے محل کو گئین محل مین گارڈ آف آنر موجود تھا۔ تہوڑی دیر کی استراحت کے بعد تمام محل کی عجیب وغریب آرائش کی سیر کی۔ وہانسے گاڑی مین سوار ہوکر بکلر بگی اور بلفورلی راستے سے چاہچہ مین تشریف فرما ہوئین۔ یہ وہ نہر ہے کہ اپنی صفائی اور شیرینی مین مشہور عالم ہے اسجگہ چار نوشی کے بعد نہر کے منبع تک گیئن اور وہانسے پا پیادہ پہاڑ کے اوپر چڑھ کر دوربین کے ذریعے سے گردو پیش کا دلفریب منظر ملاحظہ کیا۔

تہوڑی دیر کے بعد پہر محل بکلر بیگ مین واپس آئین اور رہبر کشتی مین سوار ہوکر طولمہ باغچہ مین پہنچین طولمہ باغچہ سے گاڑی مین سوار ہوکر ساڑھے بارہ بجے سلطانی محل مین آگئین۔

طولمہ باغ سے لیکر محلسرا تک ہزارون عورتین دورویہ کھڑی تہین اور چوق یشا کہتی تہین شہنشاہ بیگم اِس اظہار محبت سے بہت ہی خوش ہوئین اور دہنے بائین سر جہکا کر عورتونکو سلام کیا۔ محلسرامین پہنچنے کے بعد وہ سیدہی قصر الضیافت کو تشریف لیگئین۔ شہنشاہ پہلے پہنچ چکے تھے اور کہانے کے واسطے شہنشاہ بیگم کا انتظار کر رہے تھے۔ کہانے کے بعد سفرای دول یورپ اور انکی لیڈیونکو شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم کی حضوری میسر ہوئی۔

رات کا وقت اور دریا کی سیر

غروب آفتاب سے ایک گھنٹہ پہلے شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم دونون سلطانی گاڑی مین سوار ہوکر پورے جلوس کے ساتھ طولمہ باغچہ مین پہنچے - قیصر اور بیگم اُس دخانی کشتی مین سوار ہوئے جو ہوہن زولرن جہاز کے ساتھ آئی تھی باقی ہمراہی اور کشتیون کے ذریعے سے جرمنی سفارت کے لورلی جہاز پر گئے - اس جہاز نے قیصر کو آبنائے سے بحر اسود کے مدخل تک باسفورس کی سیر کرائی - جسوقت لورلی جہاز بحر اسود کے مدخل پر پہنچا دو رویہ قلعون اور توپخانون سے سلامی کے شلک چلنے لگے - رات کی وجہ سے یہان کی کل فوج نے رنگ برنگ کی مہتابین روشن کین اور اس روشنی سے ایک عجیب دلکش سین ہوگیا تہا - شاہی جہاز نے ابنائے سے مدخل تک کئی دورہ کیئے تاکہ روشنی کی پوری سیر قیصر دیکھ لین - گھنٹہ بھر کی سیر کے بعد جہاز بیوکدرہ کی گودی مین ٹھہرا - اسجگہ جہاز کے پہنچتے ہی کوتج بروبی قلعہ کی فوج نے سلامی دی -

اس رات کی روشنی کا لطف کچھ آنکھونسے دیکھنے ہی سے معلوم ہوسکتا ہے - فوج کا ہر سپاہی طرح طرحکی رنگین مہتابین روشن کر رہا تہا - بحر اسود کے مدخل سے بیوکدرے تک تمام عالیشان بنگلے اور نفیس نفیس کوٹھیان بقعۂ نور بنگیئن تہین - ان بنگلون اور کوٹھیون کی روشنی سی جو پانی کی لہرون سے لیکر پہاڑ کی چوٹیون تک درجہ بدرجہ بڑہتی چلی گئی تھی دیکھنے والے کو یہ معلوم ہوتا تھا کہ وہ بنگلے اور کوٹھیان نہین ہین بلکہ نور کے برج آنکھونکے سامنے آگئے ہین - ساحل کی روشنی کی عکس نے دریا مین بھی آگ لگا رکھی تھی - بیوکدرہ اور ترابیا کی گودیونکے کل جہاز شعلہ جوالہ بنگئے تھے اس منظر سے قیصر اور شہنشاہ بیگم کو بھی اسدرجہ حظ حاصل ہوا کہ انھون نے بھی مسرت اور خوشنودی ظاہر کی بیوکدرے سے بڑہکر جہاز ترابیا گودی مین ٹھہرا - اور شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم دار السفارت المانیہ کو تشریف لیگئے - چند منٹ قیام کرکے چار نوشی کی اور نو بجے شب کے وہانسے واپس تشریف لائے

اُسوقت تشریف فرما کشتی مین سوار ہو کر سلطانی جہاز سلطانیہ کا رخ کیا جہان آج شب مین دعوت قرار پائی ہے۔ سلطانیہ مقام بکوز مین لنگر انداز تہا۔ اسکی آراستگی مین بہت ہی مبالغہ کیا تہا کل جہاز پر برقی روشنی تھی۔ قیصر کا نشان جہاز کے مستول پر اُڑ رہا تہا۔ اور اسکے گرد دائرہ کی شکل مین برقی روشنی لگائی تھی۔ نوجوان کمسن لڑکون کا ایکدستہ جنکی عمرین دس سال سے اٹھارہ سال کے اندر اندر تہین بہت ہی دلکش بنیڈ بجا رہا تہا۔ جسوقت قیصر سلطانیہ کشتی پر پہنچے بنیڈ نے سلامی بجائی۔ اور امیر البحر بریگیڈیر محمد پاشا کمانڈر جہاز سلطانیہ۔ طرخان پاشا۔ کرنل ابراہیم بے۔ کرنل غالب بے و دیگر اعلیٰ افسران جہاز نے رسم استقبال ادا کی۔ تھوڑی دیر آرام کرکے قیصر کہانے کی میز پر آئے اور کل لوگ اپنے اپنے مقام پر بیٹھ گئے۔ گیارہ بجے ڈنر ختم ہوا۔ ڈنر کے بعد چہوٹی چہوٹی کشتیون مین جو شاہی جہاز کے پرے صفین باندھے کہڑی تہین آتشبازی چہوڑی گئی۔ آج رات کی باسفورس کی حالت کسیطرح بیان نہین ہوسکتی۔ یہ سب جانتے ہین کہ باشندگان قسطنطنیہ کو باسفورس مین سیر کرنے کا بیحد شوق ہے۔ یہ موقع تو ایسا تہا جو مدتون نصیب نہوگا اسلئے اہالیان شہر نے اپنے آپ کو مطلق العنان کردیا تہا۔ تمام شہر کی یہ کیفیت تھی کہ جسطرف یہ بزرگ مرتبہ مہمان جاتا تہا ساری خلقت ٹوٹ پڑتی تھی باسفورس کا صاف سطحہ ہزارون چہوٹی چہوٹی کشتیون سے بہرا ہوا تہا سلطانیہ جہاز کے ایک سمت مردونکی کشتیان اور دوسری سمت عورتون کی کشتیان تہین۔ اور سب کی زبانسے چوق یشا کی صدائین بلند تہین۔ باسفورس مین گویا پانی سیماب کی طرح متحرک تھا۔ لیکن نہ اُسمین موجین تہین نہ پریشان کرنے والے تہپیڑے اور پر شور طلاطم کی آوازین۔ آسمان بالکل صاف تھا غالبًا باسفورس بھی اپنے آقا سے نعمت کیے مہمان کے ادب سے خاموش تھا۔ اِس پر لُطف سیر کو دیکھکر قیصر نے حاضرین ڈنر سے یہ الفاظ کہے۔

در مجھپر ہر لحظہ جو دار السعادت مین گذرتا ہے مین اپنے آپکو بلا شک و شبہ ایک نہایت شکر اور نہی منت پذیری کے ساتھ جو وقتاً فوقتاً زائد ہو رہی ہے مرہون پاتا ہون۔ ناممکن ہے کہ عمر بھر ان بیحساب اظہارات محبت کو جو مین اپنے گرد اپنی آنکھونسے دیکھہ رہا ہون بھول جاؤن"

اُسوقت قیصر تمغہ خاندان آل عثمان اور تمغہ امتیاز مرصع لگائے ہوئے تھے۔ قیصر نے طرفان بادشاہ سے بہت سی باتین کین اور شہنشاہ بیگم نے پورا وقت شاکر پاشا سے گفتگو مین صرف کیا۔ قیصر کی طرح شہنشاہ بیگم نے بھی اس اہتمام اور توقیر کی بابت خوشنودی ظاہر کی۔

رات کے بارہ بجے شہنشاہ لورلی جہاز کے ذریعے سے طولمہ باغچہ مین پہنچے۔ شاہی جہاز ساحل پر پہنچنے نہ پایا تہا کہ تمام سلطانی جہاز اور جرمنی جہازون نے جو اس مقام پر تھے روشنی کر دی اُنکی تقلید مین اور جہاز اور کشتیون پر بھی جو حاضر تھی روشنی ہوئی۔ سلطانی جہازون نے اسقدر آتشبازی چھوڑی کہ تمام دریا آگ کی صورت ہو گیا تھا۔ جہاز سے اُترکر قیصر معمولی شان و شکوہ سے جو متواتر دیکھنے پر بھی ہر بار نیا لطف پیدا کرتا ہے مجلس اے شاہی کو روانہ ہوئے۔ اُسوقت کا یہ تماشا بھی قابلِ دید تہا کہ طولمہ باغچہ سے مجلس اے شاہی تک راہ کے دونو طرف بہت بڑی آرائش کی تھی اور دورویہ فوجین صف بستہ کھڑی تہین۔ فوج کے پیچھے لاکھون تماشائی جمع تھے۔ پولس نے اس موقع کو بہت غنیمت سمجہا اور تماشائیون کی پہلی صف کے ہاتہون مین مہتابین دیدین۔ اس سے اور بھی لطف بڑہ گیا۔

اِسی روز یعنی چہار شنبہ کو عصر کے وقت شہنشاہ نے اپنے وزیر صیغہ خارجہ موسیو دہ بیلو کو حکم دیا کہ بابعالی مین جاکر وزیر صیغہ خارجہ سلطانی سے ملکر کہے کہ وہ قیصر کی نہایت ہی شکر گذاری اور منت پذیری اس بے نظیر توقیر اور احترام پر سلطان کی بارگاہ مین عرض کر دین۔ چنانچہ اُسنے جاکر توفیق پاشا سے ادائے پیام کر دیا۔

مہمانداری کا تیسرا دن ۲۰ اکتوبر سنہ ۱۸۹۸ء پنجشنبہ

کارخانہ ہرکہ کی سیر

صبح کے وقت ٹہیک نو بجے قیصر اور شہنشاہ بیگم کی سواری محلسرا سے برآمد ہوئی۔ قیصر فوجی لباس مین تہے اور سینہ پر مرصع کار تمغہ امتیاز چمک رہا تہا۔ بیرن مارشل سفیر دولت جرمن متعینہ قسطنطنیہ بھی ہمرکاب تہا۔ معمول کے موافق طولمہ باغچہ مین سواری پہنچی اور یہانسے کشتیون نے چالیس منٹ کے عرصہ مین حیدر پاشا نہر کے پاس پہنچادیا۔ بندرگاہ پر موسیو ... (اناطولی ریلوے لین کی جرمنی کمپنی کا پریسیڈنٹ) نے استقبال کیا۔ بندرگاہ سے ریلوے اسٹیشن تک دو رویہ مقامی فوج صف بستہ کہڑی تھی۔ اسٹیشن کے پاس جرمنی اسکول کے لڑکے اور لڑکیان سفید لباس پہنے اور ہاتھون مین پھولونکے گلدستے لئے ہوے کہڑے تھے قیصر اور شہنشاہ بیگم اپنے مخصوص سیلون مین سوار ہوے۔ اُسکے اندر سفید اطلس کا فرش تہا اور اوپر نقرئی کام تہا۔ اگلی سیلون مین ایک خاص کمرہ اور تہا اسمین سیاہ اطلس کا فرش اور طلائی کام تہا۔ یہ بیش قیمت اور نادر فرش خاص سلطانی ہرکہ کارخانے کے بنے ہوے ہین جسکے ملاحظہ کے واسطے قیصر جاتے تھے۔ دس بجے قیصر نے ٹرین کی روانگی کا حکم دیا۔ حیدر پاشا کی نہر سے ازمیر تک ریل کے کنارے کنارے انبوہ کثیر جمع تہا کئی دفعہ قیصر اور شہنشاہ بیگم نے اپنے ہاتھ سے سلام لیا جسوقت ٹرین فرطال نامی اسٹیشن پر پہنچی ضلع کے تعلقدار وغیرہ اور عہدہ دار حاضر تھے سب نے مراسم آداب ادا کئے اور قیصر نے بھی اُنپر عنایت کی۔

بندبک اسٹیشن پر ٹرین کو دس منٹ ٹہرنا پڑا اس لئے کہ وہان مختلف ریلون کا جنکشن ہے ... عرصے مین قیصر نے مختلف اقسام کی آلات فلاحت ملاحظہ فرمائے جنکی خواہش ظاہر کی ... بندبک اسٹیشن پر کثیر مجمع تہا۔ بہت سی لڑکیان ہاتہون مین گلدستے لئے کہڑی تہین اسی اثنا مین

جبکہ مجمع کی تعداد وقتاً فوقتاً بڑھ رہی تھی ایک سُرخ وسفید رنگت کی چھوٹی لڑکی جسکے سر کے بال سنہری تھے اور جسکو خوبصورتی نے دلکش بنا دیا تہا صفون کو چیرتی ہوئی ہاتہ مین گلدستہ لیے اُس مقام تک پہنچ گئی جہان عثمانی اور جرمنی نشان کا پہریرا اُڑ رہا تہا۔ وہ آگے بڑھ کر گلدستہ پیش کرنا چاہتی تھی کہ اُسکی بھولی بھولی اداؤن اور شرمیلی حرکتون نے قیصر اور شہنشاہ بیگم کی نظر کو اپنی طرف متوجہ کرلیا۔ قیصر اور شہنشاہ بیگم نے اُسکو قریب بلواکر اُسکا اور اُسکے والد کا نام پوچھا۔ معلوم ہوا کہ مشہور و معروف جنرل عبد الکریم پاشا مرحوم سپہ سالار افواج ترکیہ کی لڑکی ہے۔ دونون نے اُسکے حالپر بہت نوازش کی۔

پندرہ منٹ کے بعد ٹرین چلی۔ قیصر اور شہنشاہ بیگم ہرکہ کارخانہ تک برابر اپنے سیلون کے دروازے مین کھڑے رہے اور راہ کے دلفریب مناظر کی سیر کرتے رہے۔

تمام راہ مین ہر طرح کی زیب وزینت کا اہتمام تہا۔ تہوڑی دیر مین ہرکہ کارخانہ آگیا ترکی بحری فوج نے سلامی دی اور بحری بینڈ نے جرمنی قومی گیت گایا۔ عطوفلو اوخانس آفندی ناظر خاصہ سلطانیہ اور سعادت لو عاکف بے مہتمم کارخانہ ہرکہ نے استقبال کیا۔ اِن دونون اشخاص کے ساتہ شہنشاہ اُس کوٹھی مین تشریف لے گئے جو پہلے سے تجویز ہو چکی تھی کوٹھی مین داخل ہوتے ہی بڑا ہال تھے اور بہت نادر اور بیش قیمت فرش بچھا ہوا ہے۔ ہال کے بازوؤن مین بڑے بڑے کمرے ہین اور آرائش کا کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین ہوا ہے کھانے کے کمرے مین بہت اعلےٰ قسم کی اطلس کا فرش تہا۔ دیوارون اور چہتون پر بھی بہت خوش سلیقگی سے اطلس منڈھی ہوئی تھی۔ اِس حالت سے یہ ثابت ہوتا تھا گویا کوئی حسین عورت گون پہنے ہوئے ہی۔ کمرے کے خوشنما پردے کسی حسین معشوق کے گلے کے زیور سے کم نہ تھے۔ قیصر نے یہان تہوڑی دیر آرام کرنے کے بعد کارخانہ کو ملاحظہ فرمایا۔

ہریکہ کارخانے کا ملاحظہ

قیصر کارخانے مین داخل ہوئے۔ ناظر خاصہ اور مدیر کارخانہ ہر چیز کا ملاحظہ کراتے تھے۔ تمام کلین اپنے کام مین سرگرم تہین اور کاریگر اپنی اپنی خدمت مین مصروف تھے۔ اول قیصر اور شہنشاہ بیگم ریشمی کام کی شاخ (منسوجات حریریہ) مین گئے۔ کل اسٹاف موجود تھا۔ ہر ہر چیز کے سامنے ٹہرتی جاتے تھے۔ اور مترجم کے ذریعے سے جو کچھ پوچھنا منظور ہوتا استفسار کرتے تھے۔ بلکہ اکثر دفعہ خود شہنشاہ اپنے ہاتھ سے تھانون کو کھولکر دیکھتے تھے تاکہ اچھی طرح حسن معلوم ہو۔ اسکے بعد قالین کے کام کی شاخ مین گئے۔ چھوٹی چھوٹی کمسن لڑکیان حیرت انگیز پھرتی سے کام کر رہی تہین۔ ایک بڑے چرخے پر جو چھت تک بلند تہا ایک کمسن لڑکی کام کر رہی تھی اور نرم و نازک انگلیون سے بہت تیزی کے ساتھ تار و بخو لپیٹ رہی تھی۔ شہنشاہ بیگم نے ایک لڑکی سے خطاب کیا وہ ایک نادر صنعت کا عربی طرز کا مصلّی تیار کر رہی تھی مگر شرم کی وجہ سے وہ جواب نہ دیسکی۔ اور سر جھکا لیا لیکن اُسکے ہاتھون کی حرکت کام کرنے مین اور بھی زیادہ ہوگئی۔ اس حالت سے شہنشاہ بیگم بہت ہی متاثر ہوئین اور لڑکی کو گلے سے لگایا اور پیار کیا۔ اس الطافانہ برتاؤ سے لڑکی کا دل بڑھ گیا اور اسنے شہنشاہ بیگم کے ہاتھ پر بوسہ دیا۔ منجملہ اُن لڑکیون کے جنھون نے شہنشاہ بیگم کی مادرانہ شفقتون سے انعام پائے ایک یہ بھی لڑکی ہے۔

قیصر اور شہنشاہ بیگم نے اس امر کا اعتراف کیا کہ قالین سازی مین اس کارخانہ نے بخارا اور ایران کے قالینون کو بھی مات کر دیا۔ اور اس صنعت کی اب کہین نظیر نہین ملسکتی۔ اسیطرح انھون نے چھوٹی چھوٹی لڑکیون کی کاریگری پر بہت تعجب اور خوشنودی ظاہر کی۔ کئی لڑکیون سے سوالات بھی کئے۔ بعض نے شستہ جواب دیئے اور بعض سر جھکا کر خاموش ہوگئین۔ جب قالین سازی کی شاخ سے قیصر روانہ ہونے لگے۔ تمام کارخانہ کی لڑکیان دو رویہ صف بستہ کھڑی ہوگئین۔ سب نے خدا

دیکھو نکہ سب مسلمان تہین) اُنکے جسم پر پڑے تھے اور ہر ایک کے سینہ پر ایک چھوٹی سی تختی لگی تھی جسپر بہت خوشخط یہ عبارت تھی - "کارخانہ ہرکہ ہمایونی" اس سعدی اور چستی پر وہ بہت ہی مورد لطف و کرم ہوئین - دروازہ کے پاس ایک لڑکی کہڑی تھی جسکے سینہ پر تمغہ صنائع زیب دے رہا تہا - سونے کی انگوٹھی ہاتھ مین تھی - شہنشاہ نے اُس ہاتھ کو پکڑکر جسمین انگھوٹھی تہی کہا - "یہ انگشتری تمہین کہانسے ملی" پہر تمغہ دکہاکر کہا "کسکام سے تم اس تمغہ کی مستحق ہوئین" لڑکی نے مُنہ سے تو کچھ جواب نہین دیا - سر جہکا لیا اور اپنے دوسرے ہاتھ سے پہولون کا گلدستہ پیش کر دیا - اسکے بعد شاخ سوزن کاری (عمل الخیوط) مین گئے اور اس کام کو بھی بغور دیکھکر پسند کیا - یہانسے ایک وسیع دالان مین داخل ہوئے جہان مختلف اقسام کے قالین اور مصلّے وغیرہ ہرکہ کارخانے کے بنے ہوئے رکھے تھے ہر ایک چیز کو قیصر نے دیکھا - اُسی عرصے مین ایک قالین پیش ہوا نہایت ہی نادر صنعت کا بارہ میٹر مربع تہا - پہر ایک اور فرش پیش کیا گیا عجیب غریب صنعت کا تہا اور غالباً اب تک جسقدر بساطین تیار ہوئی ہین سب مین بڑا ہے - ۴۰ میٹر طول اور ۱۸ میٹر عرض ہے - اس فرش نے کچھ ایسی حیرت پیدا کی کہ قیصر نے اپنے اڈی کیمپ بیرن کوٹ اولنبورگ کو حکم دیا کہ اس فرش کی کل کاریگر لڑکیون کی اور اُنکے خاندانون کی فہرست تیار کرلیجائے تاکہ اُنمین سے ہر ایک کی شادی کے وقت جیب خاص سے جہیز عروسی دیا جائے - چنانچہ بارہ لڑکیون نے اس قالین کو تیار کیا تہا قیصر نے قسطنطنیہ سے روانگی کے وقت ہر ایک لڑکی کے جہیز کے واسطے پانسو پانسو فرنک دیے (۲۵ فرنک کا ایک پونڈ اور پندرہ پیو تخمیناً ایک پونڈ ہوتا ہے) ان سب اشیا مین سے نادر اور عجیب ایک مصلّی ہے - یہ اُس مصلّے کے نمونے پر بنایا گیا ہے جو مصلّی شاہ اسمٰعیل صفوی کی جامع مسجد کے واسطے سنہ ۱۵۳۹ع مین بنا تہا اور پہر وہانسے خفیہ طور پر انگلینڈ مین پہنچ گیا - اور لندن کے عجائب خانہ کنگسٹن مین لگا ہوا ہے

اس مصلے کا طول آٹھہ میٹر اور عرض چھہ میٹر ہے۔ اور بارہ کاریگر لڑکیون نے تین سال کے عرصے مین تیار کیا ہے۔ شہنشاہ کی تشریف آوری سے چند روز پیشترہی یہ مصلی تیار ہو چکا ہے فروش اور جانمازونکے ملاحظہ کے بعد دوسرے بڑے دالان مین تشریف لے گئے۔ یہان اسی کارخانہ کے بُنے ہوے اعلی اعلی قسم کے ریشمی تہان رکھے تھے۔ ان تہانونکے ملاحظہ سے قیصر اور شہنشاہ بیگم بہت ہی خوش ہوئے۔ اُسوقت ناظر خاصہ اور مہتمم کارخانہ نے بڑہکر عرض کی کہ جو چیز پسند ہو قبول فرماکر عزت بخشین۔ قیصر نے اس درخواست کو قبول کیا اور اپنے ذاتی مصارف سے ایک قالین بنانے کا حکم دیا اور نمونہ بھی خود ہی عطا کیا۔

روز چہارشنبہ دوپہر کی حالات

کارخانے کے ملاحظہ کے بعد قیصر کہانے کے کمرے مین رونق افروز ہوئے۔ شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم ریشمی طلائی کرسیون پر اور باقی ہمراہی اپنے اپنے مقام پر بیٹھے۔ کھانے کے ساتھ بحری بینڈ باجا اپنی سریلی آواز سے برابر دل لُبھاتا رہا۔ کھانے کے منتظم عثمان افندی کیلارجی باشی حضرت سلطانیہ تھے۔ اِس کام مین انکو خاص مذاق ہے اور تمام سلاطین یورپ مین اُنکی شہرت ہے ایک گھنٹہ تک کھانا رہا۔ اُسکے بعد قیصر استراحت کے واسطے اُس کمرے مین گئے جہان پہلے آکر آرام کیا تہا۔ تھوڑی سی استراحت کے بعد واپس آئے۔ اُسوقت ناظر جیب خاص اور مہتمم کارخانہ کو نشست کی عزّت عطا ہوئی۔ شہنشاہ نے اُنپر بہت عنایت کی اور ارشاد کیا۔

ور کارخانہ کے دیکھنے اور اُن چیزون کی خوبصورتی اور نفاست سے جو ملاحظہ مین آئین مجھے بہت ہی مسرّت حاصل ہوئی،، شہنشاہ نے لورلی نامی جہاز پر بحری راہ سے واپسی کی خواہش ظاہر کی لورلی جہاز فوراً بندرگاہ مین حاضر کردیا گیا۔ قصر سے بندرگاہ تک دورویہ بحری فوج صف بستہ کھڑی تھی۔ شہنشاہ گاڑی پر سوار ہوئے۔ بینڈ نے سلامی دی۔ اور کارخانہ کی سب لڑکیان دوطرفہ صف بستہ

باندھکر کھڑی ہوگئین اور سب نے چوق یشا کہنا شروع کیا۔ شہنشاہ بیگم نے کئی دفعہ لڑکیونکا سلام لیا۔ اور پھر خود بنفس نفیس فوٹوگراف سے لڑکیون کا اور فوج کا فوٹو لیا۔

جہاز کی روانگی کے وقت چوق یشا کی صداؤن سے تمام میدان گونج اٹھا۔ شہنشاہ بیگم اسوقت تک لڑکیون کے سلام کا جواب دیتی رہین کہ سب مجمع نظر سے اوجہل ہوگیا۔ جبکہ جہاز ہیوکاطہ کے پاس پہنچا شام ہوگئی تھی۔ مگر یہان کے مکتب بحری کی روشنی نے تاریکی کا عمدہ معاوضہ کردیا۔ افق مین سیاہی کی پھیلی ہوئی چادر کے مکتب بحری کی روشنی اور آتشبازی نے ٹکڑے کردیے ہیکہ کیاطہ۔ قشلاق سلیمیہ۔ اور سراے طوبقپو وغیرہ مقامات مین جہان جہان لورلی جہاز کا گذر ہوا خوب ہی روشنی وغیرہ کا اہتمام تھا۔ راہ بھر قیصر توفیق پاشا سفیر دولت سلطانیہ متعینہ برلن اور بیرن مارشل سے گفتگو کرتے رہے۔ لورلی جہاز جب آستانہ کے قریب پہنچا اُسکی رہنمائی کے واسطے جرمنی جنگی جہاز ہر تھا پر بجلی کی روشنی لگادی گئی۔

طولمہ باغچہ مین قیصر اُترکر گاڑی مین سوار ہوکر محلسراے یلدیز کو روانہ ہوئے۔ کل کی طرح آج بھی تمام راہ مین روشنی اور فوج کی صفین موجود تہین۔ ساڑھے نو بجے شہنشاہ دائرہ مراسم سنیہ مین پہنچے اور کہانا تناول کیا۔ کہانے کے بعد شہنشاہ نے کارخانہ کے حالات کے بیان مین توفیق پاشا وزیر خارجیہ سے یہ الفاظ کہے:۔

"جو کچھ مینے اپنی آنکھون سے اعلیحضرت سلطان کی بزرگانہ توجہات مزید عنایات اور اہل آستانہ کی دھوم دھام کی تیاریان جنکے ساتھ میرا استقبال ہوا دیکھی ہین بلاشبہ یہ سب باتین میرے صفحہ دل پر نقش ہوگئی ہین اور جب تک مین زندہ رہونگا انکی یاد میرے دل مین باقی رہیگی"

مہانداری کا چوتھا دن ۲۱۔ اکتوبر ۹۸ء جمعہ

جمعہ کے روز حسب معمول جلوس کے ساتھ نو بجے قیصر اور شہنشاہ بیگم طولمہ باغچہ پہنچے اور وہان سے

سلطانی کشتی پر سوار ہوکر جسمین چودہ پتوار کام کر رہے تھے سراے بیرونی کو گئے - وہان مہتمم خزانہ اور مہتمم محل طوبقپو نے استقبال کیا - قیصر قصر جدید مین تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد جامع مسجد ایاصوفیہ کو گئے اور شہنشاہ بیگم جرمنی دار الشفاء کو تشریف لیگئین وہان آپکی خدمت مین نمائشگاہ سوق الشفقہ کی چند نادر چیزین پیش ہوئین اور آپنے خریدکین - اور وہانسے پلٹ کر طولمہ باغچہ پر آکر ملدیز کوشک مین آگئے - اُسوقت گیارہ بجے تھے اور نماز جمعہ کی رسم سلاملق کا وقت قریب آتا جاتا تہا -

رسم سلاملق

قیصر اور شہنشاہ بیگم نے قصر الضیافت مین کہانے کے بعد تہوڑی دیر آرام کیا اور پہر سوار ہوکر جلوس سلاملق کے ملاحظے کے واسطے مابین ہمایونی کے مخصوص بالاخانہ پر تشریف لیگئے - شہنشاہ کے قریب ہی اُنکا اسٹاف تہا اور بالاخانہ عام پر جو جامع حمیدی کے مقابل ہے چند سفرا اور اُنکی لیڈیان تہین اور بالاخانہ عام کے سامنے جو چبوترہ ہے اُسپر جرمنی بحری افسر اور بہت سی یورپین لیڈیان اور ممالک غیر کے بعض مشاہیر تھے -

ہر جمعہ کو رسم سلاملق جس شان و شوکت سے یہان ہوا کرتی ہے وہ سب ہی جانتے ہین مگر اس جمعہ کا اہتمام عید کی طرح سے ہوا تہا - تہوڑی ہی دیر مین پندرہ گاڑیون مین حرم سلطانی اور بلند مرتبہ سلطانہ بیگمات کی سواری آئی - ڈیڑھ بجے حضور لامع النور اعلیحضرت خلیفۃ المسلمین کی سواری اپنے مشہور و معروف دبدبہ کے ساتھ برآمد ہوئی - فوج کی دعاؤن کے شور اور بینڈ کی سلام حمیدی کی گتون نے ایک عجیب دلچسپ عالم پیدا کر دیا - مسجد کے وسیع صحن مین مقصورہ خلافت پناہی کے زینہ تک دونون طرف بڑے بڑے جنرل اور مارشل کہڑے تھے - آخر مین خلیفۃ المسلمین کے سب سے چہوٹے صاحبزادہ عبد الرحیم افندی جنکی عمر ابہی چار سال سے زیادہ

نہو کی فوجی لباس زیب تن کئے استادہ تھی۔ حضور انور گاڑھی سے اُترے۔ شاہزادہ نے سلام کیا۔ موذن نے اذان دی خطبہ پڑہا گیا اور نماز سے فارغ ہوکر اُسی اہتمام سے سواری قصر معلّی کو واپس آئی

قیصر جرمنی کر روبرو عساکر شاہانہ کا جائزہ

مسجد سے واپس ہوکر سلطان المعظم دائرہ مراسم مین تشریف لائے جہان قیصر اور شہنشاہ بیگم حضور کے انتظار مین تھے۔ وہان سے مہمان اور میزبان سب گاڑیون مین سوار ہوکر قصر مالطہ کوشک مین تشریف لے گئے۔ اِسی قصر کے سامنے وہ وسیع میدان ہے جہان فوج کا جائزہ لیا جاتا ہے تمام میدان مین سفید ریت بچہادی تھی۔ اور ہر طرف انبوہ کثیر تماشائیون کا جمع تہا۔ کیونکہ ایسا بڑا جائزہ برسون مین ہوتا ہے۔ اس جائزہ مین قریب قریب تیس برگیڈ کے تھے۔ عموماً اس زیادہ برگیڈ نہین ہوتے ہین اور بیس برگیڈ کا اجتماع بہت کم ہوتا ہے۔ تیس برگیڈ کا جمع ہونا تو بہت ہی شاذ و نادر ہے۔ اب سے چند ہفتہ پہلے خدیو معظم کر روبرو بیس برگیڈ کا جائزہ ہوا تہا۔

اعلیحضرت سلطان المعظم اپنے دونون مہمانون کے ساتہ مالطہ کوشک کر باغ مین آئے۔ اس باغ کی آراستگی ہی بہت اہتمام سے ہوئی تھی۔ کوٹھی کے سب سے اوپر کے درجے مین جب پہنچے تو دو مخصوص نشان کہڑے کئے گئے۔ ایک سلطان کا نشان تہا جسپر آفتاب تہا۔ یہ وہ نشان ہی جو بڑی بڑی عیدونکے موقع پر نکلتا ہی۔ دوسرا قیصر جرمنی کا نشان تھا۔

باغ کے داخلہ کر پاس ہی نہایت خوبصورت تصویر ایک عثمانی سپاہی کی بنائی تہی جو گہوڑے پر سوار ہے اور ایک ٹیلے پر چڑھ رہا ہے۔ اُدہر سے ایک جرمنی سپاہی ٹیلے سے اُتر کر آرہا ہے دونون کی ملاقات ہوئی عثمانی سپاہی نے جرمنی کا ہاتہ خوب زور سے دبایا اور دونون کے چہرے خوشی سے دمک اُٹھے دونون باہم اسطرح دیکھہ رہے ہین گویا مدت کے بہت پرانے بچھڑے

ہوے یار غار ملے ہین - اِس تصویر کی صنعت سے قیصر اور شہنشاہ بیگم کو بہت ہی تعجب ہوا - اور
خوب غور سے اُسے دیکھنے لگے - اُسیوقت اُنپر چارونطرف سے پہول اور گلدستون کا
مینہ برس گیا - اسکے بعد کوٹھی کے اُوپر کے درجے پر گئے مگر بار بار اُس تصویر کو بہی دیکھتے جاتی تھی -
اعلیحضرت سلطان اور اُنکے دونون عالیمرتبہ مہمان ایک مخصوص ہال مین تشریف لیگئے منیر پاشا
مترجم سلطانی کو بہی ہمراہی کا شرف حاصل ہوا - اور غازی عثمان پاشا قیصر کے حضور مین پیش ہوئے
شہنشاہ نے ہاتہ ملایا اور کچہ گفتگو بہی کی - ہال کے آگے بڑا برآمدہ تہا اُس مین دونون طرف کے
اعلی عہدہ دار کہڑے تھے - اسکے علاوہ باقی اور ہالون مین چند ممالک غیر کے سفیر اور ہمایونی
کے ارکان دولت اور وہ مخصوص لوگ تھے جنکو اس جائزہ کے دیکھنے کے واسطے مدعو کیا تہا
قیصر اور سلطان مخصوص ہال کے کنارے پر کہڑے تھے - قیصر اپنی سلطنت کو نسر اسود کا تمغہ پہنے تھے
اور سلطان اور شہنشاہ بیگم عثمانی تمغہ لگائے تھے -

مشیر شوکت پاشا کو زیر کمان جائزہ ہوا - یہ دوسرے کالم متعینہ یلدیز کے کمانڈر ہین - جنرل اسٹاف
مین مشیر سعد الدین پاشا - رحمی پاشا پروفیسر مکتب حربیہ اور چند دیگر افسر تھے - جائزہ مین جس ترتیب سے
فوج کے کالم پیش ہوئے اُنکے کمانڈر حسب ذیل تھے -

کمانڈر اول کالم محمد علی پاشا - کمانڈر دوم کالم احمد شکری پاشا - فوج سوار کے کمانڈر فریق سلیمان پاشا
لوائے ارطغرل کے کمانڈر فریق حقی پاشا (یہ وہی برگیڈ ہے جو قیصر کی پہلی مرتبہ کی ملاقات کے
بعد تیار کیا گیا ہے اور اُسکی وردی بہی خود قیصر ہی نے تجویز کی تھی) حقی پاشا کے ساتہ ہی ابراہیم پاشا
تھے - فوج سوار تیر انداز کے کمانڈر نوری پاشا - توپخانے کے کمانڈر فریق علی رضا پاشا (یہ محاربۂ روم
و یونان مین ترکی توپخانے کے کمانڈر تھے جو اپنی مہارت کامل اور توپخانے کے مناسب موقع
لگانے اور نشانہ کی خالی نجانے کی وجہ سے تمام یورپ مین بہت نام آوری اور شہرت حاصل کر چکے ہین)

جائزہ نہایت عمدہ طور پر ہوا - اثنار جائزہ مین شہنشاہ بیگم اور سلطان گفتگو کرتے رہے جب کسی
حصہ فوج کا علم سامنے آتا تہا تو قیصر سلام کرتے تھے اور تعظیماً شہنشاہ بیگم بہی جہک جاتی تہین
اور قیصر نے فوج کی نقل و حرکت دیکہکر بہت ہی تعجب اور خوشنودی ظاہر کی - اختتام جائزہ کے
بعد سلطان اعظم نے قیصر کو ایک چہوٹا سا بکس جو گران بہا جواہر سے مرصع ہے ہدیہ دیا بکس کے اندر
ترکی زبان مین یہ عبارت لکہی تہی -

"در یادگار جائزہ جنود عثمانیہ مقام مالطہ کوشک در اثنائے ملاقات امپر اطور المانیہ با عبد الحمید ثانی دفعۂ ثانیہ"
اور اسکے باہر لکہا ہوا ہے - "در روز جمعہ ۱۶ ۱۳ سنہ ہجری جمادی الثانی" بکس کی پشت پر ایک
عثمانی سپاہی کی تصویر میناکاری ہوی ہے - اور سپاہی کی بندوق کے سرے پر اعلی درجے کے
الماس سے ہلال بنایا ہے بکس کے اوپر کا غلاف بہی بیش قیمت جواہر کا ہے - اور سب سے اوپر کا غلاف مخمل کا
اسپر الماس کے جڑاؤ سے (ع - ح) حرف لکہے ہین - یہ حروف عبد الحمید کا اختصار ہین - اسکے سوا
سلطان نے ایک بہت اعلی درجے کی مرصع کار تلوار اور ایک البم جس مین دموکو اور ملونا پاس کی
جنگ کی روغنی تصویرین ہین ہدیہ دین - یہ جنگ کے نقشے بہت ہی عمدہ طور سے بنائے ہین قیصر نے ان
تحائف پر کمال درجے کی شکر گزاری اور منت پذیری کا اظہار کیا -

مخلوق کے اژدحام کی کوئی حد نہی - خاص میدان مین اور اسکے اطراف مین اونچی اونچی پہاڑیون
اور بلند ٹیلون پر اسقدر آدمی جمع تھے کہ تل دہرنے کی جگہ نہی - اور آدمی پر آدمی گرا پڑتا تہا -
اس مجمع کی تعداد تین لاکھ سے کم نہوگی - جرمنی باشندونکے واسطے کوشک شاہی کے نیچے ایک مقام
خاص کر دیا گیا تہا - جہاں سے وہ جائزہ کا تماشا بخوبی دیکہہ سکتے تھے - میدان کے ایک جانب
بہت بڑا علم نصب تہا اسکے نیچے تمام مشاہیر شہر اور عہدہ داران سلطنت کہڑے ہوے تھے -
دو گہنٹے تک جائزہ ہوا کیا - جائزہ کے خاتمہ پر سلطان اپنی کرسی سے اٹھے اور تمام مجمع کو دہنی

بائین اور سامنے سلام کیا۔ اسکے ساتھ ہی مجمع نے چوق یشا کی نعرے لگائے۔ پھر قیصر نے اُٹھکر سبکو سلام کیا اور مجلس برخاست ہوئی اور اعلیٰحضرت اپنی دونون عظیم المرتبہ مہمانون کو دیکھکر قصر الضیافت کو واپس آئے۔

۲۱۔ اکتوبر ۱۸۹۸ء روز جمعہ رات کا سلطانی ڈنر

شب کو حضور سلطان کی طرف سے ڈنر تہا۔ سفراے دول یورپ بہی مدعو تھے۔ کہانے کے کمرے مین داخل ہونے سے پیشتر شہنشاہ بیگم کو نٹس بروگدرف (معتمد بیشی شہنشاہ بیگم) اور بیرونیس مارشل کی (سفیر جرمنی متعینہ ترکی) کی لیڈی کے ساتھ ملاقات کو کمرے مین آئین جہان سفراے دول یورپ کی اور دیگر معززین کی لیڈیان موجود تہین۔ شہنشاہ بیگم کے جلوس فرمانے کے بعد یکے بعد دیگرے سب لیڈیان پیش ہوئین۔

اسکے بعد شہنشاہ بہمراہی کونٹ اولنبورگ لارڈ چمبرلین اور بیرن مارشل سفیر جرمنی آستانۂ سلطانی تشریف لائے اور اُسجگہ بہی جہان سفیر اور معزز اصحاب حاضر تھے۔ یہ لوگ بہی خدمت مین پیش ہوئے پہر سب سفرا اور اُنکی لیڈیان باہم قریب ہوگئین۔ اور سفرا شہنشاہ بیگم کے حضور مین اور لیڈیان قیصر کی خدمت مین پیش ہوئین۔

قیصر نے خاص اپنی دستخطی تحریر ایم زنوویف سفیر روس کو دی اور کہا کہ آپ اسے زار کی خدمت مین بہیجدین۔ سفیر کے ساتھ اُسکا اول اسسٹنٹ بہی تہا۔ قیصر نے انگریزی سفیر سر نکولس اوکونر سے بہی بہت باتین کین۔

اب اعلیحضرت آقاے نامدار سلطان المعظم تشریف لائے۔ حاضرین نے سلام کیا۔ اور شہنشاہ بیگم کو سہارا دیے ہوے کہانیکی میز پر تشریف لیگئے۔ اور اپنی سیدہے ہاتہ کو بٹہایا۔ قیصر بائین طرف

Nicholas O'Conor — A. Zinovieff

بیٹھے۔ چونکہ سفیر اسٹریا مقیم آستانہ سفرا موجودہ مین بہت مدت سے یہان ہی اپنی ملکہ کے قتل کی
وجہ سے سوگ مین ہے۔ اسلئے موسیو کامبون سفیر فرانس بجاے سفیر اسٹریا کی شہنشاہ بیگم
کے سیدہے ہاتہ پر بیٹھا۔ کہانے کے وقت شاہی بینڈ بجا رہا کہانے سے بعد حسب قاعدہ
تہوڑا وقت لطیفہ گوئی اور بذلہ سنجی مین صرف کرکے سب مہمان رخصت ہوے۔ قیصر اور شہنشاہ بیگم
دار الضیافت کو تشریف لے گئے۔

مہانداری کا چوتہا روز ۲۲۔ اکتوبر ۱۸۹۸ء روز شنبہ

۲۲۔ اکتوبر قیصر کی دعوت کا آخری دن تہا اور حسن اتفاق سے آج ہی شہنشاہ بیگم کی سالگرہ کا
بہی دن تہا۔ دن کے دس بجے شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم سراے عامرہ سے اردلی وغیرہ کے ساتہ طولمہ باغچہ
پہنچے۔ اسوقت قیصر فوجی جنرل کی وردی پہنے تھے۔ اور مرصع کار تمغہ افتخار سینہ پر تابان تہا
شہنشاہ بیگم سفید ریشمی لباس پہنے تہین۔ دونون طولمہ باغچہ سے تشرفیہ نامی دخانی کشتی پر
سوار ہوئے جس عثمانی یا جرمنی جہاز کے پاس سے شاہی کشتی گذرتی تھی۔ سلامی سر ہوتی تھی
معمولی بحری جلوس کے ساتہ تشرفیہ[1] تہراپیا گودی مین داخل ہوئی۔ جہان موسم گرما کا جرمنی دار السفارۃ
واقع ہے۔ بیرن مارشل اور سفارت کے عملے نے استقبال کیا۔ عساکر سلطانی کا ایک رسالہ
دار السفارت پر موجود تہا اُسنے سلامی دی۔

دار السفارت کے باغ مین دو گہنٹہ تک شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم سیر و تفریح مین مصروف رہے اور دوپہر کا لنچ
وہین تناول کیا۔ لنچ مین چالیس کرسیان تہین۔
کہانے کے بعد شہنشاہ بیگم کی سالگرہ کی خوشی مین جرمنی اور عثمانی جہازون سے توپین سر ہونے لگین
اور جناب صدر اعظم۔ وزیر خارجیہ۔ وزیر داخلیہ۔ وزیر عدالت۔ وزیر سر رشتہ تعلیم۔ صدر اعظم کے مشیر

[1] Therapia۔

توپخانہ عامرہ کے کمانڈر اور سفراء دول یورپ نے شہنشاہ بیگم کی خدمت مین گلدستے بہیجے جنکے وسط
مین جرمنی علم نصب تہا۔ شہنشاہ بیگم نے شکر کے ساتہ ان تحائف کو قبول کیا۔ لیکن سب سے زیادہ
شہنشاہ بیگم کو اسوقت خوشی ہوئی جبکہ اعلیحضرت امیر المومنین کی سلطانہ بیگم نامی شاہزادی جنکی عمر
ہنوز چہہ سال سے زیادہ نہین ہے نہایت نادر پہولونکا گلدستہ جسکی بیٹہک سونے کی تہی اور
جواہرات بیش قیمت سے مرصع تہا مع اپنی پوری خدم وحشم کے ساتہ لائین شہنشاہ بیگم اُنہین دیکہکر
فوراً اُٹہہ کہڑی ہوئین اور شاہزادی کے مراتب کے موافق رسم استقبال ادا کی۔ شہنشاہ بیگم کے
پاس پہنچکر شہزادی ٹہر گئین اور ایک فصیح تقریر مین اُنکی سالگرہ کی مبارکباد کی۔ ابہی تقریر پوری نہ ہونے
پائی تہی کہ حسن بیان کے باعث شہنشاہ بیگم نے شاہزادی کو گلے لگایا اور بار بار پیار کیا اور بڑی
منت پذیری کے ساتہ گلدستہ قبول کیا۔ جب شاہزادی واپس ہوئین قصر الضیافت کے زینہ
تک اُنکی مشایعت ہوئی۔ یہ واقعہ آج صبح کا ہے۔

دن کے دو بجے قیصر اور شہنشاہ بیگم یلدیز کوشک کو واپس آئے۔ نہ اسلیئے کہ قیام ہوگا بلکہ محض
اسواسطے کہ سفر کی تیاری کا اہتمام کیا جائے۔ یہان تہوڑی دیر قیام کیا اور دائرہ مراسم
شاہانہ مین آئے جہان اعلیحضرت سلطان المعظم نے استقبال کیا اور پہر سب مہمان گاڑیون مین سوار
ہوکر طولمہ باغچہ کو روانہ ہوئی۔

قیصر کی قسطنطنیہ سے روانگی

پہلی گاڑی مین سلطان المعظم تہے اور آپکے سیدہے بازو پر شہنشاہ بیگم۔ اور سامنے منیر پاشا
ناظر تشریفات اور مترجم خاص سلطانی گاڑی مین چار عربی گہوڑے تہے اور آگے پیچہے اڈیکانگ
اور عساکر تیر انداز کا ایک دستہ تہا۔

دوسری چار گہوڑے کی گاڑی تیس میٹر کے فاصلے پہ تہی جسمین شہنشاہ سوار تہے اور سامنے صدر اعظم

خود پاشا بیٹھے تھے۔ اور جلوس مثل پہلی گاڑی کے تہا۔
تیسری گاڑی دس میٹر کے فاصلے پر تہی اُسمین نجابت مآب برہان الدین افندی سلطان کے چوتھے فرزند سوار تھے اور گاڑی کے ساتہ شاہی اڈیکانگ جلوس مین تھے۔
چوتھی گاڑی مین کونٹس وان برو کدرف معتمد پیشی شہنشہ بیگم تہین اور سیدھے بازو پر سر عسکر و سپہ سالار افواج عثمانیہ۔ سامنے ابراہیم بک متعلق صیغہ خارجیہ تھے۔
پانچوین گاڑی مین موسیو دو بلو وزیر خارجیہ جرمنی۔ سیدھے ہاتہ کو بیرونیس مارشل سفیر جرمن کی لیڈی اور سامنے غالب بک متعلق صیغہ خارجیہ تھے۔
چھٹی گاڑی مین کونٹس کلز۔ بائین بازو پر بیرن مارشل سفیر جرمنی متعینہ استنبول اور سامنے فریق احمد شاکر پاشا اڈیکانگ سلطان تھے
ساتوین گاڑی مین میڈم دو کرسدرف۔ بائین بازو پر عثمان غازی پاشا بہادر پلونا۔ اور سامنے حلمی بک متعلقہ وزیر خارجیہ تھے۔
آٹھوین گاڑی مین کونٹ اور لبنبورگ رئیس تشریفات شہنشاہ۔ جنرل ہانکی۔ سامنے تاجر پاشا اڈیکانگ سلطانی تھے۔
غرضکہ اسیطرح بہت سی گاڑیون مین طرفین کے اکثر اعلیٰ عہدہ دار سوار تھے۔ سلطانی فوج کے دستے یلدیز کوشک سے طولمہ باغچہ تک برابر دونون طرف راہ کے صف بستہ استادہ تھی۔ اور کئی جگہ بینڈ کے دستے موجود تھے۔ جب سواری بینڈ کے قریب پہنچتی تھی سلام حمیدی اور جرمنی ملاکر بینڈ مین بجاتے تھے
جامع حمیدی سے طولمہ باغچہ تک دو طرفہ ہزارون تماشائی کہڑے تھے۔ ایک طرف مردونکی جماعت تھی۔ اور دوسری جانب عورتونکے جہرمٹ تھے۔ اور سب کی زبانون پر چوق یشا کی صدائین تہین اس عظمت و شوکت کے ساتہ ساڑھے تین بجے سواری طولمہ باغچہ مین پہنچی۔ گارد آف آنر نے اور بینڈ نے

جو یہان موجود تہا سلامی دی۔ قیصر نے تھوڑی دیر استراحت کی۔ پہر امیر المومنین شہنشاہ بیگم کو ہمراہ لیے ہوے مع کل مہمانون کے ریفرشمنٹ (فواکہات) کے واسطے کہانے کے کمرے مین آئے۔ معمولی بینڈ خوش آہنگی سے برابر بجتا رہا۔ پانچ بجے شام کو ریفرشمنٹ کا جلسہ ختم ہوا۔ وہان سے سب آکر بڑے ہال مین جمع ہوئے۔ اسوقت قیصر اور امیر المومنین مین تہوڑی دیر تک تخلیہ ہوا۔ روانگی کا وقت قریب آچکا تہا سلطان دونون عظیم الشان مہمانون کے بیچ مین باتین کرتے ہوے بندرگاہ پر رونق افروز ہوے۔ پیچہے پیچہے کل اسٹاف تہا۔ فوج اور تماشائیون کی زبان سے یکبارگی جوق لیشا کی صدا بلند ہوئی۔ اور جرمنی بحری فوج نے اپنے جہازونکی چہتونپر صف بستہ ہوکر ہرے کے نعرے لگائے۔

گودی پر قیصر اور سلطان نے تہوڑی دیر توقف فرمایا۔ قیصر نے شاہزادگان سلطنت عثمانیہ کی ملاقات کی درخواست کی۔ عبدالقادر آفندی۔ احمد آفندی اور برہان الدین آفندی شہزادگان والاشان چندہی قدم کے فاصلے پر کہڑے تھے سلطان کے اشارہ سے حاضر ہوئے۔ قیصر نے اُنسے ہاتہ ملایا اور عبدالقادر آفندی اور احمد آفندی کے کاندہون پر قیصر نے اسطرح ہاتہ رکھے جیسے کوئی باپ اپنے پیارے بچے سے بوجہ فرط محبت متوجہ ہوتا ہی۔ پہر شہنشاہ بیگم سے شاہزادون نے ہاتہ ملایا اور برہان الدین آفندی کے رخسار و نیز مادر مشفقہ کی طرح بوسہ دیا۔

حضرت امیر المومنین جرمنی تمغہ لگائے ہوے تھے۔ اور قیصر تمغہ خاندان آل عثمان پہنے تھے۔ دونون سلاطین پر اس مجمع عظیم الشان کے سامنے کہڑے رہنے سے ایک عجیب محبت کا اثر پیدا ہوتا تھا۔ آخرش رخصت کا وقت آگیا قیصر سلطان المعظم کے ہاتہ مین ہاتہ دیے ہوے سلطانی کشتی مین سوار ہوئے۔ وداع کا لفظ قیصر کی زبان سے رُک رُک کر نکلنے لگا۔ اور اسوقت ٹوٹے ہوے لفظون مین اخلاص مندی۔ سچی محبت اور شکر گزاری کے جملے ادا کیے۔ اور قیصرہ کی آنکہون سے آنسو ٹپک پڑے

قیصر اور شہنشاہ بیگم نے فواد پاشا کو بھی اپنی کشتی مین بلا لیا۔ سلطان گودی پر کہڑے رہے اور قیصر کی کشتی ہوہین زولرن جہاز کی طرف روان ہوئی۔ روانگی کے ساتہ ہی ساحل سے سلامی کے فیر چلنے لگے اور بینڈ کی آواز فضاے آسمان مین گونجنے لگی۔ ہر طرف سے چوق یشا کا شور تہا۔ اس محبت اور خالص اظہار ہمدردی کے منظر کو دیکہتے ہوے شہنشاہ جہاز پر سوار ہوے۔ اسوقت عثمانی بیڑہ جہازات سے سلامی سر ہوئی اور اُسکے ساتہ ہی جرمنی جہازونسے بہی فیر ہونے لگے۔ جہاز کے اطراف مین دو ہزار کشتیونسے زیادہ تہین جنہین تماشائی کہچا کہچ بہرے ہوے تہے۔ پولس نے بندرگاہ سے جہاز تک شاہی کشتی کیواسطے راہ صاف کر رکھی تھی۔ کشتیونسے دونو طرف ایک ساحل بن گیا تہا۔ امیر المومنین گودی کے کنارے کہڑے ہوے تہے۔ اور قیصر اور شہنشاہ بیگم وداع اور سلام کے اشارے ہاتہون سے کرتے جاتے تہے۔

ساڑہے پانچ بجے شاہی جہاز نے لنگر اُٹہایا اور فوراً جرمنی جنگی جہاز سے تہا سلامی سر ہوئی اور اُسکے ساتہ ہی کل عثمانی اور جرمنی جنگی جہازونسے فیر ہونے لگے۔ ہوہین زولرن شاہی جہاز کے پیچہے ہوتا تہا اور اُسکے عقب مین سلطانی جہاز ازمیر تہا جنمین وہ عثمانیہ سردار تہے جو شام اور فلسطین کے سفر مین قیصر کے ہمرکاب رہینگے۔ اُن سردارون کے یہ نام ہین۔ شاکر پاشا۔ قابہو فرپاشا۔ احمد علی پاشا۔ توفیق پاشا۔ سفیر سلطانی متعینہ برلن۔ ابراہیم افندی متعلقہ صیغہ خارجیہ مصطفی ناطق بے۔ ذکائی بے۔ ثریا بے۔ جواد بے۔ رضا بے۔ محمد علی بے۔ عمر فائق بے۔ اسحاق بے۔ عبداللہ بے فواد بے۔ احمد شاکر بے۔ نجیب بے وغیرہ وغیرہ اور چند انگنیر ہمراہ ہین۔

سلطان المعظم کی قلعہ مبارک کو واپسی

غروب آفتاب سے آدہ گہنٹے بعد اپنے شاہانہ جلوس کے ساتہ محلسرا یلدیز کو واپس گیے۔ راہ مین ہزارون اشخاص صف بستہ کہڑے تہے اور دعا و ثنا کے ساتہ فرط شوق مین تالیان بجاتے تہے۔

گاڑی آہستہ آہستہ جاری تھی مشہور و معروف غازی عثمان پاشا اور صدر اعظم حضرت کے سامنے تھے اعلیحضرت دہنی اور بائین مجمع کا برابر سلام لیتی جاتے تھے۔ امیر المومنین نے اثنائے گفتگو مین غازی عثمان سے دعا و ثنا کی طریقہ کو پسند فرمایا مگر تالیان بجانے سے ناخوشی ظاہر کی اور ارشاد فرمایا۔ "اس قسم کے اظہار مسرت مین تالیان بجانا مشرقی اقوام کی عادت نہین بلکہ وہ اہل یورپ کے خصائص مین سے ہے۔ اور ہمین زیادہ مناسب یہی ہے کہ اپنے قومی آداب و اخلاق پر قائم رہین" خلافت پناہی کا یہ ارشاد پورا بھی نہوا تھا کہ تمام مجمع مین بجلی کی طرح دوڑ گیا۔ اور وہ اسطرح کہ غازی عثمان پاشا نے یہ الفاظ آہستہ سے ایک ایڈیکانگ سے جو جلوس کے ساتھ تھا کہدیے اور ایڈیکانگ نے افسران پولس کو ہدایت کر دی اُسیوقت تالیان موقوف ہوگئین اور دعاؤنکے شور سے زمین و آسمان گونج گیا۔

اس واقعہ سے خوب ثابت ہوگیا کہ کسی سلطنت کی اطاعت اور تابعداری محض دباغت اور سیاست سے رعایا کے دلون مین نہین پیدا ہو سکتی بلکہ اخلاق اور محبت سے پیدا ہوتی ہے۔

اسی اثنا مین ایک بوڑھا شخص مجمع مین سے نکلکر تیزی سے آگے بڑھا جس سے معلوم ہوتا تھا وہ سلطانی گاڑی تک پہنچنا چاہتا ہے اُسکے ہاتھ مین ایک عرضی بھی تھی۔ شاہی باڈی گارڈ نے اُسے روک لیا۔ مگر امیر المومنین نے اُسکے روکنے کی ممانعت کی۔ غریب بوڑھا دعائین دیتا ہوا آگے بڑھا اور گاڑی کو بوسہ دیکر عرضی پیش کی۔ غازی عثمان پاشا نے عرضی لے لی اور دعائین دیتا ہوا الٹ گیا۔ نہین معلوم عرضی پر کیا حکم ہوا۔

جب سواری شیخ ظافر افندی کے تکیہ پر پہنچی اعلیحضرت کی نظر نجابت مآب احمد آفندی شاہزادی پر پڑی وہ گھوڑے پر سوار جلو مین تھے۔ سلطانی گاڑی ٹھہری اور شاہزادی گھوڑے سے اُترکر گاڑی مین آئے سلطان نے اُنہین اپنے سیدھے ہاتھ کو بٹھایا۔ راہ مین بہت عمدہ روشنی کی تھی۔ کل مجمع نے اپنے

ہاتھون مین مہتابیان روشن کرلین تہین - اور ہر شخص کی زبانسے یہ دعا نکل رہی تھی کہ "اے خدا ئے لایزال تو اس سلطان کو قوم کی بہبودی اور ملت کی رفاہ اور فلاح کے لئے زندہ رکھہ اور تو خود اُسکا محافظ اور پاسبان رہ"

اِن دعاؤن کی بوچہار مین سواری معلی قصر خلافت مین داخل ہوئی -

ایام قیام قیصر مین قسطنطنیہ مین پولس کا انتظام

انارکسٹ یا یون کہئے کہ بدمعاشون کا گروہ ہمیشہ حکومتون مین انقلاب کی فکر مین رہا کرتا ہے - دارالاسلام قسطنطنیہ پر تو اب مدت سے بدمعاشون کا دانت ہے - مگر پولس نے بہی وہ اہتمام کیا کہ خدا کے فضل سے کوئی ہنگامہ نہ پیدا ہوا - جسقدر مشتبہ لوگ پائے گئے وہ سب گرفتار کرکے حراست مین رکھے گئے اور قیصر کی روانگی کے بعد اُنہین چھوڑ دیا - انتہا اس انتظام اور اہتمام کی یہ ہے کہ تمام شہر مین کسی عورت کو برقع پہنکر نکلنے کی اجازت نہتی اسلئے کہ کوئی بدمعاش اس پردہ مین کوئی فساد نہ برپا کردے - راتدن پولس تمام بندرگاہون - گلی کوچون - قہوہ خانون اور ہوٹلون مین سرگرم تلاش تھا اور نہایت احتیاط سے ہر شخص کی حالت کا موازنہ کرتا تہا - اللہ تعالی نے اپنے فضل وکرم سے سب طرح خیریت رکھی -

تصویر کشی کا اہتمام

حضور سلطان المعظم نے علی سامی بک پروفیسر نقشہ کشی کالج جنگی کو اس خدمت پر مامور کیا تہا کہ قیصر جن جن مقامات کی سیر کرین اُنکے نقشے لئے جائین - چنانچہ وہ استقبال کی جماعت کے ساتھ دردانیال کو بہی گئے اور وہان شہنشاہ کے ورود کے وقت جہاز کا فوٹو لیا اسیطرح زمانہ قیام قسطنطنیہ مین شہنشاہ جہان جہان تشریف لیگئے - اُن مقامات کے فوٹو اُتارے گئے - اور شام وفلسطین کے سفر مین بہی وہ شہنشاہ کے ساتھ رہینگے اور نقشے تیار کرینگے - حکم یہ ہے کہ ہر موقع کے نقشجات کے تین البم تیار

کئے جائین ایک سلطان المعظم اپنے پاس رکھینگے۔ اور دو البم شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم کی خدمت مین بھیجے جائین گے۔ ان البمون کے علاوہ تین البم اور تیار ہوئے ہین۔ ایک مین مکتب حربیہ کے طلبا کی جمناسٹک کی تصویرین ہین۔ دوسرے مین اُس بیڑہ جہازات سلطانی کی تصویرین ہین جو ہوہنزولرن کے ساتھ تھے۔ اور تیسرے مین باسفورس کے دلچسپ مناظر کے نقشے ہین۔

ایام قیام قسطنطنیہ مین فرانس کی نسبت قیصر کا اظہار راے

یہ وہ الفاظ ہین جو شہنشاہ کی زبان سے نکلے تھے۔

"فرانسیسی عجب لوگ ہین اُنسے فرداً فرداً ملو تو طبیعت کو نہایت ہی فرحت ہوتی ہے۔ لیکن اگر یکجا بہت سے جمع ہو جائین تو پھر اُنکی صحبت برداشت نہین کیجا سکتی۔ وہ یہ سمجھنے سے ابتک انکار کر رہی ہین کہ اگر ہم دونون (یعنی جرمن فرانس) متحد ہو جائین تو کُل دنیا ہماری ماتحت ہو سکتی ہے۔ خیر کچھ پروا نہین مین کبھی نہ کبھی ایک دن اُنہین بجبر اپنا دوست بنا لونگا۔"

باشندگان قسطنطنیہ کیجانب سے قیصر کی خدمت مین تحائف

اہل شہر نے اظہار اخلاص مندی و محبت کے طور پر شہنشاہ کی خدمت مین نقرہ گلدان میونسپل کمیٹی کی معرفت پیش کئے۔ قیصر نے اُنہین قبول کیا۔ اور اپنی طرف سے بطور یادگار ایک فوارہ وسط شہر مین بنانے کی تجویز کی اور خود اُسکا نقشہ بنا کر سلطان سے منظوری حاصل کی۔ یہ فوارہ گنبد دار عمارت ہوگی اور اُسکے گرد تماشائیوں کے واسطے سنگ مرمر کی نشستین بنینگی۔

قیصر کی عطیات بمقام قسطنطنیہ

قیصر نے اپنے قیام کے زمانہ مین چھ ہزار فرینک قسطنطنیہ کے فقرا کو تقسیم کئے۔ اور چالیس ہزار فرینک مختلف خیراتی کامون مین عطا ہوئے۔

سلطان کے تحائف کا تخمینہ

قیصر اور قیصرہ کو سلطان المعظم نے جو تحائف اور ہدیہ دیے ہین اُنکی قیمت کا اندازہ ایک لاکھ پونڈ کیا جاتا ہے۔ صرف ایک تلوار جو قیصر کو دی ہے اُسکی قیمت دس ہزار پونڈ ہے اور قیصرہ کو سالگرہ کے روز پندرہ ہزار پونڈ کا تاج مرصع دیا تہا۔

ایک رومی مچواکشتی اور چند نایاب درختون کے پودے جو سلطان نے دیے تھے وہ ہمبرگ کو روانہ کردیے گئے۔ سفیر جرمنی کو تمغۂ مجیدیہ مرصع بجواہر سلطان نے عطا کیا۔

بیرن وان بلو[1] جرمن امپیریل سکرٹری آف اسٹیٹ کو اول درجہ کا مجیدیہ تمغہ مرحمت ہوا۔

قیصر کا حیفہ مین داخلہ

ہوہن زولرن جہاز ۲۵ اکتوبر ۱۸۹۸ء کو دونکے ڈیڑھ بجے حیفہ مین نظر آیا۔ اُسکی اردلی مین دو ترکی اور دو جنگی جہاز تھے شاہی جہاز نے لنگر بھی نہین ڈالا تہا کہ قلعہ عکہ سے سلامی کی توپین چلنے لگین۔ جہاز نے جب لنگر ڈالا اُسیوقت قیصر نے اپنے داخلہ کی اطلاع بذریعہ تین تارونکے سلطان کو کی اور حضور سلطان نے بہی فوراً نہایت محبت کے الفاظ مین جواب دیا۔

شہر کی آراستگی اور اہتمام کا کوئی ٹھکانا نہتہا۔ جرمنی نوآبادونکے تمام مکانات پر ترکی اور جرمنی جھنڈیان لگی ہوی تہین۔ شہر کی حالت بالکل کسی بڑے تیوہار کی سی تھی۔ بندرگاہ پر عبداللہ پاشا اڈیکانگ سلطان اور دیگر ترکی افسرون نے استقبال کیا۔ ترکی افسرونسے قیصر شاہانہ اخلاق سے پیش آئے اُسیوقت قیصر نے کوہ کارمیل کی سیر کا ارادہ ظاہر کیا۔ اِسکی پہلے سے کوئی اطلاع نہتی مگر بہت جلد اہتمام کرلیا گیا اور ساحل پر گاڑیان تیار ہوکر آگئین۔ ساڑھے چار بجے قیصر اور قیصرہ گودی پر اُترے۔ سلطانی کیولری بینڈ نے جرمنی قومی راگ کی سلامی دی۔ اُنکے اُترنے کے ساتھ ہی عبداللہ پاشا نے آگے بڑھکر ناظم پاشا گورنر جنرل سوریا۔ رشید بے آفندی گورنر صوبہ بیروت۔ اور عسکری آفندی

[1] Von Bulow۔

قائمقام حیفہ وغیرہ کو قیصر کی خدمت مین پیش کیا۔ شکری آفندی سے قیصر نے فرمایا۔
"دگویہ تمہارا شہر چہوٹا ھے مگر ہے خوشنما" شکری آفندی نے فوراً فرنچ مین جواب دیا۔
"دبیشک وہ چہوٹا ہے مگر جبسے حضور والا مرتبت نے اُسکو اپنی تشریف آوری کا اعزاز بخشا ھے وہ
بزرگ مرتبہ ہوگیا ھے" ناظم پاشا۔ اور رشید بے نے عرض کی کہ سلطان نے ہمین حضور مین
حاضر رہنے کا حکم دیا ہے۔ شہنشاہ نے اسپر شکوری ظاہر کی۔ پہر ساحل پر گاڑی مین سوار ہوکر
کوہ کارمیل[۱] کو روانہ ہوے۔ ارطغرل فوج کا دستہ بطور باڈی گارڈ ساتہ تہا۔ پہاڑی پر تہوڑی دیر
دلچسپ مناظر کی سیر کی اور ناشتا بھی وہین کیا۔ سیر کرکے پہر لپٹ کر جہاز مین آگئے۔
رات کے کہانے مین ناظم پاشا عبداللہ پاشا۔ رشید بے آفندی اور موسیو شرودر کانسل
جنرل دولت جرمنی متعینہ شام مدعو تھے۔ رات کو تمام شہر مین بڑے تزک واحتشام سے روشنی
ہوئی۔ قیصر کے واسطے ایک نئی گودی بنائی گئی تھی اُسپر برقی روشنی کی دس لالٹینین روشن ہوئین
کہانے کے بعد قیصر نے عہدہ دارونکو حسب مراتب تمغے عطا فرمائے اور تارگہر کے کام کی
صفائی اور عجلت پر خوشنودی ظاہر کی رات کو جہاز ہی مین آرام کیا اور جسقدر یہانسے تار قیصر اور
اُنکے اسٹاف نے بہیجے تھے اُنکا صرف قیصر نے جیب خاص سے عنایت کیا۔
مشرقی ممالک مین حیفہ بہی بہت خوبصورت جگہ اور تجارت کو روز بہ ترقی ھے۔ اور اکری[۲] سے
جہان سنہ ۱۱۹۱ء مین بہت بڑی جنگ عیسائی اور مسلمانون سے ہوئی تہی ٹہیک جنوب کیطرف
واقع ہے۔ اکری عیسائیونکا آخری قلعہ تہا نپولین نے اسکا نام کلید شام رکہا تہا۔
اسکے دو حصے سمجہنے چاہئین۔ ایک وہ جسمین یہانکے اصلی باشندے آباد ہین۔ اور دوسرا وہ حصہ
جو جرمنی کے نوآبادون کا ہے۔ اصلی باشندونکی آبادی مین بجز بازار کی خوبصورتی کے

---

[۱] Carmel [۲] Acre

اور کوئی دلچسپ چیز نہین ہے۔ جرمنی نو آبادون نے یورپ کے قاعدے پر مکان بہت تکلف کے بناتے ہین اور وہی دولتمند ہین۔ کوہ کارمیل کے دامن مین دور تک انگور کے کھیت چلے گئے ہین اور زیتون کے باغ ہین۔ مگر وہ سب جرمینون کی ملکیت ہے۔ اسوقت قریب پانسو کے جرمنی یہان آباد ہین۔ جرمنی وائس کونسل ہیر کیلر[۱] خود نو آبادی کے کام مین بہت ہوشیار ہے۔

یہ شخص سنہ ۱۸۶۹ء مین یہان آیا اُسوقت انگور وغیرہ کچھ بھی یہان نہ تھے۔ اور کوہ کارمیل کی تمام آراضی بنجر پڑی تھی۔ اب خوب سرسبزی ہے۔ حیفہ سے نزاریتہ[۲] تک کی سڑک پہلے جرمینون نے ہی بنائی۔

زیتون کے باغات مین یہانکے درویشون کی بھی کچھ ملکیت ہے۔ درویشون کی خانقاہ کوہ کارمیل کی ایک شاخ پر ہے۔ اور یہ لوگ آٹھ سو برس سے یہان آباد ہین۔ یہان کی پیداوار کا زیادہ حصہ یورپ اور امریکہ کو جاتا ہے۔

جرمنی تو خوب عربی بولتے ہین بلکہ اسکولون مین عربی پڑھائی بھی جاتی ہے لیکن قدیمی باشندے ہنوز جرمنی زبان سے ناواقف ہین۔ جس روز کہ حیفہ دمشق ریلوی بن گئی اُس روز اس مقام کو بڑی ترقی ہو جائے گی۔ اسوقت صرف پانچ میل تک سڑک پوری ہو چکی ہے۔ اُسکا ٹھیکہ ایک انگریزی کمپنی مسٹر پلنگ[۳] کے پاس تھا مگر اب اُنکی میعاد ختم ہو گئی۔ اگرچہ بیروت سے دمشق تک ریل جاری ہے۔ مگر وہ لائن نہایت غیر آباد ملک مین ہو کر گذری ہے۔

۲۶ اکتوبر سنہ ۱۸۹۸ء حیفہ کے حالات

صبح کے سات بجے قیصر اور قیصرہ جہاز سے اُترے۔ ساحل پر حسب قاعدہ سلامی ہوئی حسب الحکم سلطانی چھ توپین عکہ سے سلامی کے واسطے آگئی تہین۔ ادہر سلامی ہوئی اُدہر عکہ سے فیر ہونے لگے

---

[۱] Herr Keller ۔ [۲] Nazareth ۔ [۳] Pilling ۔

پورے جلوس کے ساتھ دارالسفارت جرمنی کو پہلے سواری گئی وہان کئی اڈریس اور تحفہ وغیرہ
پیش ہوے اور قبول کئے گئے۔ وہانسے جرمنی شفاخانہ جرمنی کنیسہ انجیلہ اور جرمنی لڑکیونکا یتیم خانہ
جا کر ملاحظہ کیا۔

سفر فلسطین کی ابتدا

۲۶ اکتوبر کو آٹھہ بجے صبح سے فلسطین کا سفر شروع ہوا۔ راستہ مین ہر طرف آراستگی اور
اہتمام تہا۔ آدمی پر آدمی گرتا تہا۔ شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم گاڑی مین سوار ہوکر روانہ ہوے۔ آگے آگے
جلو مین پولس کا ایک دستہ تہا۔ اسکے بعد ارطغرل کی فوج سواران تیر انداز کا دستہ تہا اور
اسکے تہوڑے فاصلے پر سلطان کے چہہ اڈیکانگ۔ انکے پیچھے قیصر کے بارہ اڈیکانگ تھے۔ اسکے
بعد قیصر کی گاڑی تھی جسمین تین گہوڑے تھے۔ قیصر کی گاڑی کے پیچھے دو کوتل گاڑیان تہین ایک مین
چہہ اور ایک مین چار گہوڑے تھے۔ ان کوتل گاڑیون کے عقب مین شہنشاہ کا خاص باڈی گارڈ
زرق برق لباس پہنے اردلی مین تہا۔ باڈی گارڈ کے پیچھے فوج تیر انداز کا ایک دستہ اور اسکے
عقب مین قیصر اور سلطانی عہدہ دارونکی گاڑیان تہین انکے پیچھے فوج ارطغرل کا ایک دستہ اور
سب کے آخر مین ایک دستہ فوج ارطغرل کے تیر اندازونکا تہا۔

اس شان و شوکت سے روانہ ہوکر پہلی منزل مقام طنطورہ مین ہوی۔ یہان بڑے عالیشان خیمے
استراحت کے واسطے استادہ تھے۔

مقام طنطورہ کے حالات

دوپہر کا کہانا قیصر نے اسی مقام مین کہایا۔ کہانے کا اہتمام طامس کوک کمپنی کی معرفت ہوا تہا۔
کہانے کے بعد تہوڑی دیر آرام کیا۔ اور ڈیڑھ بجے دن کے یہانسے کوچ ہوا۔ راہ مین قیصر نے عتلیتہ
اور قیساریہ کے کہنڈر اور سٹے ملے آثار قدیمیہ ملاحظہ فرمائے۔ غروب آفتاب کے وقت لشکر

برج الخیل نامی مقام مین پہنچا اور شب کو کل لشکر نے یہین مقام کیا۔

آج ہی جبکہ شہنشاہ حیفہ سے روانہ ہوچکے تھے ازمیر نامی جہاز سلطان کی جانب سے پیشوائی کرنیوالی جماعت کو لئے ہوے ساڑھے نو بجے حیفہ مین داخل ہوا۔ شاکر پاشا نے جہاز سے اُتر کر بارگاہ معلی مین تار دیا وہان سے حکم ہوا کہ شاکر پاشا شہنشاہ کے پیچھے پیچھے روانہ ہون اور جسقدر جلد ممکن ہو قیصر سے ملین۔ باقی جماعت کے واسطے حکم ہوا کہ سب ازمیر پر سوار ہوکر سیدھے یافا کو چلے جائین اور وہان قیصر کا انتظار کرین۔

۲۷ اکتوبر برج الخیل سے روانگی

یہان سے صبح کے چھ بجے سفر شروع ہوا۔ اور پہلے جلوس کے ساتھ روانگی ہوی شہنشاہ خود گھوڑے پر سوار تھے۔ کونٹ[۱] یولین برگ اور ہیر وان[۲] ویڈل افسر اعلی مصارف خانگی ہمرکاب تھے۔ قیصرہ اور اسٹاف کی عورتین گاڑیون مین تہین۔ یہ تمام راہ شارن[۳] کے میدان مین طے کرنی پڑی۔ زمین نہایت خشک اور ریتیلی تھی۔ سڑک کی ناہمواری سے گاڑیان بار بار ٹوٹتی تہین۔ چند گز نہ چلنے پاتے تھے کہ ٹھہرنا پڑتا تھا راہ کی صعوبت سے سلطانی فوج کے چار گھوڑے مر بھی گئے۔

کفرسابا مین پہنچکر قیصر نے دوپہر کا کھانا کھایا۔ اور تھوڑی دیر کے بعد قیصرہ کے ساتھ گاڑی مین سوار ہوکر روانہ ہوے۔

اسی راہ مین ارسوف[۴] کا میدان ہے جہان ۱۱۹۱ء مین ریچرڈ شیر دل اور مسلمانون مین جنگ ہوی تھی قیصر نے اس مقام کو بہت دیر تک ملاحظہ کیا۔ راہ مین رعایا کے بڑے بڑے گروہ جمع ہو ہوکر قیصر کو دیکھنے آتے تھے اور دعائین دیتے تھے۔ بدوونکے بہت پڑاو دیکھے گئے۔ ایک کنوین پر چار بدو اپنے کاندھون پر مشکیزے لئے ہوے تمام لشکر کے پیاسونکو مفت پانی پلاتے پھرتے تھے۔ یہ وہی

[۱] Eulenburg [۲] Herr Von Wedle [۳] Sharon [۴] Arsuf

سلوک ہی جسکی نبیؐ آخرالزمان نے اپنی اُمت کو تعلیم فرمائی ھے -

نہر ہدار پر بڑی آراستگی کی گئی تھی یہان شہنشاہ نے تین گھنٹے قیام کیا - شام کو پانچ بجے کے قریب اڈونس گارڈ کشن چشمہ کے کنارے پہنچا - اس چشمہ پر چکی چلتی ہے - جرمنی نو آبادون نے یہان بہت خوبصورت منڈوا بنایا تہا اور بہت دلفریب آرائش کی تھی - یہ بھی تمام راہ شاندار کے میدان مین ہے -

کشن چشمہ سے تین میل آگے بڑہکر آہنی پل پر سے عبور ہوا - خاص قیصر کے واسطے یہ آہنی پل سلطان نے تیار کرایا ہے - آفتاب غروب ہو رہا تہا کہ یافہ مین داخل ہوئے -

یافہ مین قیصر کا داخلہ

بہ نسبت حیفہ کے یہان بہت بڑی آراستگی اور آئین بندی کی تھی - پانچسو گز کی لمبی سڑک پر دونون طرف سدابہار اور پہلدار درخت لگا کر بالکل محراب کی شکل کر دی تھی - اُسکے وسط مین ایک بڑے سائبان کے نیچے نو آباد جرمنی رعایا استقبال کے واسطے جمع تھی - پاشا کہ پاشا رادہ ہی مین قیصر کے ساتہ ہولئے تھے باقی ارکانِ دولت نے مثل توفیق پاشا - قاسم فخر پاشا - احمد علی پاشا وغیرہ پورے شاہی طریقے سے استقبال کی رسم ادا کی - جب جرمنیونکے سائبان پر شاہی گاڑی پہنچی - سواری رکی اور یافا کی بندرگاہ سے سلامی کے فیر سر ہونے لگے - جرمنیون نے ایک مختصر سا اڈریس پیش کیا - یہانسے سواری تمن ٹیر بازار مین ہوتی ہوئی جرمنی باشندونکے محلہ مین گئی - سڑکون پر بیحساب مجمع تہا اور مکانات کی چھتین بہری ہوئی تہین - جابجا عثمانی اور جرمنی نشان نصب تھے - اور تمام رعایا خوشی کے مارے نعرے لگاتی تہی - جرمنی عورتون نے جرمنی نشان کی تقلید مین تین رنگ کا لباس پہنا تہا - جرمنی محلہ کے خاتمے سے سواری پلٹ کر شہر کی اور سڑکون کی سیر کرتی ہوئی

ڈیو پارک ہوٹل مین پہنچے - اس لیئے اسی ہوٹل مین قیام شاہی تجویز ہوا تہا۔ شہنشاہ نے ہوٹل کے
باغ مین تہوڑی دیر تک ہواخوری کی اور وہین سے شہر کی روشنی کا ملاحظہ فرمایا -
روشنی کا بہت ہی خوب منظر تہا مجلس بلدیہ (مینونسپلٹی) کے مکان پر بجلی کی روشنی لگائی گئی تہی
ہر شخص نے اپنے اپنے مکانون کی زینت مین بیحد مبالغہ کیا تہا -
سلطان المعظم نے ایک تار کے ذریعے سے کل کی شدّت گرمی کیوجہ سے قیصر کی مزاج پرسی فرمائی
قیصر نے بہی اُسکے جواب مین شکریہ بذریعہ تار ادا کیا -

۲۸ اکتوبر سنہ ۱۸۹۸ء یافہ سے روانگی

آج قیصر نے حضور سلطانی مین اس مضمون کا تار روانہ کیا -
دریافہ مین میرا استقبال سرکار اور رعایا کی جانب سے نہایت عمدگی سے ہوا - رات کی روشنی اور
آرائش نہایت عمدہ تہی - خصوصاً مجلس بلدیہ (مینونسپلٹی) کی عمارت پر بجلی کی روشنی
نہایت نادر طرز پر ہوی - لہذا مین حضور کا شکریہ ادا کرتا ہون ‘‘
آٹھ بجے صبح شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم دونون گہوڑون پر سوار ہوکر قدیمی جلوس کے ساتھ بیت المقدس کو
روانہ ہوئے - سلطانی پیشوائی کی جماعت سب یافہ سے ساتھ ہولی - صبح کا کہانا لاترون مین کہایا - چونکہ گرمی
کی شدّت تہی اس لیئے لاترون ہی مین قیام کر دیا - اور رات کو بہی اسی مقام پر ٹہرے رہے -

۲۹ اکتوبر سنہ ۱۸۹۸ء بیت المقدس کے حالات

سلطان المعظم نے اپنے مہمان کے واسطے ہر جگہ ایک مہینہ پہلے سے تیاریان جاری کر دی تہین -
بندرگاہ یافہ سے بیت المقدس تک ۴۳ میل کا فاصلہ ہے - گہوڑا گاڑی مین پندرہ گہنٹہ مین
یہ سفر پورا ہوتا ہے - راہ مین تین چوکیون پر گہنٹہ گہنٹہ بہر ٹہرنا پڑتا ہے - لیکن یہ سڑک نہایت خراب

ا - Du Parc

حالت مین تہی۔ اِس لئے کہ سات سو برس سے کوئی شہنشاہ یہان نہین آیا البتہ شاہزادے بہت سے آئے۔ چنانچہ ۱۸۶۹ء مین پرنس فریڈرک ولیم شاہزادہ پروشیا یہان آئے اور اسوقت یافہ سے بیت المقدس تک سڑک درست ہوئی تہی یا اب ہوئی۔ یہی حالت شہر کی گلی کوچون کی تصور کرنا چاہئے۔ مگر سلطان نے پہلے سے یافہ سے بیت المقدس تک سڑک درست کرا رکہی۔ کئی انجنیر اور اورسیر اس خدمت پر مامور تھے۔ طلوع آفتاب کے وقت سے غروب تک ہزارون مزدور اس سڑک پر کام کرتا تہا۔ بہت اُونٹ اور خچر مقرر تھے جن پر دوسرے مقامات سے پتہر لاکر سڑک کا نشیب و فراز درست کیا جاتا تہا۔

شہر قدس کی فصیل کے باہر اور اندر نہایت اہتمام سے صفائی ہوئی اور عمارتون مین اصلاحین اور ترمیمین کی گئین۔ چارونطرف پہریرے اور جہنڈیان نصب ہوئین اور موقع موقع سے محرابین اور برج بنے۔ کل راہونکی اندرون شہر ہمواری ہوئی۔ مکانون پر سفیدی کی گئی اور برجون پر علم نصب ہوئے میونسپلٹی نے خاص توجہ سے کام کیا۔ جن راہون مین سوار اور پیادہ کو چلنا مشکل تہا وہان اب دو اسپہ گاڑی دوڑاتے پہرو۔

ان اصلاحون کی وجہ سے شہر ایک نئی دولہن کی طرح معلوم ہونے لگا۔ اِن تیاریونکو دیکھکر اطراف و جوانب کے سوداگر اور بیوپاری بہت سامال اور میوے بہر کر شہر مین لے آئے۔ ایک ماہ پہلے سے تمام ہوٹل سیاحون نے کرایہ کر لئے تھے۔ تجارت کی کثرت اور سیاحون کی شدت سے بیت المقدس کی کچہ اور ہی شان نظر آتی تہی۔

۲۹ تاریخ کو صبح سے تمام گلی کوچون اور شاہراہون مین مخلوق جمع تہی۔ مکانون کی چہتین انبوہ سے پہٹی پڑتی تہین اور سب مشتاقانہ نظرون سے قیصر کے منتظر تھے۔ گیارہ بجے کے قریب شاہی جلوس نظر آنے لگا۔ آگے آگے چہہ افسر گہوڑون پر سوار تھے۔ اُنکے بعد سفیران سلطنت غیر کی گاڑی آئی۔

اسکے عقب مین خود شہنشاہ گھوڑے پر سوار نمودار ہوے - انکے آگے آگے بگل نواز تھے -
قیصر گرم موسم کے مناسب پورا یونیفارم پہنے تھے - سینہ پر بیشمار تمغے چمک رہے تھے - اور اوپر سے
نرائین کی قطع کی ایک ریشمین عبا پہنے تھے - قیصر کے بعد اسی طرح کے لباس مین انکا اسٹاف آیا شہنشاہ بیگم
اور انکا اسٹاف گارڈ مین تہا - شہنشاہ سیدھے اپنے کمپ مین تشریف لے گئے اور اپنے خاص خیمہ پر
ٹھیک گیارہ بجے دن کے اُترے - سلطانی باڑیونسے دھوان دہار سلامی ہونے لگی اور تمام شہر کو
گویا ان توپون کی آواز سے ایک حرکت پیدا ہو گئی - ہر شخص بے سر و پا کمپ کی طرف بھاگنے لگا
یہ معلوم ہوتا تہا کہ انسانی سمندر کی موجین ہین جو قدس کی پہاڑیونسے ٹکرا ٹکرا کر پلٹتی ہین -

بیت المقدس مین قیصر کا کمپ

بیت المقدس کے سفر کا اہتمام طامس کوک کمپنی کے متعلق تہا - اس لشکر مین ۱۲۰ خیمے سونے کے
چھ سیلون خیمے اور چھ باورچیخانہ کے خیمے تھے - خیمونکی ترتیب اور کمپ کی درستی مین بالکل شہر کے
موافق ترتیب رکھی تھی - گلی کوچے سب بنائے تھے - ایک سو بیس شاہ کے خدمتی ہین اور آٹھ سو خچر
باربرداری کے - غرض بہمہ وجوہ اس کمپ مین دو ہزار آدمیونکی جمعیت تھی - قیصر کا خیمہ نہایت ہی
عالیشان ہی - اسکی بلندی - خوشنمائی اور سجاوٹ مین کوئی اعلی سے اعلی درجہ کی عمارت برابری نہین
کرسکتی - خیمے کے اندر مشرقی اور مغربی دونون طرح کا نہایت بیش قیمت فرنیچر تہا - خیمے کے اوپر ارغوانی
ریشم ہی اور اندر باہر اطلس چڑھا ہوا ہی بیچ کے ستون پر سونے کا ایک تاج اور قبہ ہے - باقی
ستونونکے اوپر صرف سنہری کلس ہین - شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم اس خیمے مین فروکش ہوے اور
کہانا کہا کر آرام کیا -

کنیسۃ القیامہ مین قیصر کی تشریف آوری

سپہر کو شہنشاہ نے کنیسۃ القیامہ کی زیارت کا بندوبست کیا - سوا تین بجے تیاری کا بگل ہوا - اور اس

تیاری کی خبر مقناطیسی اثر کیطرح شہر کے ایک گوشہ سے دوسرے گوشہ تک پہنچ گئی۔ تمام شہر مین ہل چل پڑگئی۔ لوگ زرق برق لباس سے آراستہ ہوکر سیر کو نکل کھڑے ہوئے۔ چار بجے کے قریب جلوس کی تیاری ہونے لگی کل عہدہ داران سلطانی فل ڈریس مین حاضر تھے۔ چار بجے سوا چار بجے باب الیافہ سے داخل شہر ہوئی۔ اس دروازہ سے کنیسۃ القیامہ تک سڑک پر گویا پہولون کے انبار تھے۔ راستہ مین فوجین صف بستہ کھڑی تہین اور جا بجا بینڈ کے دستے سریلے نغمون مین خوش آمدید کا ترانہ بجا رہے تھے۔ اس راہ کی اوپر کی تمام کھلی چھتین آدمیون سے پٹی ہوئی تہین۔ نیچے کے درجون مین عورتین اور بچے کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے۔ اُنکے مختلف الالوان لباس اور پاکیزہ صورتون پر سورج کی شعاعون سے ایک عجیب دلفریب حالت پیدا ہوتی تھی۔

یہودیون نے بھی سلطان کی اظہار اطاعت و فرمانبرداری کے لئے اپنے مذہب اور اعتقاد کے خلاف فصیل سے کے دوسرے قلعہ کے پاس نہایت عمدہ دروازہ بنایا تہا اُسپر نہایت زرق برق پردے لگائے تھے۔ اور زرین حروف مین حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ فرزندونکے نام لکھکر لگائے اور ایک تاج کی شکل بناکر بیل بوٹے مرصع بنائے تھے اور جواہر سے شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم کا نام لکھا تہا۔ تمام دروازہ خوشبو کے پہولون سے بنایا تہا اور اگر عود۔ عنبر اور عطریات سے معطر کیا تہا۔

دوسرا عالیشان دروازہ میونسپلٹی نے بنایا تہا۔ اس کو مصنوعی دروازہ کہنا نہین چاہئے بلکہ وہ خود ایک مستقل نہایت عمدہ اور مستحکم عمارت تھی۔ اور بہت خوشنما مشرقی کام اُسپر بنایا تہا۔ تیسرا ایک اور دروازہ تہا جسپر مغربی طور کا کام تہا۔ غرضکہ اسطرح کی گلکاریون اور زینت سے تمام شہر ایک تختۂ چمن بن گیا۔ اور سب خوبیون کا ناظم پاشا کے سر سہرا ہے۔ کیونکہ وہی اس اہتمام کے ذمہ دار تھے

شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم ان تمام آرائشون کو دیکھتے ہوئے اور رعایائے عثمانی کی دعاؤنکے شور سُنتے

ہوے باب الخلیل تک پہنچے وہانسے کنیستہ القیامہ تک خرامان خرامان پیدل تشریف لے گئے دروازہ کے پاس لوونیکوس بیانی بطریق جماعت لاطینی نے استقبال کیا۔ اور شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم کو لیجاکر کنیستہ السلاطین کے تمام آثار مقدسہ اور تبرکات کی زیارت کرائی۔ وہانسے قیصر اور قیصرہ مقام الغسلین گئے وہان آرٹین بطریق فرقہ ارمن نے استقبال کیا۔ وہانسے کنیسہ مار یعقوب مین (ارمنی گرجا کا نام) جاکر زیارات کین۔ اسکے بعد شہنشاہ قبر مقدس پر آئے یہان نیافی بطریق لاطینی نے ایک مذہبی تقریر اس طرح کی۔

بطریق نیافی کی تقریر

"وہ عبادت جسکو آپ دونون (شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم) اب یسوع مسیح کی قبر کے روبرو ادا کر رہی ہین ایک نہایت مقدس عبادت ہوگی جو تمام عالم کو حیرت مین ڈالے گی۔ اور اس عبادت سے ہمارے زمانہ مین جسمین دین کو نہایت سخت صدمے پہنچے ہین مذہبی پابندیونسے نہایت بے پروائی کیجارہی ہے اور اسمین بالکل فتور آگیا ہے۔ کل مذہبی حسنات اور خیالات افسوسناک انحطاط پر پہنچ گئی ہین آپ دونونکے مذہبی اعتقادات کا گہرا عمق ساری دنیا کے روبرو ظاہر ہوجائیگا۔ پس آپ دونونکا یہ نیک کام ایک عمدہ مثال ہوگا۔ اور اس سے ایک عمدہ اور اچھا اثر جو مسیحی نام کو زندہ کردے تمام دنیا مین پیدا ہوجائیگا۔ اور بے شبہ خدائے رحیم ضرور آپ دونونکو اس عبادت کی جزائے خیر عطا فرمائیگا۔ آپ دونون پر اسکی جانب سے پاک اور مقدس برکتین نازل ہونگی۔ ہم تمام دین مسیحی کے خدام اللہ تعالی کی بارگاہ مین نہایت خشوع اور خضوع کے ساتہ یہ دعا کرنے سے باز نہین آسکتی کہ خدا آپ دونونکا حافظ اور ناصر رہے۔ اور ایک عمر طویل آپ دونون کو عطا کرے۔ اور خوش آیند اور مبارک زندگی سے آپ دونون بسر کرین"۔

قبر مقدس کے پاس بطریق دمیانوس پیشوائے روم آرتہوڈکس نے استقبال کیا اور اسکے ساتہ کنیستہ الصفت

دنیا کی زیارت کی اور آثار و تبرکات ملاحظہ کئے - باقی اور مقامات کنیستہ القیامہ کی مثل عمود الجلد جلجلہ وغیرہ کی زیارت کے بعد اُسی جلوس اور اہتمام کے ساتھ قیصر دارالسفارت جرمنی کو تشریف لیگئے دارالسفارت مین مختلف اقوام عیسائیون کے بشپ اور دول یورپ کے کونسل وغیرہ باریاب ہوئے شہنشاہ نے ہر ایک کے ساتھ اپنی عادت کے موافق نہایت تپاک اور گرمجوشی کا اظہار کیا - رات کو جنرل کونسل جرمنی نے شہنشاہ کی دعوت کی - تمام شہر مین روشنی ہوئی - کل شہر دریاے نور معلوم ہوتا تہا کہانے کے بعد ارض مقدس کی زیارت کی یادگار مین شہنشاہ نے اپنے مقتدر مصاحبونکو تمغے عطا کئے آج دن مین یونانی بطریق اعظم دیمنیامس حاضر ہوا اور شہنشاہ کو کچھ تبرکات نذر کئے -

۳۰ اکتوبر سنہ ۱۸۹۸ء بیت المقدس

آج اتوار کا دن ہے - صبح کو شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم پورے جلوس کے ساتھ بیت اللحم مین گئی معمولی قاعدے سے ہر جگہ بطریق اور بشپ استقبال کو موجود تھے - سات بجے قیصرہ نے قیصر کے سامنے بیت اللحم مین تاک انگور کے قریب ایک یتیم خانہ کا افتتاح کیا - اور اونچلکل گرجا مین شکریہ کی نماز پڑہی - پہر حضرت عیسی علیہ السلام کی ولادت گاہ (چرچ آف نیٹی وٹی) کی زیارت کی اور تہوڑی دیر وہان ٹہرے رہی - اہل عرب اسجگہ کو کنیستہ المہد کہتے ہین - بیت اللحم کی زیارت سے فارغ ہوکر ٹیمپل کو گئے اور وہانسے پول آف بتہسڈا[1] کی زیارت کے بعد یروسلم کے نیچے نیچے باب الیافہ کی طرف سے کمپ کو چلے گئے چار بجے دنکے پہر سواری جبل زیتون (آلیوز) کی سیر کے واسطے تیاری ہوئی - پہاڑ پر خاص قیصر کے واسطے ایک جدید سڑک سلطان نے تیار کرائی ہے - اسی سڑک سے سواری چلی - جبل زیتون پر روسی گرجا (کنیستہ مسکوبیہ) مین داخل ہوئی - قیصر کا ذاتی بحری بینڈ موجود تہا - وہان نماز پڑہی - خطبہ شہنشاہ کے ایک ہمراہی اسقف نے پڑہا - نماز کے بعد قیصر مع اپنے اسٹاف کے اُس حصار مین داخل ہوے جو از روے

[1] Pol of Beathesda

روایات قدیمہ وہ مقام ہے جہان سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر تشریف لے گئے ہین
بعض اُسے گیتھسمین[1] کا باغ کہتے ہین۔ اس پہاڑ پر سے شہنشاہ نے بحر الکاہل (ڈیڈسی) میدان
اریحا (جریکو) اور وادی اردن (جارڈن) کی خوب سیر کی۔ جسوقت وہانسے واپس آئے روسی
گرجانے گھنٹہ بجایا۔ واخلہ کے وقت بھی اسیطرح گھنٹہ بجا تھا۔ واپسی مین شہنشاہ نے انگریزی گرجا
کنیسہ اسٹیٹ جادرفیوس کی زیارت کی۔ یہ کنیسہ حال ہی مین تیار ہوا ہے۔ اور ایک انگلش لیڈی
کی فیاضی سے اُسے ظروف ملگئے ہین۔ دو ہفتہ پیشتر مقام سالسبری کے رئیس الاساقفہ نے انگلینڈ
آکر رسم افتتاح ادا کی تھی۔ شام کے چھہ بجے شاہی سواری کیمپ مین داخل ہوی۔

۳۱ اکتوبر ۱۸۹۸ء بیت المقدس

جرمنی کنیسۃ المخلص کا افتتاح

آج جرمنی پروٹسٹنٹ نئی گرجا کے افتتاح کا دن ہے جسکے واسطے قیصر نے اسقدر دور و دراز سفر کو
گوارا کیا ہے۔ صبح سے تمام شہر مین گرجا کی تیاریان ہونے لگین قیصر کے آنے کا وقت آٹھہ بجے کا مقرر ہوا تھا
آٹھہ بجے سے تمام لوگ جو اس رسم مین مدعو تھے آنے لگے۔ اس جلسہ مین ہر قوم۔ ہر ملت اور
ہر مذہب کے آدمی جمع تھے۔ یہ گرجا بہت روز و نسے بن رہا تھا۔ کل مصالح بیت المقدس کے نواح سے
لیا گیا ہے۔ عمارت گاتھہ طرز کی ہے وسط گرجا مین گاتھک طرز کی نہایت نازک محرابین چھہ پیل پایونپر
قائم ہین۔ اسکے اُوپر کا گنبد تمام بیت المقدس مین سب سے بلند ہے۔ اور خاص گرجا کی داخلی کا دروازہ
مغرب کی طرف ہے۔ عمارت بہت وسیع اور نہایت شاندار اور خوبصورت ہے۔

وقت مقررہ پر شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم کی سواری کیمپ سے چلی۔ نو بجے گرجا کا مغربی دروازہ کھلا۔ اور
جن لوگونکے پاس دعوتی کارڈ تھے وہ آکر اپنے اپنے مقامات پر بیٹھ گئے۔ ابھی اچھی طرح لوگ بیٹھنے نہ پائے تھے

[1] Gethsmane

کا مشرقی دروازہ کھلا۔ اور تمام مشنوں کے اسقف اور بشپ مذہبی لباس میں داخل ہوئے۔ اُنکے پیچھے پیچھے قیصر اور قیصرہ کی سواری بھی آگئی۔ اور سب آدمی خاموش بیٹھ گئے۔

قیصرہ کے قریب ہی ایک ڈنیش سردار تصویر نما طور پر کھڑا تھا اور اُسکے قریب ایک پادری صلیب لیئے ہوئے تھا۔ شہنشاہ کے سامنے ایک نائٹ (سردار) سیاہ لباس میں لپٹا ہوا کھڑا تھا۔ اور سیاہ لباس پر مالٹا کی صلیبیں بنی ہوئی تھیں۔ پاس ہی ایک ہوزار رسالہ کا سردار چمکدار نیلا پٹکا باندھے اور کمر میں استراخانی تلوار لگائے کھڑا تھا۔ اصطباغ کا حوض بائیں جانب تھا اور گرد میں سردار کورٹ افیسر ایلچی۔ اور معززین کچھ کھڑے اور کچھ بیٹھے تھے۔ قربان گاہ کی سیڑھیوں کے سایہ میں ڈاکٹر ہوپ اور چند دیگر پادری نماز کے خیال میں مستغرق بیٹھے تھے۔

تھوڑی دیر تک چاروں طرف خاموشی سے ایک سناٹا سا رہا۔ مگر اس سکوت کو جرمنی بینڈ نے توڑا۔ بینڈ نے نہایت سُریلی صداؤں میں ایک جرمنی گیت شروع کیا جسکا یہ مطلب ہے۔ کہ تھنیت ایک استوار برج ہے۔ گرجے کی چھائی ہوئی خاموشی میں یہ سُریلی دلکش صدا بہت ہی لطف دے رہی تھی جب بینڈ نے اس گیت کا دوسرا حصہ شروع کیا اُسوقت گرجا کے پیانو نے بھی ساتھ دیا۔ اُسوقت کی مسرت بیان سے باہر ہے۔ تیسرے حصے پر گیت کے بینڈ زور سے بجنے لگا اور اُسکے ساتھ ساتھ پیانو کی بھی دھیمی آوازیں آتی تھیں۔ اِن آوازوں سے آخر گرجا گونج اُٹھا۔ راگ کے ختم پر ڈاکٹر ڈرے منڈر[1] نے اڈریس پڑھا اور شہنشاہ کے ساتھ ہی اسقف اعظم لارڈ بشپ نے رسم افتتاح کی ابتدا کی۔ پہلے دعا مانگنی شروع کی۔ اُسکے ساتھ ہی شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم اُٹھ کھڑے ہوئے اور بھی سب حاضرین کھڑے ہو گئے۔ اور سب نے اسقف اعظم کے ساتھ دعا مانگی۔

دعا کے ختم پر اسقف اعظم نے مذہبی وعظ کہا جو فوائد روحانی اور خیالات مذہبی سے پُر تھا۔ وعظ کے

---

[1] Drymander

ختم پر پاتو پھر بجنے لگا - اسکے بعد شہنشاہ کے ساتھی ایک اسقف نے ایک دوسرا مذہبی خطبہ پڑہا - اور نماز پڑہائی - نماز کے بعد لیکٹرن (ایک قسم کی ڈیسک جو گرجون مین ہوتی ہے) نیلی مخمل کے غلاف سے ڈہکی ہوئی جسکے غلاف پر زردوزی کام تھا اور ایک راہب سکوخرمے اور فاختہ کا قربان گاہ کی پہلے زینہ پر رکھا گیا - شہنشاہ اور قیصر کے واسطے ممبر کے سامنے نہایت بیش قیمت ایرانی قالین پر کرسیان بچھادی تہین اور گھٹنے ٹیکنے واسطے ایک ارغوانی مخمل کی نادر جانماز بچھی ہوئی تھی - اسکے بعد شہنشاہ کرسی پر سے اُٹھے اور قربان گاہ پر چڑھ کر تھوڑی دیر تک دعا کے واسطے گھٹنے ٹیکے - پھر لیکٹرن کے پاس پلٹ آئے - پھر شہنشاہ بیگم بھی اُٹھکر قریب کھڑی ہوگئین -

آج شہنشاہ آہنی بکتر مع کالر کے پہنے تھے - سیاہ عقاب کا پٹکہ (ساش) گلے مین تہا - قیصرہ کی ٹوپی پر شتر مُرغ کے پر لگے تھے - اور گلے مین نہایت نازک زرد رنگ کا پٹکہ (ساش) تہا اور اُسپر ایک سُرخ تمغہ دمک رہا تہا - قیصرہ کے عقب مین تین عورتین تہین -

نماز سے فارغ ہوکر اسقف اعظم نے اُٹھکر حاضرین جلسہ کو دعا دی اور اسپر رسم افتتاح کا خاتمہ ہوگیا - پھر شہنشاہ اُٹھے اور جرمنی زبان مین اسپیچ کہی جسکا یہ خلاصہ ہے -

قیصر کی اسپیچ چرچ آف ریڈیمپر (کنیسۃ المخلص)

"میرا ارض مقدس اور خصوصاً بیت المقدس کی زیارت کو آنا کسی پولیٹکل غرض سے نتہا بلکہ میری غرض و غایت یہی تھی کہ میرے قدم اُس پاک زمین مین آئین جسکو ہمارے سردار اور ہمارے یسوع مسیح نے اُنیس سَو ۱۹۰۰ سال پیشتر اپنے قدم رکھنے سے مشرف کیا - اور ایک خاص طور پر مین اس مقدس شہر کی زیارت کا جسمین یسوع مسیح نے انتقال کیا اور جہانسے وہ آسمان پر گئے مشتاق رہا کرتا تہا ہمپر واجب ہے کہ اصلی اور حقیقی دین مسیحی کو تمام دنیا مین مشتہر کردین تاکہ وہ ایک بہت ہی اونچے مینار کی روشنی کی طرح ہر مقام اور ہر زمانہ کو منور کرے - یہ مناسب نہین کہ ہم اس نور کو چھپائین جسکی خود

طبیعت مین روشنی ہے - یہی خیال میرے والد ماجد اور جد امجد کے دل مین تہا - اور اسی خیال نے انکو ان مقدس مقامات خصوصًا بیت المقدس کی زیارت کی ترغیب دلائی تھی اور انکا خیال تھا کہ اس شہر مین ایک مسیحی پراٹسٹنٹ گرجے کی بنیاد ڈالین - چنانچہ اُنھون نے اُسکی بنیاد رکھی اور میرا کام یہی باقی رہا کہ اُس مبارک کام کو جسکا پورا کیا جانا میرے سپرد ہوا تہا اور جو ایک لازمی اور واجبی امر تہا اور جس سے گریز نہین ہو سکتی پورا کردن - مین ہمیشہ دین برحق اور ان صحیح اعتقادات کا جو مجھے میرے آباواجداد سے ملے ہین محافظ رہونگا - میرا ایمان سردار مسیح کر ساتھ ازلی مستحکم چٹان پر ثابت ہے، اور مین ہمیشہ یسوع مسیح کے ساتھ ایمان حقیقی پر جسطرح کہ وہ انجیل مقدس مین مذکور ہے اور جس کلمہ پر میری سلطنت کی بنیاد رکھی گئی ہے متمسک رہونگا - خدا کے نام کی عزت اور کلیسا کی بہبودی کے لئے میری کوشش کامل طور سے مبذول ہونگی -"

اسپیچ کر ختم پر بڑے زور و شور سے چیرز ہوے اور شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم وہانسے باب الخلیل تک پیدل آئے اور گاڑی پر سوار ہوکر کیمپ کو تشریف لے گئے - قیصر کی آواز بہت صاف ہے اور خوب صاف تقریر کرتے ہین - مگر تلفظ مین اسطرح کی سختی ہے جیسی کہ فوجی افسرونکے تلفظ مین ہوا کرتی ہے - اسی گرجا مین ڈاکٹر بوس[۱] وزیر صیغہ مذہبی روس نے ایک اڈریس پڑھا - قیصر نے اُسکے الفاظ وفاداری کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ سبکو چاہئے کہ اپنی سچائی اور صداقت سے اپنے مذہب کو تقویت دین اور خدا اسوقت کی نماز مین برکت دے -

مقبرۂ داؤد علیہ السلام کی زیارت

آج دن کے تین بجے قیصر نے حضرت داؤد علیہ السلام کے مقبرہ کی زیارت کی - یہ وہ مقام ہے کہ جہان سوا مسلمانون کے کوئی غیر مذہب کا آدمی عرصہ سے نہین جاسکتا تہا - مزار کی زیارت کی قیصر نے

---

[۱] Bosse

شیخ کمال الدین آفندی ناظر اوقاف سے پہلے سے اجازت حاصل کر لی تھی۔ جسوقت صحن مزار مین داخل ہوئے کمال الدین آفندی نے کہا تمسے پہلے اس مکان مین کوئی بادشاہ کبھی نہین داخل ہوا اگر تم امیر المومنین کے دوست نہوتے تو تم بھی کبھی داخل نہو سکتے۔ اسکا ترجمہ جب توفیق پاشا سفیر ترکی متعینہ برلن نے قیصر کو سُنایا وہ بہت خوش ہوئے۔ اور شیخ سی چہہ بار مصافحہ کرکے کہا مین اس اجازت کے لئے خاص طور پر سلطان کا شکریہ ادا کرونگا۔

اس مقام کو انجیل مین علیہ صیہون لکھا ہے۔ اور عیسائیون کے عقیدے کے موافق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صعود کے بعد حواری اسی جگہ جمع ہوئے تھے۔ اس مقام سے قریب ہی وہ زمین ہی جو قیصر کو سلطان نے عطا کی ہی۔ یہان سے اُسی قطعہ کو گئے۔

قیصر کو سلطان کی طرف سے زمین عطا ہونیکا جلسہ

مقبرہ حضرت داؤد علیہ السلام کی زیارت سے واپس ہوکر قیصر اُسجگہ تشریف لائے جو حضرت سلطان نے قیصر کو عطا کی ہے اسجگہ کا نام لاڈ ارمٹین ڈی لاڈیگری ہے۔ عطیہ زمین کا رقبہ ایک ایکڑ سے کچھ زیادہ ہے سند کی ضابطہ قانونی کے موافق پہلے سے تکمیل ہو چکی تھی۔ جسوقت شہنشاہ یہان آئے رسم تملیک ہی ادا کیگئی قیصر کے ساتہ تمام اعلیٰ عہدہ داران سلطنت۔ مشاہیر شہر۔ مشہور بشپ اور سفرائے جرمن وغیرہ تھے۔ توفیق پاشا سفیر عثمانی متعینہ جرمنی نے آگے بڑہکر اُس زمین کے عطیہ کا سلطان کی طرف سے اظہار کیا۔ اور اُسکے متعلق دستاویزات قانونی پیش کین۔ دستاویزین موسیو بیلوف وزیر خارجیہ نے لین۔ اسکے بعد جرمنی نشان اور شہنشاہ کی خاندان کا خاص علم مقام فرنجد پر نصب کیا گیا۔ اور جرمنی بینڈ نے مبارکباد بجائی۔ اسکے بعد قیصر نے ایک اسپیچ کہی جسکا خلاصہ یہ ہی۔

اسپیچ قیصر بروقت قبول آراضی عطیہ سلطانی

دو جنت مکان سلطان عبد العزیز خان نے میرے مرحوم باپ کو باغہ نام کا قطعہ زمین ہدیہ دیا تھا۔

جسمین وہ گرجا تعمیر ہوا جسکی رسم افتتاح آج صبح عمل مین آئی اسیطرح میرے دوست سلطان عبدالحمید خان نے مجھے یہ زمین مرحمت کی ہے جسمین ہم کھڑے ہوئے ہین جسطرح کہ ہمنے پہلی زمین پر پراٹسٹنٹ جرمنیونکا گرجا بنایا اُسی طرح ہم اس دوسری زمین مین انشاءاللہ کیتھولک جرمنیونکا گرجا بنائینگے "

شہنشاہ نے اپنے گرجا بنانے کے ارادہ کو پہلے سے بذریعہ تار کے پوپ روم کو مطلع کردیا تھا۔ قیصر کی تقریر کے خاتمے پر بطریق لاطینی نے اپنی طرفسے اور کل رومن کیتھولک کی طرفسے اس ارادہ کی شکرگذاری ظاہر کی۔ اور اس تار کا ذکر کیا جو پوپ رومۃ الکبرا نے شہنشاہ کو بھیجا تھا اور جسمین شہنشاہ کے اس احسان کا شکریہ ادا کیا تھا۔

یہانسے قیصر اور قیصرہ فارغ ہوکر دیر الارمن کو گئے اور خوب سیر کرکے اپنی کمپ کو تشریف لائے۔

تحائف باشندگان بیت المقدس

یہان بہت سے قیمتی اور نادر تحفے قیصر کی خدمت مین پیش ہوئے۔ آرتھوڈکس فرقہ کے بطریق اعظم نے ایک البم نذر کیا جسمین یافہ اور بیت المقدس کے تمام عمدہ مناظر اور گرجون کی تصویرین ہین۔

البم کی جلد صدف کی ہے جلد پر ایک طرف شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم کی تصویرین ہین اور دوسری طرف ولیم اول اور اُنکی بیگم۔ اور فریڈرک ثالث اور اُنکی بیگم کی تصویرین ہین۔ اسیطرح مجلس بلدیہ (میونسپلٹی) نے ایک صدف کی جلد کا البم نذر کیا۔ صدف پر سنہری کام ہے۔ بیت اللحم مین سیپ کا کام بہت خوب تیار ہوتا ہے یہ دونون جلدین بھی وہین کی بنی ہوئی ہین۔

جرمنی نوآباد باشندون نے میورسٹن[1] کی گرجا مین ایک انجیل نذر کی۔ یہودیون کی طرفسے اڈریس پیش ہوا غرض کہ اسقدر تحائف پیش ہوئے جنکی تفصیل مین بہت دشواری ہے۔ قیصر نے بھی بہت سے تمغے اور نشان مرحمت کئے

---

[1] Muristan

بیت المقدس مین گھنٹہ بجانیکی اجازت سلطانی

تین سو برس سے کسی گرجا مین گھنٹہ نہین بج سکتا تہا مگر حضور امیر المومنین نے جرمنی کے چرچ آف ریڈیمیر یا کنیسۃ المخلص کو گھنٹہ بجانے کی اجازت عطا فرمائی۔ مسلمانونکے تعصب کی سچی شہادت ہے۔

یکم نومبر ۱۸۹۸ء مسجد عمرؓ اور حوض سلیمان کی زیارت

صبح کے کہانے کے بعد قیصر اور قیصرہ نے حرم شریف یعنی مسجد عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی زیارت کی یورپین جب مسجد مین جاتے ہین تو اُنکے بوٹون پر ایک قسم کے سلیپر پہنا دیے جاتے ہین سلیپرون کی قطع قریب قریب اٹلی کے کسانون کے جوتون کی سی ہوتی ہے جنکو کوٹی کی کہتے ہین۔ ایک چمڑے کا ٹکڑا تلے مین تسمہ کے ذریعہ سے چسپان ہوتا ہے۔ اسکو پہنکر چلنے مین سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اور غالباً جرمن کے عمائدین کے جیک بوٹو نپر تو وہ آہی نہین سکتے۔ دروازہ پر تمام لوگونکو سلیپر پہنا دیے گئے اور پہر یہ جماعت مسجد اقصی مین داخل ہوئی۔ بعض کے بوٹونپر کپڑا لپٹا ہوا تہا۔ مسجد کے مہتمم اعلی نے تمام عالیشان اور نادر عمارتونکی سیر کرائی۔ جسوقت شہنشاہ مسجد کے خاص دروازہ مین داخل ہوے فوٹو کے بہت سے کیمرے لگے ہوے تھے فوٹوگرافرون نے فوٹو لئے۔ آخر مین خود شہنشاہ بیگم نے قیصر کا فوٹو اپنے آپ کیمرہ لگا کر لیا۔ اور مسجد کے مختلف جگہ سے فوٹو لئے۔

قیصر مسجد کی زیارت سے فارغ ہوکر مہتمم مسجد سے ہاتہ ملا کر رخصت ہوے۔ اور سلیمان علیہ السلام کے حوض کو جا کر ملاحظہ کیا۔ یہ مقام شہر سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہانسے پہر کیمپ کو پلٹ کر آئے۔

۲ نومبر ۱۸۹۸ء

آج صبح قیصر اور شہنشاہ بیگم جبل زیتون کی زیارت پر گئے۔ اور گہنٹہ بہر وہان ٹھہرے رہے۔

Giocci

۳ ر نومبر ۱۸۹۸ء

صبح کو قیصر اور قیصرہ نے جرمنی شفاخانہ اور دار الفقرا کا ملاحظہ کیا۔ ظہر کے بعد مقبرہ سلاطین کی زیارت کو گئے اور تقریباً آدھ گھنٹہ تک ان تاریخی مقامات کی سیر کی۔ مقبرۂ سلاطین سے کنیستہ المخلص (چرچ آف رڈیمیر) مین گئے اور وہان آدھ گھنٹہ قیام ہوا۔

۴ ر نومبر ۱۸۹۸ء بیت المقدس سے روانگی

آج یہانسے سفر ہوگا۔ چنانچہ دن کے دس بجے شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم مع اپنے کل اسٹاف کے اسپشل ٹرین مین سوار ہوکر یافہ کو پلٹ گئے۔ دو بجے ٹرین یافہ کے اسٹیشن پر پہنچی۔ ریل سے اُترکر سیر کرتے ہوے بندرگاہ پر پہنچے۔ ہوہن زولرن قیصری جہاز تیار تہا۔ اُسپر سوار ہوئے اور شام کو جہاز نے بندرگاہ سے لنگر اُٹھایا اور بیروت کو روانہ ہوا۔ علی سامی بے کو سلطان نے قیصر کے سیاحت کے مقامات کے فوٹو لینے اور تین البم تیار کرنیکا حکم دیا تھا۔ روانگی کے وقت علی سامی بے نے دو البم تیار شدہ قیصر کی خدمت مین سلطان کی طرفسے پیش کیئے۔ شہنشاہ نے خوشنودی کا اظہار کیا۔ اور انہین ایک تمغہ عنایت ہوا۔ راہ مین ہر جگہ سلطان کی طرفسے برابر استقبال اور اظہار مسرت رعایا کی طرفسے ہوتا تھا۔

۵ ر نومبر ۱۸۹۸ء بیروت مین ورود

۵ ر نومبر کو سہپہر کے وقت قیصری جہاز بندرگاہ مین داخل ہوا۔ دولتلو رشید پاشا اور اہالیان شہر کو وقت داخلہ کی اطلاع پہلے سے بذریعۂ تار دیجا چکی تھی۔ قیصری جہاز پہنچنے بھی نہ پایا تھا کہ ہزارہا باشندگان شہر ساحل پر اپنے سلطان کے مہمان کے استقبال کے واسطے جمع ہوگئے تھے۔ جہاز کے داخلہ پر عثمانیہ جہاز اور خشکی کی باٹریونسے سلامی ہونے لگی۔ رشید پاشا مع دیگر اراکین کے کشتیون مین سوار ہوکر قیصر کی خدمت مین حاضر ہوے۔ بعد ملاقات کی واپس آکر اطلاع دی کہ شہنشاہ دوسرے دن بکا ظہر

وقت جہاز سے اُترینگے۔ یہان سے قیصر نے اظہار شکرگزاری کا ایک تار آج سلطان کو دیا۔ اور السعادت سے بہی جواب آیا۔

۶ نومبر ۱۸۹۸ء بیروت

دوپہر سے تمام تماشائی گلی کوچون مین بہر گئے۔ اور سلطانی فوجین سڑکون پر دو رویہ صف بستہ کہڑی ہوگئین ظہر سے پہلے رشید پاشا والی صوبہ۔ شاکر پاشا کمانڈر افواج۔ عزت لو عبد القادر آفندی پریسیڈنٹ میونسپل کمیٹی و مالک اخبار ثمرات الفنون عربی استقبال اور میونسپل کمیٹی کیطرف سے ہدیہ پیش کرنیکی غرض سے ہوہن زولرن جہاز پر گئے۔ قیصر اور قیصرہ نے ہدیہ کو بہت خوشی سے قبول کیا۔ اور تینون صاحبونکو اپنے ساتہ کہانے مین شریک کیا۔ کہانے سے فارغ ہوکر قیصر اور قیصرہ مع کل اسٹاف کے بندرگاہ مین اُترے۔ مدرسۂ باکورۃ الاحسان کی کم سن لڑکیون نے پہولونکا ایک نفیس گلدستہ پیش کیا۔ انمین سے ایک لڑکی نے نہایت برجستہ تقریر کی۔ اور تشریف آوری پر خیر مقدم کیا۔ قیصر اور قیصرہ نے گلدستہ لیکر بہت محبت سے سب لڑکیونسے ہاتہ ملایا۔ اور شاہانہ جلوس کے ساتہ جو جاہ وجلال مین آستانۂ علیہ سے کچہ ہی کم تہا پراٹسٹنٹ عیسائیونکے شفاخانہ کو تشریف لے گئے۔ راہ مین قیصر اور قیصرہ سر کے اشارہ سے اہالیان شہر کو سلام اور نعرہاے خوشی کا جواب دیتے تہے شفاخانہ کے دروازہ پر مسٹر نوبس مہتمم شفاخانہ اور دیگر افسرون نے استقبال کیا۔ شفاخانہ کے دروازہ کے پاس ہی بیروت کے مشہور طبی کالج اور نیز بیروت کی یونیورسٹی کے مشہور و معروف پروفیسر بھی کہڑے ہوے تہے آدہے گہنٹہ تک شفاخانہ کا ملاحظہ کیا۔ اُسکے بعد قیصرہ جرمنی مدرسہ مین گئین مہتممین مدرسہ نے بہت سے ہدیے پیش کئے۔ قیصرہ نے صفائی اور طلبہ کی مستعدی کی تعریف کی۔ مشہور شاعر رزاق آفندی حداد نے ایک قصیدہ قیصرہ کی مدح مین پیش کیا۔

جسوقت قیصرہ مدرسہ کو گئی تہین قیصر فوج کی بارکون مین چلے گئے تہے۔ عصمت بے چہاونی کے کمانڈنگ نے

شہنشاہ کا استقبال کیا اور فوج نے سلامی دی- فوج کا جائزہ ہوا قیصر نے فوج کی باقاعدگی حسن انتظام
اور ترتیب کو پسند فرمایا اور بہت تعریف کی-
جائزہ کے بعد شہنشاہ باغ فاروقیہ کو تشریف لیگئے اور وہاں قیصرہ بھی آگئیں- معزز مہمانوں کی
چاء اور قہوہ کی تواضع ہوئی- شہنشاہ اپنے میزبانوں کا شکریہ ادا کر کے بہمراہی قیصرہ باغات اور جنگل
مین ہوا کہاتے ہوے دار الحکومت اور سواروں کی بارکوں کی راہ سے شام کے قریب اپنے جہاز مین آگئے-
رات کو دو روز سے برابر تمام شہر سر و چراغان معلوم ہوتا تہا- جو اہتمام روشنی کا شہر مین تہا وہی بندرگاہ
پر بھی تہا- آج بہی شب کو نہایت عمدہ روشنی ہوئی- رات کے کہانے پر شہنشاہ نے اعلی عہدہ داران
عثمانیہ کو مدعو کیا- کہانے پر اپنے سیاحت کے حالات مین قیصر نے ہر مقام کے استقبال اور اہتمام پر خواہ
سرکاری تہا یا رعایا کیطرف سے بہت مسرت اور خوشنودی ظاہر کی اور اسی مضمون کا ایک تار حضرت
سلطان المعظم کی خدمت مین روانہ کیا-
علی سامی بے نے بیروت کے مناظر کا البم حاضر کیا- قیصر نے اُنہین ایک اور تمغہ عطا کیا- اور اسکے سوا
بہت سے تمغے مشاہیر شہر بیروت کو عطا ہوے-

۷- نومبر ۱۸۹۸ع دمشق کو روانگی

صبح کے آٹھ بجے شہنشاہ اور قیصر دمشق کی روانگی کے واسطے ریلوے اسٹیشن کو روانہ ہوے-
اسپشل ٹرین تیار تھی- اسٹیشن کو بہت ہی اچھی طرح آراستہ کیا تہا- سوار ہونے سے قبل میونسپلٹی کے
ممبر پیش کئے گئے- قیصر نے سب ترکی سرداروں سے ہاتھ ملایا اور ریل پر سوار ہو گئے-
بیروت کے صدر اسٹیشن سے متعلقہ زحلہ مقام تک جا بجا راہ مین آرائش اور استقبال کا انتظام تہا
صرف فوجی دستے جو ہر مقام پر سلامی کے واسطے موجود تھے انکی تعداد چار ہزار سے ہے- دو بجنے مین دس منٹ
کے قریب اسپشل ٹرین عالیہ نامی مقام پر پہنچی- نعوم پاشا گورنر علاقہ جبل لبنان نے اسجگہ کی زینت

مین بہت ہی اہتمام کیا تہا - ایک تو عالیہ خود ہی پر لطف سیرگاہ ہونکی وجہہ سے تمام ملک مین مشہور ہے اسپر گورنر کی کوشش نے اور چار چاند لگا دئیے - بہت سے پودے جو یہان نہین پیدا ہوتے ہین دوسرے مقامات سے منگا کر لگائے - اور انکی غور و پرداخت یورپ کے موجودہ طریقے پر کیجاتی ہے زمین پر ریت کا فرش عجیب لطف دیتا تہا - اسٹیشن سے تہوڑے فاصلے پر ایک عارضی نہایت خوشنما چمن بنا کر اسمین چار عالیشان خیمے نصب کیے گئے تھے - اسٹیشن سے وہان تک مخملی فرش تہا - پلیٹ فارم پر نعوم پاشا اور انکی لیڈی نے استقبال کیا - قیصر اور قیصرہ اتر کر خیمہ مین آئے اور کہانا کہایا - کہانے کے بعد چار بیروتی جوانون کی شمشیر بازی کا تماشا دیکھا - یہ نوجوان مسلمان اس فن مین یدطولی رکھتے ہین - قیصر انکے کرتب سے بہت خوش ہوئے اور انکو پاس بلا کر ایک ایک کا نام دریافت کیا اور انکی تلوارین دیکھین - اس امر سے قیصر کو سخت حیرت ہوئی کہ باوجودیکہ وہ باہم اتنی دیر تک لڑتے رہے تھے مگر کسی کی تلوار مین گوشت مین بیٹھنے کا نشان نہین ہی - جب اسکی وجہہ پوچھی

تو ایک نے جواب دیا -

"ہم آپس مین دوست صادق ہین اسلئے ہماری تلوارین ایک دوسرے کے جسم مین نہین گذر سکتین لیکن اگر دشمن سامنے ہو تو پھر ہماری تلوارونکے کاٹ دیکھو"

فوٹوگرافرون نے استقبال کے موقع کے - نوجوان شمشیر بازونکے اور تیس روزی شیوخ کے جو موجود تھے فوٹو لئے - اسی موقع پر قیصر نے نعوم پاشا کی بیوی سے کہا -

"۲۹ برس ہوئے میرا باپ فریڈرک یہان آیا تہا اور تمہارے باپ فرنقو پاشا کا مہمان رہا تہا" -

پھر نعوم پاشا کے خوردسال بچے کو مخاطب کر کے کہا -

"میرے باپ نے تیرے نانا سے ملاقات کی تھی اب مین تیری والدہ سے مل رہا ہون اور امید ہے کہ جب میرا ولیعہد یہان آئیگا تو تو لبنان کا گورنر اور دولت علیہ عثمانیہ کی مخلصانہ خدمت مین سرگرم ہوگا"

قیصر نے باغ کے درختوں کو پسند کیا۔ اور بعض نایاب درخت اپنے ساتھ لیگئے۔ نعوم پاشا اور اُنکے اکثر ماتحتوں کو تمغے وغیرہ عطا کر کے آدھے گھنٹے کے قیام کے بعد ریل مین سوار ہوئے۔

یہانسے آگے سعد نایل اسٹیشن پر گاڑی ٹھہری۔ مقامی حکام استقبال کے واسطے موجود تھے۔ گاڑی مین بیٹھے بیٹھے عرب سوارونکا کرتب ملاحظہ کیا۔ وہانسے روانہ ہوکر قریب ایک بجے کے معلقہ زحلہ مین گاڑی رُکی۔ شام کا گورنر اور مشیر شاکر پاشا وغیرہ اعلیٰ ارکان دولت اور کئی فوجی دستے استقبال کے واسطے کھڑے تھے۔ یہ لوگ رسم سلامی ادا کر کے اُسیوقت اسپشل ٹرین مین دمشق کو روانہ ہو گئے۔ قیصر نے ریل سے اُتر کر خیمون مین کھانا کھایا۔ اور قدرے استراحت کے بعد سوار ہو گئے۔ شام کے ساڑھے پانچ بجے دمشق مین پہنچے۔

دمشق مین ورود

دمشق کی آراستگی کا بیان فضول ہے۔ کیونکہ جب چھوٹے چھوٹے مقامات پر اس شان سے استقبال ہوا جو قیصر جیسے مہمان اور سلطان اعظم جیسے میزبان کے لئے موزون ہے، تو پھر ایسے شہر کی تیاری اور دھوم دھام کا کیا پوچھنا جو تمام شام کا صدر مقام ہے۔ مشرقی شہرون مین مشہور شہر صنعت و حرفت کا معدن اور مشرقی تمدن کا بچا ہوا نمونہ ہے۔ جب دمشق کی ان خصوصیات کے ساتھ مہمان اور مہمان نواز کی عظمت و شان بھی شامل کر لیجائے اُسوقت کچھ اندازہ یہان کی آرائش کا ہو سکتا ہے۔ جب اہل شہر کو یہ معلوم ہوا کہ حضور سلطانی اور رعایائے عثمانی کے دوست قیصر جرمن کا استقبال سلطان کو خاطر خواہ منظور ہے فوراً تمام شہر خوشنودی آقا کے واسطے آرائش مین جان توڑ کر کوشش کرنے لگا۔ شہنشاہ کے قیام دمشق مین یہان وہی طمطراق تھا جو یورپ کے بڑے بڑے شہرون مین کسی شاہ کی آمد مین ہوا کرتا ہے۔

یورپین طریقے کے مطابق کام کرنے کے واسطے علیحدہ علیحدہ کمیٹیان مقرر ہو گئی تھین۔ اور ہر کمیٹی نے

اپنا اپنا فرض بخوبی ادا کیا۔ میونسپلٹی نے شہر کی درستی کی۔ تاریخی عمارتون اور یادگارونکی مرمت ہوئی۔ فوجی حلقہ مین علیحدہ علیحدہ اہتمام ہوا۔ چنانچہ جواد پاشا نے اس حُسن انتظام کو دیکھکر بہت پسند کیا۔ روشنی کا صیغہ بالکل علیحدہ تہا۔ اس جلسہ مین بیحد اور بیشمار مخلوق ہر طبقہ اور ہر درجہ کی جمع تھی۔ مگر نہ کوئی فساد ہوا اور نہ رعایا مین کوئی چھینا جھپٹی پیدا ہوئی۔ یہ امر گورنمنٹ کے حسن انتظام کے علاوہ باشندونکی فطرتی اور خلقی امن پسندی کا قوی ثبوت ہے۔

اسٹیشن پر ناظم اور دیگر عہدہ دار حاضر تھے پاشا نے قیصر کے ورود پر امرا و اعیان دولت کو پیش کیا قیصر نے سب سے ہاتہ ملایا۔ اسوقت سورج غروب ہو گیا تہا۔ قیصرہ چار گھوڑونکی گاڑی مین اور قیصر گھوڑے پر سوار ہو کر اسٹیشن سے چلے۔ راستہ مین سلطان سلیم خان اول فاتح شام و مصر کے تکیہ کے پاس توپخانہ کی فوج صف بستہ کھڑی تھی جسوقت قیصر اُسکے مقابل آئے انہیں فوجی سلامی ہوئی۔ آہنی پل کے قریب اعدادیہ عسکریہ رشیدیہ صناعیہ اور دوسرے مدارس کے طلبا کی صفین جمی کھڑی تہین۔ اُنہون نے ایک آواز ہو کر چوق یشا کا نعرہ لگایا۔ وزراء دولت اسٹیشن سے سیدھے سرائے عسکریہ کے دائرہ مشیر (فوجی جنرل کی کوٹھی) مین استقبال کے واسطے آگئے تھے۔ جہان شہنشاہ مقیم ہونگے۔ یہ عمارت دو ہزار پونڈ مین درست ہوی ہے۔ کوٹھی کے باہر فوج آراستہ کھڑی تہی قیصر نے فوج کا جائزہ لیا۔ اور مہمان خانہ مین قیام فرمایا اور باقی اسٹاف ہوٹل بسراوی مین ٹھہرایا گیا۔ قیصر نے آتے ہی سلطان المعظم کو شکریہ کا تار دیا۔ اور وہانسے جواب اُسیوقت آگیا۔

تھوڑی دیر کے آرام کے بعد کہانا کھایا۔ میز پر چالیس کرسیان تہین اور کہانا کھلانے والے خانسامان بیس تھے۔ اُنمین سے پانچ آدمی خاص محلسراے سلطانی کے تھے اور مشہور باورچی توفیق بک آفندی کے ہمراہ آئے تھے۔ ترکی افسر بہی کہانے مین شریک تھے۔ ڈنر پر قیصر نے استقبال کے اہتمام پر بہت مسرت ظاہر کی۔ اور کہا۔

دو دمشق مین جسطرح میرا استقبال ہوا اُس سے مجھے بہت مسرت ہوی اور ایسا مجمع کثیر مینے صرف
ایک دفعہ اپنی تاج پوشی کے وقت دیکھا تھا۔ رات کو خوب آتشبازی چھوٹی اور عمدہ روشنی ہوی

۸ نومبر ۱۸۹۸ء دمشق

مسجد جامع اموؔیہ[۱] کی زیارت

صبح کے آٹھ بجے قیصر گھوڑے پر اور قیصرہ گاڑی مین سوار ہوکر جامع مسجد کو روانہ ہوے مسجد تقریبًا چالیس گز کے فاصلے پر رہی تہی کہ ازراہ ادب پیدل ہوگئے۔ مسجد مین جاکر پہلے حضرت یحیٰ علیہ السلام کی قبر کی زیارت کی۔ پھر کل مسجد مین پھر کر سیر کی۔ مرمت کا کام جو ابھی جاری ہے ملاحظہ کیا۔ اور معمارونکی قابلیت سے بہت خوش ہوے جنہون نے اپنے کام سے ثابت کر دیا کہ عربی صنعت کی عمارت ابھی دنیا سے ناپید نہین ہوی ہے۔ اور چندہ دینے والونکی بہت آفرین کی۔ قیصر نے موسیو ادبیری انجنیر صوبہ کو طلب فرماکر دریافت کیا کہ تمہارے ماتحت کوئی اور بھی یورپین معمار ہے۔ اُسنے عرض کیا سوا میرے کوئی نہین ہے۔ اور یہ سب کام دیسی کاریگر کرتے ہین اس بات سے قیصر کو اور بھی زیادہ حیرت ہوئی۔ پھر انجنیر سے دریافت کیا کہ معمار کی کیا اجرت ہے عرض کیا کہ اڑھائی فرینک۔ پھر ارشاد ہوا کام کسقدر عرصے مین ختم ہوجائیگا۔ اُسنے عرض کیا انشاء اللہ بعنایت اعلحضرت سلطان المعظم اور بتوجہ گورنر صوبہ دو سال مین پورا ہوجائیگا۔

تین گھنٹے تک مسجد کی سیر مین مصروف رہے۔ اور وہانسے مشہور نامور اسلامی فاتح مجاہد الکبیر سلطان صلاح الدین ایوبی کے مقبرہ پر تشریف لے گئے اور کچھ عرصہ تک وہان ٹھہرے رہے۔ وہانسے واپس آکر قیصرہ نے ایک نہایت خوبصورت چادر اپنے شوہر کیطرف سے قبر پر بھیجی۔

[۱] اس مسجد جامع کے حالات کو محمد ابن جبیر نے اپنے سفرنامہ عربی مین بالتفصیل بیان کیا ہے۔ اسی مسجد مین وہ عجیب وغریب گھڑی تھی جسکی شہرت نے یورپ کو حیران کر دیا ہے۔ سفرنامہ محمد ابن جبیر کا اردو ترجمہ مطبع احمدی ریاست رامپور کوچہ لنگرخانہ مین زیر طبع ہے اور اُسکی تخمینی قیمت دو روپیہ سے زیادہ نہو گی۔ ناظرین اور شائقین عجائبات جلد اس مطبع مین درخواستین بھیجین۔

اسپر عربی میں یہ عبارت منقوش تھی۔ ویلہم الثانی قیصر المانیا و ملک بروسیا تذکار اً للبطل السلطان صلاح الدین الایوبی مزار سے پلٹ کر قیصر اور قیصرہ اسعد پاشا کے محل کی سیر کو گئے۔

اسعد پاشا مرحوم وزیر کے محل کی سیر

اسعد پاشا کا محل اپنی بے نظیر صناعی اور زیب و زینت کی وجہ سے شہرۂ آفاق ہے جس وقت قیصر اور قیصرہ اس محل میں پہنچے اسعد پاشا کی اولاد نے مثل عبداللہ پاشا اڈیلکانگ اور صادق بے وغیرہ نے بڑی گرمجوشی سے استقبال کیا۔ اس عمارت کے کمروں پر نہایت نفیس اور بیمثل طلائی اور مینا کا کام ہے۔ ایک ایک کمرہ شہنشاہ اور قیصرہ نے ملاحظہ کیا۔ سب سے آخر کمرے میں نادر اور بیمثال خاص چینی کے برتن رکھے ہوئے تھے۔ اور اُسکے وسط میں ایک میز پر دو بہت بڑی اور خوبصورت قابیں اور درمیان میں ایک عجیب و غریب چینی کا پیالہ رکھا تھا۔ قیصر کو یہ تینوں برتن کچھ ایسے بھلے معلوم ہوئے کہ کچھ عرصہ تک اُنہیں غور سے دیکھتے رہے۔ مالک مکان نے تاڑ لیا کہ یہ ظروف پسند ہیں۔ اُسنے قیصر سے عرض کیا۔ "میری نہایت خوش قسمتی ہوگی اگر قیصر اپنی پسند کی چیز کو لینا منظور فرمائیں"۔ قیصر نے جواب دیا۔ "ہم تمہارے مکان کو دیکھنے آئے ہیں نہ کہ لوٹنے"۔ اسپر مالک مکان نے یہ عمدہ جواب دیا۔

"اے شاہ ذی الاقتدار یہ کوئی لوٹ نہیں ہے کیونکہ ہم اور ہمارے اموال ہمارے مالک امیر المومنین کی ملکیت ہیں اور آپکی ذات اُنکی صادق دوست ہے اور یہ امر مسلم ہے کہ دوست دوست میں کوئی فرق نہیں ہوتا پس اگر جناب کچھ لینگے تو اپنا ہی مال لینگے"۔ اس تقریر کا جب ترجمہ سنایا گیا تو قیصر اور بالخصوص قیصرہ بہت متعجب ہوئیں اور کہا۔ "اگر تمہارا یہی منشا ہے تو ہم اس مکان کی سیر کی یادگار میں یہ تین برتن لے لیتے ہیں"۔ اسوقت برتن اٹھا کر خدام کے سپرد کر دیے گئے۔ اسکے بعد سب مہمان مکان کے صحن میں آئے یہاں مالک مکان نے اُنکی تفریح کے لئے تماشہ کرنے والے عرب مرد اور

عورتون کو بلا کر جمع کر کر کہا تھا اس کہیل کا نام لعب الدبکتہ ہے - تماشہ کرنے والے سب اپنے عجیب و غریب قومی لباس سے ملبوس تھے - ناچ اور تلوار کے کرتبون کو دیکھکر سب لوگ خوش ہوئے قہوے اور شربت کی تواضع بہی ہوتی جاتی تھی - قیصرہ تو اسقدر مسرور ہوئین کہ گو تین مصوّر موجود تھے مگر اُنہون نے خود اپنے ہاتہ سے ناچنے والے عربونکے فوٹو لئے - اسکے بعد اور مصورون نے قیصر کے حکم سے مکانکے مختلف حصص اور تماشا کرنیوالونکے مختلف اوضاع کی تصویرین لین - اور سب مہمان میزبانو نکا شکریہ ادا کر کے رخصت ہوئے -

جیران آفندی کے مکان کی سیر

اب غرتلو جیران آفندی عیسائی شامی کے مکان کی سیر کیواسطے آئے - یہ عمارت بہی عجائبات قدیمہ اور نوادرات صناعیکی بابت بہت مشہور ہے - پہلے یہ مکان انطول آفندی شامی کی ملکیت مین تہا - ۲۹ برس ہوئے جب قیصر کے والد فریڈرک ثالث سیاحت فلسطین کے موقع پر اس محل مین آئے تھے اور یہین شب باش ہوئے تھے - قیصر نے کل عمارت کی سیر کی جب اُس کمرے مین آئے جہان اُنکے والد شب باش ہوئے تھے تعظیماً اسے ٹوپی اُتار لی اور اُسکی تقلید مین ہمراہی بہی ننگے سر ہوگئے یہان بہی قہوہ اور شربت پیش کیا گیا -

محل کی سیر سے فارغ ہوکر شاہی پارٹی جرمن کونسل مقیم دمشق کے مکان پر گئی - اور یہین منٹ کے قیام کے بعد ساڑھے گیارہ بجے قیام گاہ کو پلٹ آئے اور دوپہر کا کہانا کہایا -

فوج کا جائزہ اور عرب شہسوارونکے کرتب

دنکے اڑہائی بجے قیصر سوار ہوکر مرجہ کے دلفریب میدان مین فوج کے جائزہ کے واسطے آئے - پریڈ پر سولہ پلٹنین اور اڑہتالیس توپین حاضر تہین - سلامی کے بعد قیصر ہر ایک صف مین گئے اور خوب غور سے فوج کی حالت دیکھی - پہر جائزہ شروع ہوا - جنرل حقی پاشا پانچوین جیش ہمایونکے کمانڈنگ

حکم دیا اور خود شہنشاہ کے پیچھے آکھڑا ہوا۔ اس حکم پر ہر ایک پلٹن علیحدہ علیحدہ قیصر کے سامنے گذرنی
شروع ہوئی۔ ڈیڑھ گھنٹے مین جائزہ ختم ہوا۔ قیصر نے فوج کی درستی اور چستی کی تعریف کی۔ اسکے
بعد عربون کا رسالہ آیا۔ دو سو عرب گھوڑون پر سوار تھے۔ عربون نے شہسواری کے کرتب
شمشیر بازی۔ پٹہ اور بانک وغیرہ کے کہیل دکھلائے۔ آدھے گھنٹے تک یہ کرتب ہوتے رہے۔
کرتب سے فراغ پاکر قیصر ناظم پاشا گورنر شام کے مکان پر گئے۔ چالیس منٹ وہان ٹھہرے۔
گورنر نے اپنے فرزند کو پیش کیا۔ شہنشاہ بہت محبت سے اُنسے پیش آئے اور وہاسکی کپ مرحمت فرمائی
قیصرہ تنہا اپنے جلوس کے ساتھ دمر کو تشریف لیگئین آدھے گھنٹے تک وہانکے دلفریب مناظر کی
سیر کے بعد قیام گاہ پر واپس آئین۔

وقت شب دمشق منیوسپلٹی کا ڈنر

رات کو مجلس بلدیہ (مینوسپل کمیٹی) نے ٹون ہال مین شہنشاہ کی دعوت کی۔
اس کوٹھی کے دو درجے ہین۔ دونون درجون مین نہایت بیش قیمت مشرقی قالین بچھے ہوئے تھے
تمام دیوارون پر بڑے بڑے آئینے لگائے تھے۔ اور اُنکے گرد سلیمیہ شالون سے دیوار کو ڈہک دیا تھا۔
مہمان تقریبًا دو گھنٹے تک کہانے کی میز پر رہے۔ قیصر سے پہلے عرض کر دیا تھا کہ ایک نوجوان طالب علم
سید محمد علی آفندی کویری عربی زبان مین اڈریس پیش کرینگے۔ وقت مقررہ پر سید علی آفندی
نے اڈریس پڑہا جسکا خلاصہ یہ ہے:۔

اڈریس منجانب اہل دمشق

کوئی تعجب کی بات نہین ہی اگر میرے دل مین خوف و ہراس پیدا ہو جائے اور میری زبان لڑکھڑانے
لگے جبکہ مین ایک بڑے عظیم الشان شہنشاہ اور ایک بڑے مشہور فرمانروا کے روبرو کھڑا ہون جسکی
ہیبت سے زمین لرزتی ہے اور بڑے بڑے شہریارون کا سر جسکے سامنے جُھک جاتا ہی۔ وہ شہنشاہ جسکو

فضائل کا تمام شہر دن مین غلغلہ ہے - اور جسکے اخلاق حسنہ نے ساری دنیا کو اپنی طرف مائل کر لیا ہے -
وہ شہنشاہ جسکی سیاحت اور حکمت کی بدولت جرمن قوم نے کمال کے انتہائی مرتبے کو حاصل کر لیا "
اور وہ عجیب حیرت ناک ترقی پائی ہے جسکی مثال اقوام و امم کی تاریخ مین نہین مل سکتی - اور جسنے یورپ وامریکہ کو
اس تہوڑی سی مدت مین ایسی وسعت حاصل کر لینے پر متحیر کر دیا ہے - ایسے شہنشاہ والا مرتبت ! شہر
شہر دمشق حضور والا کے اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف کرنے پر صدق دلسے مرحبا کہتا ہے - تاکہ
اُس محبت و صداقت کا اظہار ہو جو حضور والا مرتبت اور ہمارے اعلیٰ حضرت سیدنا و مولانا خلیفہ اعظم کے
باہم ہے - اور اس محبت و وداد کے روابط کا استحکام ہو جو ان دونون عظیم الشان قومون مین ہین جسکی وجہ سے
حضور والا کے ساتہ ساری عثمانی قوم یکسان طور پر محبت کرنے لگی - اور اُن تیس کرور مسلمانون کے
دل حضور والا کی جانب مائل ہو گئے ہین جو مشرق و مغرب مین بستے ہین اور خلافت عظمیٰ کے مبارک مقام سے
ایک مضبوط اور مستحکم مذہبی و روحانی تعلق رکھتے ہین - تمام مسلمان ہمیشہ کے لئے اس تشریف آوری
کی یادگار مین شکر و دعا اور اُسکے ساتہ ہی اُن تائیدون سے جو حضور والا نے رعایائے معظمہ عثمانیہ کے
واسطے کی ہین مدح و ثنا کرتے رہینگے - اور اس موقر سیاحت کا ان دونون قومون کی تاریخ مین جو رشتہ
محبت سے باہم گہرا دوستانہ تعلق رکھتی ہین - ایک بہت بڑا اثر ہو گا - شہر دمشق حضور والا کے قیام سے
آسمان پر فخر کرتا ہے اور یہ تشریف آوری اُسکی آئندہ تاریخ کا ایک بہت بڑا اہم واقعہ ہو گی - مین اصالتاً
اپنی طرف سے اور نیابتاً اپنے تمام ہموطن دمشقیون کی جانب سے حضور والا مرتبت کی خدمت مین کمال تعظیم و
واحترام کا اظہار کرتا ہون اور خدائے عزوجل سے دست بدعا ہون کہ وہ اپنی برکتون کو حضور والا کی ساری
رعایا پر اپنے فضل و کرم سے ہمیشہ جاری رکہے "

اڈریس کا ترجمہ جرمنی مین سلطانی یاور صادق بک نے کیا جسکو سنکر قیصر اور قیصرہ بہت خوش ہوئے
کہانے کے بعد پہر قیصر نے صادق بک سے اس ترجمہ کو دوہروایا - اسکے بعد سلیم بک ایوب ثابت نے

تقریر کی - فرانسیسی زبان مین شروع کی اور عربی پر ختم ہوئی - اس تقریر کا ترجمہ بہی صادق بک نے جرمنی زبان مین سنایا - سلطان المعظم کے نام پر دعا و ثنا کا چارون طرف سے شور بلند ہوجاتا تہا -

قیصر نے اڈریس کا جواب اسطرح دیا -

اسپیچ قیصر بمقام ٹون ہال دمشق

دو ہماری جو عزت و احترام اسجگہ اور دیگر مقامات مین ہماری سیاحت کے زمانہ مین کیا گیا ہے اور خاصکر وہ پرجوش استقبال جو دمشق مین ہوا اُسکی بابت مین اپنی طرف سے اور نیز قیصرہ کی طرف سے تہ دلسے کمال شکریہ ادا کرتا ہون - پرتکلف مراسم استقبال سے میرے دلپر جو گہرا اثر ہوا ہے مین اُسکے بیان سے قاصر ہون - خصوصًا جب مین یہ دیکہتا ہون کہ مین اسوقت ایسے شہر مین موجود ہون جس مین کبہی وہ شخص رہ چکا ہی جو شجاعت اور بسالت مین اپنے عہد کے سب آدمیون سے بزرگ اور ممتاز اور شہامت و شوکت مین سب کا سرتاج تہا اور جسنے اپنے دشمنونکو بہی مردانگی سپاہگری اور شہامت مین سبق سکہائے وہ کون تہا ؟ مشہور آفاق قہرمان - نامور سلطان و سپہ سالار صلاح الدین ایوبی تو میرا دل روحانی خوشی اور مسرت سے پہولا نہین سماتا - اِنہین احساسات قلبی کے ساتہ مین سب سے اول اس موقع کو غنیمت سمجہکر جلالت مآب سلطان عبد الحمید خان کی مہمان نوازی اور خاطر و مدارات کا جسکی خالص محبت کا مجہے فخر حاصل ہے شکریہ ادا کرتا ہون - اور یقین کامل رکہو کہ قیصر المانیہ **سلطان عبد الحمید خان اور تین کروڑ مسلمانون کا** جو دنیا کے مختلف حصص مین پہیلے ہوے ہین اور رشتہ خلافت کی وجہ سے ہمیشہ کیلئے سلطان المعظم سے وابستہ و مربوط ہین دوست صادق رہیگا - مین اعلیحضرت سلطان عبد الحمید خان کا جام صحت پیتا ہون "

اس تقریر کے خاتمہ پر قیصر نے اڈریس پڑہنے والون اور میزبانون کا شکریہ ادا کیا اور قیامگاہ کو چلے گئے -

۹ ر نومبر سنہ ۱۸۹۸ء دمشق

صبح کے وقت قیصر اور قیصرہ صالحیہ کے خوشگوار میدان جبل قاسیون اور پہر دمشق کے مشہور سات چشمونکے وادی یا غوطہ دمشق کی سیر کو گئے۔ وہانسے پلٹ کر قیام گاہ مین کہانا کہایا۔ کہانے اکثر ترکی امرا اور افسر بھی حاضر تھے۔ اُسیوقت ناظم پاشانے منیون سپلٹی بیروت کی طرفسے دیسی ساخت کی بیش قیمت چیزین اور قصبہ حماۃ کی طرفسے نیا تہا۔ وہانکے بُنے ہوئے ریشمی کپڑے کے تہان پیش کئے قیصر نے بڑی خوشی سے سب تحفے قبول کئے۔

بعد دو پہر قیصرہ گاڑی پر سوار ہوکر بیچ چوک۔ درویشیہ۔ بازار حمیدیہ۔ باب شرقی اور باب توما کی سیر کو گئین اور پہر اُسی راہ سے مراجعت فرماکر قیام گاہ مین آئین۔

پہر دونون سوار ہوکر صالحیہ کے منظر کو دیکھنے چلے گئے اور عشا کے قریب واپس آئے۔

دمشق مین سِت خالستہ کا واقعہ

قیصرہ نے ایک کمسن لڑکی کے ہاتہون مین منہدی رچی دیکھکر بہت تعجب کیا اور سفید رومال سے اُسکے ہاتہونکو رگڑا مگر وہ رنگ کب چہوٹ سکتا تہا۔ لڑکی کو دو پونڈ دیکر چلدین۔

۱۰ ر نومبر سنہ ۱۸۹۸ء دمشق سے روانگی

روانگی سے پہلے اکثر اراکین اور معززین کو تمغے عنایت کئے۔ دولتلو ناظم پاشانے اپنی طرف سے ایک مرصع بیش قیمت قالین خاص دمشق کا بنا ہوا نذر کیا اسمین موتی ٹکے ہوئے تھے۔ حماۃ کے گورنر نے سنہری کام کی عبا صدری اور دستار بند پیش کیا۔ قیصر نے ان اشیا کو قبول فرماکر اُسیوقت مین لیا ناظم پاشا کو نشان اور گورنر حماۃ کو مرصع چوغہ مرحمت ہوا۔ محمد علی آفندی اڈریس پیش کرنیوالے کو قیصر نے دوسو پونڈ نقد اور قیصرہ نے الماس کی انگوٹہی عطا کی۔ اسکے علاوہ قیصر نے جرجی آفندی موسی سرسق اور حبیب آفندی کو الماس کے زیور عنایت کئے۔ سطام پاشانے ایک خاص عربی اصیل

گھوڑا نذر کیا۔ قیصر نے اُنہین مرصع قیمتی زیور عطا فرمایا۔ حقی پاشا کمانڈنگ افواج مقیم دمشق کو قیصر نے اپنی ایک بڑی تصویر عنایت کی اور دوسرے فوجی افسرون کو تمغے وغیرہ دیے۔

آج صبح دمشق سے قیصر کی روانگی مقرر ہو چکی تھی۔ صبح ہوتے ہوتے ہر طرف انتظام ہو گیا۔ اور کل سڑکین انبوہ سے بھر گئین۔ موسم نے اس لطف کو دوبالا کر دیا تہا۔ ناظم پاشا حقی پاشا اور دوسرے بڑے عہدہ دار علی الصباح اسپشل مین معلقہ زحلہ چلے گئے تھے تاکہ وہان استقبال کا انتظام کرین۔ نو بجے شہنشاہ جلوس کے ساتہ اسٹیشن کو روانہ ہوئے۔ فوجی لباس مین گھوڑے پر سوار تھے۔ سر پر نہایت عمدہ قیمتی دمشق کی بنی ہوئی کوفیہ تھی اور کوفیہ پر کارچوبی عقال تہا (بدوی طریق کی سر کی پوشاک) ساڑھے نو بجے ریل مین سوار ہوے اور دمشق کی بارکون سے سلامی ہونے لگی۔

معلقہ زحلہ مین ورود

بارہ بجے ٹرین معلقہ مین داخل ہوی۔ عہدہ داران سلطانی نے استقبال کیا۔ ٹرین سے اُترتے ہی شہنشاہ اور شہنشاہ بیگم کے سامنے بارہ عیسائی لیڈیان کھڑی ہوگئین۔ سفید لباس پہنے تھین اور ہر ایک کے کمر بند مین جرمنی نشان کے رنگ نمایان تھے۔ سب کے ہاتہون مین گلدستے تھے۔ بعض نے گلدستے اور بعض نے اپنے کشیدے پیش کئے۔ میڈم اسکندر آفندی بطور صدارت کے تھین اُسنے ایک عمدہ گلدستہ پیش کیا جسمین بنفشے کے غنچون سے شہنشاہ کا نام نمایان کیا تہا۔ اُسکے بعد قیصر نے ٹرین کی طرف منہ کرکے پانچ منٹ تک وزیر خارجیہ سے گفتگو کی۔ وزیر نے پاکٹ مین قیصر کے بتلائے ہوے چند تارونکا مضمون لکھا۔ اور مصورون نے اس تمام جلسہ کا فوٹو لیا۔ پلیٹ فارم سے کھانے کے خیمون مین آئے اور کھانا کھاکر دو بجے تک وہین آرام کیا۔

دن کے دو بجے قیصر بعلبک کو روانہ ہوے۔ سفری جلوس ساتہ تہا۔ ہمراہی عورتین مشرقی طرز کے مطابق سانڈنیون پر محملون مین سوار تھین۔

۱۰ر نومبر سنہ ۱۸۹۸ء بعلبک مین ورود قیصر

شام کے قریب قیصر بعلبک مین داخل ہوئے۔ اور فوراً بعلبک کے قدیمی تاریخی قلعہ کو قیصر اور قیصرہ تشریف لیگئے۔ قدامت کے اعتبار سے یہ قلعہ بھی اہرام مصری کا ساتھی ہے۔ تھوڑی دیر تک قلعہ کے آثار قدیمہ کو ملاحظہ فرماکر کمپ مین چلے آئے۔

شاہی کمپ خاص بعل کے مندر مین تھا۔ شب کو خیمون مین آرام کیا۔ بعلبک کے ویرانون مین بہت اعلی درجے کے اہتمام سے روشنی ہوئی تھی۔ سرخ روشنی سے تمام منظر گویا سحر کا کارخانہ نظر آتا تھا۔

ابھی پورے طور سے صبح نہونے پائی تھی کہ قیصرہ سوار ہوکر دنیا کی قدیم یادگار قلعہ بعلبک کی سیر کو تشریف لیگئین۔ پرانے کھنڈر اور ہیکلون کی سیر کی۔ جب آفتاب کی کرنین اُن عمارتون پر بھی چمکنے لگین جو کسی زمانہ مین دنیا کے سب سے مشہور مقام اور چہل پہل کے لئے ضرب المثل تھین مگر اب بالکل سنسان اور خاموش پڑی ہین تو شہنشاہ بیگم نے بعض مقامات کے فوٹو لئے۔ تھوڑی دیر کے بعد قیصر بھی قیصرہ سے آملے اور اب دونون ملکر سیر کرنے لگے۔ اثناء سیر مین کرنل صادق بے ایڈیکانگ سلطان نے قیصر کی خدمت مین بعلبک کی تاریخ مصنف کی طرف سے پیش کی۔ یہ تاریخ مشہور ادیب میخائیل آفندی نے جرمنی زبان مین لکھی ہے۔ اس کتاب کی نذر پر قیصر نے لارڈ چمبرلین کے ذریعہ سے شکریہ ادا کیا۔

مقامات قدیمہ کی سیر کے بعد اُس مقام پر گئے جہان اس سیاحت کی یادگار مین ایک ستون سلطان کی طرف سے بنایا گیا ہے اور اُسکا افتتاح خاص قیصر کے ہاتھ سے قرار پایا ہے۔ یہ یادگار ایک سنگ مرمر کا ستون سنگ سماق کے پایہ پر نصب ہے۔ چھ گز بلند اور تین گز عریض ہے۔ ایک طرف طغرای سلطانی کندہ ہے۔ اور دوسری طرف جرمنی نشان نہایت خوشنما رنگون سے بنایا ہے۔ اور دونون طرف طغرا اور نشان کے نیچے ترکی اور جرمنی مین یہ مضمون لکھا ہے:-

ولیم ثانی قیصر جرمن و شاہ پروشیا اور انکی بیگم اگسٹا وکٹوریہ کی ملاقات کی یادگار مین جو انھون نے

سنہ ۱۳۱۶ھ (سنہ ۱۸۹۸ع) مین اپنے محب مخلص سلطان غازی عبدالحمید خان کی اور جرمن و دونون سلطنتون کی محبت راسخہ کی دلیل مبین ہے یہ علامت فاخرہ بنائی گئی ۔"

جب قیصر ستون کے پاس پہنچے اُسوقت یادگار پر گلابی رنگ کا نفیس ریشمی پردہ پڑا ہوا تھا اور ستون کے اوپر عثمانی اور جرمنی نشان کا پھریرا اڑ رہا تھا۔ ناظم پاشا اور فوجی افسرون نے استقبال کیا اور ناظم پاشا نے آگے بڑھکر یہ اسپیچ کہی ۔

اسپیچ ناظم پاشا بروقت افتتاح یادگار سیاحت بمقام بعلبک

"دیہ یادگار جسکا افتتاح حضور عالی اسوقت فرمارہے ہین حسب فرمان واجب الاذعان حضرت ولینعمت سیدنا و مولانا سلطان المعظم قائم کی گئی ہے ۔ تاکہ اس سیاحت کی یاد ہمیشہ باقی رہے جس مین تمام عثمانی رعایا کا گہرا تعلق اور اُنکی سچی محبت اُنکے محبوب سیدنا و مولانا سلطان المعظم کے حلیف اور جلیل القدر دوست کے ساتھ حضور والا نے مستحکم طریقے سے ملاحظہ فرمائی ۔"

اسکے جواب مین قیصر نے ناظم پاشا سے مخاطب ہوکر سلطانی نوازشات کا شکریہ ادا کیا اور یہ کہا۔

"اعلیحضرت نے دوستی و محبت کے اظہار کی کوئی بات اُٹھا نہین رکھی جسکی وجہ سے یہ کہنا صحیح ہوگا کہ محبت و صداقت کا کوئی راستہ ایسا باقی نہ رہا جسمین اعلیحضرت نہ چلے ہون ۔"

اسکے بعد یادگار سے پردہ اُٹھایا گیا۔ اور قیصر نے تعظیماً ہاتھ اُٹھایا اور سب حاضرین نے تقلید کی۔ پہلے یہ یادگار قلعہ کے دروازہ کے پاس بنائی جانی تجویز ہوئی تھی۔ مگر قیصر نے یہ مناسب سمجھا کہ ہیکل مشتری کے اُن تاریخی ستونون کی سامنے یادگار بنے جنکی شہرت تاریخ کے صفحون پر ہمیشہ سے قائم ہے ۔ رسم افتتاح کے بعد قیصر مع کل عہدہ دارون کے ہیکل مشتری مین داخل ہوئے اور جہان یادگار رکھی جائے گی اُس مقام پر سُنہری کدال سے تین ضربین لگائین اور اسطرح اُسکا بنیادی پتھر رکھی جانے کی رسم ادا ہوئی ۔ اور قیصر نے یادگار کی حفاظت کی بابت ناظم پاشا کو بہت تاکید کی ۔ وہان سے قلعہ مین جاکر ہیکل زہرہ۔ ہیکل مشتری اور

فینشین کی تین تین تہرونکی دیوار وغیرہ کی سیر کی یہاں سے پھر گاڑی مین سوار ہوکر دن کے گیارہ بجے
کے قریب معلقہ زحلہ مین واپس آگئے - معلقہ زحلہ مین کہانا کہاکر اسپشل ٹرین کے ذریعہ سے بیروت کو
روانہ ہوئے راہ مین نغوم پاشا اور انکی بی بی قیصر عالیہ کے اسٹیشن پر اپنے سیلون مین ملے قیصر نے
نغوم پاشا کی بیوی کو ایک طلائی بازوبند عطا کیا اسپر قیصر کی تصویر ہی - بازوبند اپنے ہاتہ سے پہناتی
وقت قیصرہ نے کہا -

''مجہے امید ہے کہ میرا لڑکا تمہاری بہو کو آئندہ زمانے مین اس قسم کی یادگار عطا کرے گا'' اور
وعدہ کیا کہ عنقریب اپنی اور قیصر کی تصویر تمہین بہیجونگی - بیس منٹ ٹرین عالیہ مین ٹہر کر روانہ ہوئی -

۱۱ رنومبر ۱۸۹۸ء بیروت کا داخلہ اور وطن کو روانگی

آج شام کے چھہ بجے بیروت مین اسپشل پہنچا کل ترکی افسر اور کانسل فل ڈریس مین موجود تہے اور
روشنی کی کثرت سے دن ہوگیا تہا - ٹرین سے اتر کر قیصر گہوڑے پر اور قیصرہ گاڑی مین سوار ہوئین -
فوج دورویہ صف بستہ کہڑی تہی - بہیڑ کی یہ کثرت تہی کہ بمشکل سواری آگے بڑہتی تہی - اس شان و شوکت سے
بندرگاہ مین جاکر شاہی جہاز ہوہن زولرن پر سوار ہوگئے - اور رات کو جہاز ہی پر آرام کیا -
۱۲ رنومبر کو طلوع آفتاب سے پہلے چہبیس دن عثمانی مہمان رہکر اپنی دارالسلطنت کو براہ مالٹا روانہ ہوئے -

تمت

تقریظ لطیف فاضل اجل عالم بے بدل اریکہ آرائے مملکت معانی حکمران ہفت اقلیم سخندانی حضرت مولانا سید امجد علی صاحب اشہری ادام اللہ تعالیٰ فضائلہم شاہنشاہ جرمن کے سفر ترکی پر

ریویو

لفظ کہن و معنے نو در ورق من
گوئی کہ جہان ست و بہارست جہان را

آج مجکو رام پور مین جناب افسر الحکما حکیم محمد اجمل خانصاحب دہلوی طبیب خاص حضور فرمانروائے رام پور دام اقبالہ کے درائنگ روم مین ان اوراق کے دیکھنے کی عزت حاصل ہوئی۔

ان اوراق مین وہ تمام حالات مندرج ہین جو اعلیحضرت امپراطور قیصر ولیم شاہنشاہ جرمن کے سفر بیت المقدس اور مقامات ترکی مین گزرنے اور اعلیحضرت سلطان محمد عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ کی ملاقاتون اور مختلف جلسون مین علانیہ طور سے پیش آئے جنکو اخبارات عربی اور انگریزی اور ترکی سے ترجمہ کرکے میرے لائق اور عالیخاندان دوست منشی احمد علیخانصاحب شوق رامپوری نے کتابی شکل مین مدون کیا ہے ؎

این نامہ کہ خامہ کرد بنیاد
توقیع قبول زورلیش باد

یہ رسالہ دیکھنے مین لٹریچر کا ایک معمولی لیمپ ہو لیکن اُس لیمپ کے اندر تاریخ اور پالیٹکس کی دو روشن ہتیان ملکر ایک نئی روشنی کی جگمگاہٹ پیدا کرتی ہین ؎ دو شاہان یورپ مگر یک کلاہ دو چشم ست اما دو را یک نگاہ دو طوطی قدس ست در یک قفس دو آواز پیداست از یک جرس بہ یک درج دو گوہر شاہوار بہ یک برج شمس و قمر آشکار مسیح و محمد بہ سجادۂ کلیسا و کعبہ بیک جادۂ

میں نے انگلش اور فرانس کی تحقیقات کے موافق تمام دنیا کی عیسائیوں کی تعداد جو چند سال پیشتر بیان
کی گئی چالیس کرور معلوم کی ہے۔ اور مسلمانوں کی تعداد کو فرانس کا پروفیسر بانوے کرور تک ظاہر کرتا ہے
لیکن شاہنشاہ جرمن نے دمشق والی اسپیچ میں تیس کرور مسلمان بتائے ہیں۔ پس جب ہم غور کریں کہ انیس سو ۱۹۰۰
برس میں عیسائیوں کی تعداد چالیس کرور ہوئی اور تیرہ سو برس میں مسلمانوں کی تعداد تیس کرور تک پہونچی تو
مسلمانوں کی رفتار ترقی میں فی سال ۸۴ ہزار کم و بیش کی ترقی محسوس ہوتی ہے جو مسلمانوں کیلئے اللہم زد فزد کہنے کو کافی ہے

این سعادت بزور بازو نیست — تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

لیکن جب اسلام کے پچھلے رقبۂ ملک اور اسلامی سلطنتوں کی تباہی اور تنزل پر نگاہ ڈالتے ہیں تو مذکورہ بالا
ترقی کے ساتھ ایک عبرتناک تنزل بھی محسوس ہوتا ہے —

بازیچۂ اطفال ہے دنیا مرے آگے — ہوتا ہے شب و روز تماشا مرے آگے
ایمان مجھے روکے ہے جو کھینچے ہے مجھے کفر — کعبہ مرے پیچھے ہے کلیسا مرے آگے

یہاں فلاسفی کا ایک باریک نکتہ سمجھنے کے لائق ہے اور وہ یہ کہ مسلمانوں کی تعداد نے باوصف موانع چند در چند
کیوں اسقدر ترقی کی ہے اور مسلمانوں کی سلطنتوں میں کیوں یہ زوال پیدا ہوا اسکا نہایت صحیح اور صاف جواب یہ ہے
کہ مذہب اسلام فی نفسہ ایسا قابل قدر مذہب ہے جو آپ اپنی ترقی کر رہا ہے۔ اور مسلمانوں کی سلطنتوں میں تنزل کی
وجہ خود بادشاہوں کی غفلت اور عیش پسندی اور نا قابلیت اور مذہب سے بے پروائی اور شخصی
حکمرانیوں کے افسوسناک اصول ہیں ؎

یہ مسائل تمدن یہ ترا بیان احمد — تجھے ہم پیغمبر سمجھتے جو نہ بد نصیب ہوتا

اسکے مقابلہ میں عیسائی سلطنتوں کا انصاف اور قومی اتفاق اور انکا عزم و استقلال۔ اور انکی تہذیب کا
لحاظ جہانتک انکو ترقیات کا موقع دے وہ کم ہے۔ عیسائیوں میں پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک نام
سے دو مذہب ہیں اور ایک زمانہ میں ان دونوں مذہبوں میں بڑی بڑی خونریز لڑائیاں ہو چکی ہیں
اور لاکھوں آدمی ایک دوسرے کے مقابل معرکہ آرا رہے ہیں لیکن اب جبکہ خدا نے عیسائی اقوام کو

اچھی سمجھی تو وہ آپس کے عناد وفساد سے باز رہے چنانچہ یہ بات نہایت غور سے دیکھنے کی ہے
اگر شاہنشاہ جرمن نے بیت المقدس مین دونو مذہب کے گرجاؤنکے بنیادی پتھر اپنے ہاتھ سے رکھے
اب اس بات پر غور کرنا کہ عیسائی بادشاہون کو اپنے خانہ خدا سے کسقدر دلچسپی اور مسلمان فرمانرواؤنکو
بیت اللہ کیساتھ کیسی عقیدت ہے تو آپکو علانیہ طور پر عیسائی بادشاہون اور شاہنشاہونکا بیت المقدس کو
جانا آسان ہے کہ وہ سلطان کی عملداری مین ہے کھلے طور سے نظر آئیگا اور اسکے مقابلہ مین اعلیحضرت سلطان
یا حضرت شاہ کجکلاہ ایران یا حضرت امیر کابل بیت اللہ کا طواف کرتے نظر نہ آئینگے۔

اب مین یہ دکھانا چاہتا ہون کہ شاہنشاہ جرمن اور اعلیحضرت سلطان ٹرکی کے تعلقات کو ہندوستان کی
رعایا کسقدر وابستگی ہے پہلے مین جرمن کو دیکھتا ہون۔ ہندوستان مین برٹش مؤثرات کیساتھ جرمن
تعلقات کو ایسا سمجھنا چاہئے جیسے فولاد یا سونے کی دھاتون مین دوسری دھات شریک ہو۔
چونکہ شاہنشاہ جرمن کا ملک ہماری قیصرہ ہندوستان کیطرح وسیع نہین اور نہ وہ اتنی رعایا رکھتے ہین لیکن
جرمن قوم عقلمندی اور بہادری مین انگلش قوم سے کم پایا نہین جاتا اور جرمن کے پولیٹکل خیالات بھی ایک وسیع جائے
نسبت رکھتے ہین۔ میرے نزدیک جرمن تجارت ہندوستان مین ایک غیر متوقع ترقی پیدا کر رہی ہے کوئی شہر
ایسا نہین ہے جہان جرمن مسلوں کے نام سے لوگ واقف نہون۔ اور چند سالون سے جرمنی کارخانجات کی قینچی چاقو
اور ایسے ہی دوسرا اسباب اور کھلونے تمام شہرون مین پائے جاتے ہین اور فی الحال جرمنی زیورات نے ہندوؤن کی
عورتون اور نوجوان مستورات کے دلونمین ایک خاص دلچسپی پیدا کی ہے جرمن گھڑیان کثرت سے پائی جاتی ہین۔ ان
کے علاوہ جرمن کے مصنوعی نیل نے ہندوستان کی کاشت نیل پر دفعتاً غیر متوقع اثر ڈالا ہے جبسے جرمنی مصنوعی
نیل کی [illegible] ہندوستانی [illegible] ہے اور یہ وہ مؤثرات ہین جو عام طور سے بلا لحاظ کسی قوم اور مذہب کے ملک مین اپنا
اثر پیدا کر رہے ہین۔ اور گورنمنٹ انڈیا بوجہ دوستانہ تعلقات جرمن کے ان فائدون کو روکنا یا عام
تجارتی [illegible] مین دخل دینا نہین چاہتی۔

اب ان کو مقابل مین اعلیحضرت سلطان خلد اللہ ملکہ کے موثرات کو دیکھنا چاہیئے جسمین کئی قسم کے اثر ہین ایک وہ
جو سلطانی حدود مثل جدہ - عدن - مصر - ایشیائے کوچک وغیرہ کی قربتوں سے ہندوستان کے سرحدی مقامات پر پہنچ سکتے
یا پڑ سکتے ہین - دوسرے وہ جو دوسری مسلمان سلطنتوں کی قربت سے سلطان کا ایک اعلیٰ مذہبی اثر اپنے موثر ہونے
موقع دے سکتا ہی تیسرے وہ موثرات جو من حیث مذہب کے مسلمانوں سے متعلق یا بوجہ عملداری کی سلطان کو دوا ہین اور یہ تینون
باتین ملکی پالٹیکس کا ایک نہایت اہم اور پیچیدہ اور غور طلب مسئلہ پائی جاتی ہین -
اعلیحضرت خود کو تمام روی زمین کے مسلمانوں کا مذہبی پیشوا اور پیغمبر اسلام کا خلیفہ جانتے ہین اور شاہنشاہ جرمن نے
بھی اپنی اسپیچ دمشق مین سلطان کو دنیا کی تیس کروڑ مسلمانوں کا پیشوا تسلیم کر کے اپنی پرجوش محبت اور دائمی
رہنے والی دوستی کا اظہار کیا ہی - لیکن ہندوستانی مسلمانوں کو ایسی دلخوش کن باتوں سے کسی عملی ہمدردی کا
یقین نہونا چاہیئے اور نہ شاہنشاہ جرمن کی زبانی باتوں سے اعلیحضرت سلطان کوئی فائدہ اٹھا سکتے ہین -
ہندوستانی مسلمانوں مین اعلیحضرت سلطان کا نام نامی صرف ایک لازمی تعظیم سے لیا جاتا ہی جسکی تہ مین صرف
اخوت اسلامی کے نیچرل جذبات ہین باقی کوئی پولٹیکل تعلق نہین چنانچہ آنریبل سر سید احمد خان صاحب مرحوم نے
اپنے کسی آرٹیکل مین اسکی تفصیل کی ہی اور عالیجناب نواب محسن الملک مولوی سید مہدی علی خان صاحب مرحوم
ملک نے دوسرا سر سید اور تعلیم یافتہ مسلمانون نے اپنا قومی لیڈر تسلیم کیا ہی - اپنی بمبئی - پونا - علیگڑھ - پنجاب
رامپور وغیرہ کی اسپیچون مین عام مسلمانوں کو اس دانشمندی کی طرف متوجہ کیا ہی جو وہ اپنی روشن خیالی سی ایسی باتوں کا اصل مطلب کو سمجھنے لگے ہین
میرا خیال ہی کہ سلطان محمد عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ نے اپنی مدبرانہ پالیسی سے روس اور ایران اور کابل مین
اپنے اثر کو مناسب صورتون مین ترقی دی ہی - اور شاہنشاہ جرمن کی نئی دوستی اسپر مستزاد ہی لیکن ان باتون سے
سلطنت علیہ عثمانیہ کی اندرونی حصہ سلطنت کے لیے کوئی فائدہ مترتب نہین ہوا - اعلیحضرت سلطان عبد الحمید خان
خلد اللہ ملکہ کو عام طور سے ایک اعلیٰ درجہ کا پوٹیشن اور نہایت حلیم مستقل مزاج اور بلند خیال اور عقلمند سلطان کہا جاتا ہے
اور ہر زبان کی تصنیفات اور اخبارات سے انکی تعریف کا ثبوت ملتا ہی لیکن غور طلب امر یہ ہی کہ با صفت ایسی

اعلیٰ قابلیت کے سلطنت علیہ عثمانیہ کو نقصانات کیوں برداشت کرنا ہوتے۔

میرے نزدیک اعلیٰحضرت سلطان کی نہایت مشہور فراست اور محمود سیاست ہی سلطنت علیہ کے نقصان کی

باعث ہوئی اور عجیب ہے کہ ایسے مشہور جنگ کی زبردست واقفیت اور سلطان کی نہایت اعلیٰ ذہانت

ہوشیار ہو کر متعدد کوششیں سلطنت کے ارادے میں مزاحمت کا اظہار کیا اور متعدد طور سے اسکے نقصان

کی راہیں نکالی گئیں پس میں نہیں کہہ سکتا کہ سلطان کی زیادہ تعریف و عقلمندی کیا بعض غیر مستحق واقعات

کا باعث ہوئی — اسے روشنی صحیح تدبیر میں پا سکتے ہیں

اگر سلطان معمولی خیال کے حکمران ہوتے تو شاید ایسی متفقہ کارروائیوں کی ضرورت نہ ہوتی۔ میرے نزدیک

بجائے اسکے کہ ہندوستان کے سلطان صرف شاہنشاہ جرمن کی دوستی پر خوش ہوں اگر وہ پولیٹکل

نقطہ نظر سے غور کرنے کے بعد اس بات کی آرزو کرنا مناسب سمجھتا کہ اعلیٰحضرت کو معظم کوئین وکٹوریہ

دام سلطنتہا قیصر ہندوستان و انگلستان اور اعلیٰحضرت سلطان عبد الحمید خان خلد اللہ ملکہ

سلطانہ یا [illegible] میں [illegible] اور سلطنت علیہ عثمانیہ کی سچی محبت اور سچے اخلاص میں ترقی

اور دونوں سلطنتیں ایک دوسرے سے فائدہ اٹھاتے [illegible] کیونکہ سلطان کی آزادی کا باعث [illegible]

سلطان اور [illegible] دونوں سلطنتوں کے [illegible] برٹش گورنمنٹ کی زیر سایہ [illegible]

میں [illegible] اسلئے اگر خدا کی [illegible] کہ شاہنشاہ جرمن اور اعلیٰحضرت سلطان کی

کے ساتھ برٹش گورنمنٹ کی نہایت ضروری [illegible] دوستی ہی [illegible] اتفاق

تمام [illegible] نہیں ہو سکتا ہے اور برٹش گورنمنٹ کی دوستی اعلیٰحضرت سلطان کو اور سلطان کی

دوستی برٹش گورنمنٹ کو طرح طرح کے فائدے پہنچا سکتی ہے۔

راقم

سید امجد علی اشہری

اطلاع عام

فہرست کتب موجودہ مطبع احمدی ریاست رامپور

معارف لدنیہ تصنیف حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رضی اللہ عنہ تصوف کی لاجواب کتاب ہے۔ آجتک کبھی طبع نہین ہوئی۔ قیمت فیض عام مد نظر رکھکر صرف چار آنہ رکھی ہین ۴ر

سبع سیارہ ایضاح الطریقہ تصنیف جناب حضرت شاہ غلام علی نقشبندی مجددی قدس سرہ تعلیم طریقہ نقشبندیہ مین بے مثل کتاب ہے۔ اور حضرت کے ساتون رسالے یکجا ہین قیمت صرف ۵ر

اکسیر اکبر مع شرح حزب البحر خاندان نقشبندیہ مجددیہ کی سیفی مع ترجمہ اردو و ترکیب ہر قسم کی مہمات کی دہلی چہپی قلم ۲ر

وصال احمدی مع ارتحال مجددی حضرت مجدد رضی اللہ عنہ کے ایام مرض سے دفن تک کے کل حالات مع خوارق عادات و کرامات نہایت تفصیل سے حضرت کے ایک خلیفہ نے لکھا ہے ایک کالم مین فارسی اور دوسرے مین اردو ۴ر

قواعد فارسی آجتک قواعد فارسی مین ایسی کوئی کتاب طبع نہین ہوئی۔ اہل زبان کی غلطیان بہی ظاہر از بام ہوگئین۔

قیمت ۸ر